بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان من خلق الانسان في احسن تقويم الذي كتب على نفسه الرحمة انه من عمل منكم سوءا بجهالة ثم تاب من بعده واصلح فانه غفور رحيم ربنا وسعت كل شيء رحمة وعلما فاغفر لنا وقنا عذاب الجحيم وتب علينا انك انت التواب الرحيم واحشرنا في زمرة اوليائك الذين رضيت عنهم ورضوا عنك وذلك هو الفوز العظيم ربنا وادخلنا وادخل اباءنا وازواجنا وذرياتنا في جنت عدن وعيون ونخل طلعها هضيم فيها ما تشتهيه الانفس وتلذ الاعين وفيها زروع ومقام كريم وصل وسلم على النبي الامي العربي القرشي الهاشمي الزمزمي المكي المدني التهامي اليثربي الماحي المجي الابطحي الهادي المهدي الداعي الشافي الكافي التقي المجتبى المصطفى نبينا وشفيعنا وانيسنا وظهيرنا ووسيلتنا وبشيرنا واجيرنا وغياثنا وكفيلنا ووكيلنا وحبيبنا وناصرنا سيدنا ومولانا محمد المخصوص بانك لعلى خلق عظيم الموصوف بعزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم رسول الله نبي الرحمة هادي الامة مفتاح الجنة كاشف الكرب عن العرب ... العفو لدين الحق المبين الكريم شفيع المذنبين انيس الغريبين محب الفقراء والمساكين مرفوع الذكر في الملائكة المقربين قائلا

الغُرِّ المُحَجَّلِينَ اِلَى جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَمُهَاجِرِيهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَمُحِبِّيهٖ وَاَتْبَاعِهٖ السَّالِكِينَ عَلٰى مَنْهَجِهٖ الْقَوِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ مِنَّا اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ وَهَبْ لَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ دَارَ النَّعِيْمِ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ وَالْاَوْلَادَ الصَّالِحِيْنَ وَالرِّزْقَ الْكَرِيْمَ

اَمَّا بَعْدُ غریق بحر زخار عصیان و معصیت حریق نار شرار حرمان و حسرت تر دامن و خشک لب تہیدستان بے ادب سخت دل درشت خو سئی الخلق تلخ گو رو سیاہ گنہگار تباہ روزگار المستغیث المستجیر الحقیر المذنب البائس الفقیر محمد ناصر علی غیاثپوری منیری عظیم آبادی ثم الآروی ابن مجاور بارگاہ رحمت الٰہی شیخ حیدر علی سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ مقدمات با برکات میں شائقان کلام معجز نظام احمدی و مشتاقان اخلاق سراپا اشفاق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مژدہ رسان ہے مرحبا گوئی کہ جب میں تالیف صلوات ناصری سے فراغت پائی دل میں یہ بات سمائی کہ اب جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن اخلاق کی کچھ روایات کو جمع کیا چاہیے نتیجے میں اسکے ثمرہ سعادت دارین لیا چاہیے بل ملے رفق و نرمی کلام وہان موسی علیہ السلام کو فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا میں فرعون کے ساتھ نرمی کا حکم آتا ہے یہان آپکو وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ میں قریش کے ساتھ گرمی کا حکم آتا ہے اللہ اللہ صبر کس پایہ سرکا تھا اہل قریش ابتدا میں آپکو کیسی کیسی اذیتیں دیتے آپ پر کیسا کیسا جبر کرتے مگر آپ سبکو سہتے صبر کرتے جسقدر وہ گرم ہوتے اوسیقدر آپ نرم ہوتے آخر جنگ احد میں دندان درفشان کو کفار ملاعین نے سنگ جفا سے توڑا مگر اوس ابنیسان کرم نے اونکے حق میں دعا ہدایت کرنے سے موںھ نہ موڑا اللہ رے حلم و تحمل خود کے ہلتے رخسارۂ انور میں گھس گئے ہیں پر آہ نہ کی ہے بجز دعا مغفرت اونکی طرف چشم غضب سے نگاہ نہ کی ہے سبحان اللہ یہان تواضع کا کچھ اور ہی ڈھنگ ہے عجیب ایکہا ہی ملاء اعلی نے خواب و خیال میں بھی نہ سنا ہے نہ دیکھا ہے خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ آپکی بحر زخار مکارم اخلاق کا ایک قطرہ ہے حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اوس گلزار سراپا بہار رحمت عامہ کا ایک غنچہ ہے صدق و اوس صدقہ کے براہ حق میں اسنا دیا کہ حق تعالی نے بقول وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ اسے منع کیا قربان ایسی سخاوت کے کسی سائل کے جواب میں بلا مبالغہ کبھی حرف لا زبان مبارک پر آیا نہین

لاکھ لاکھ اشرفیاں خیرات کیں ہیں اونکی جانب نظر اوٹھائی نہیں ماشاء اللہ چشم بد دور اوس پلّی کی چشم تھی
اس حوصلہ کی نظر تھی کہ میزان ہمت میں کوہ سیم و زر کی قدر کا نٹے سے بھی کمتر تھی غرض جسطرح ہر صورت سے
جمال صورت اور حسن خلق میں شہرۂ آفاق تھے اوسی طرح ہر قسم کے جمال سیرت اور حسن خلق میں طاق تھے
بلا ریب متخلق باخلاق اللہ تھے قلمرو حسن اخلاق کے شاہنشاہ تھے مگر خوب ظاہر ہی وانا اسے ہر عالم با ہر ہے
کہ حمد واجب الوجود جسطرح ممکن سے ممتنع ہی محال ہی اوسی طرح زبان طوطی لسان بیان حسن خلق و خلق میں
آپکے منقطع ہے لال ہی ملاء اعلی کی ادنی بیان صفت میں آپکی کچھ چلتی نہیں کسیکی یہاں دال گلتی نہیں
جسکے خلق کو خود حق جل و علی خلق عظیم فرمائے دوسرا کون ہی جو اسمیں دم مارے حرف بیان زبان پر لائے
نرم خوئی کی تعریف میں جب پروردگار عالم آیہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ اوتارے
دوسرے کا کیا مونھ جو اسمیں ایک بات بھی بولے ہزار ٹھوکریں کھائے لاکھ سر مارے واہ ری
تیری جوانمردی رعب و شجاعت کا حال سنکے ساری خدائی کو سکتا ہی کسکا زہرہ ہی جو اسمیں لب
ہلا سکتا ہی اللہ اللہ بڑی بڑوں کے حوصلہ اسمیں تنگ رہے انبیاء مقربین ملائک مقدسین سن سنکے
دنگ رہے کیسے کیسے پیراک اس ورطہ میں ہاتھ پاؤں مارکر تھک گئے کنارہ نہ ملا ڈوبتے وقت تنکے کا سہارا
نہ ملا پھر ہم ڈرونکی جب یہ کیفیت ہی تو مجھ ایسے ناچیز ناپرسان کی کیا حقیقت ہی مگر کیا کیجے دل فرط
حرارت شوق سے موم سا پگھلا جاتا تھا سنبھلتا تھا دن رات یہی خیال تھا یہی فکر تھی کسی امر میں
جی بہلتا تھا کتابوں میں متفرق روایات اخلاق کو دیکھ دیکھ جی بھر آتا تھا ظلمتکدۂ خاطر میں شعلہ
شوق جمع کرنے کا اونکے بھڑکتا تھا ہر چند یہ بحر لا ساحل ہی کوزہ میں کب سماتا ہی مگر جوش اشتیاق سے
بار بار جی میں لہراتی ہی دل پانی ہوا جاتا ہی آخر بمقتضای مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ
کی بطور مشتی نمونہ از خروارے گلشن نشانے از گلزارے چند روایتوں کو جمع کیا ان اوراق میں
ترتیب دیا بقول شخصے چھوٹا مونھ بڑا نوالا ہی قطرہ نے بیڑا اٹھایا ہی بعنایات باری
و بتفضلات جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بخیر و خوبی اوسکا انجام ہوا **ناصر المحسنین**
فی اخلاق سید المرسلین اسکا نام ہوا اسباب و ایتیں کتب احادیث و
سیرت سے لکھیں ہیں دین ایمان کی باتیں ہیں کچھ داستانیں نہیں ہیں بلحاظ طول کے نام کتابوں کا
لکھا نہیں مگر ہاں کہیں کہیں سبحان اللہ کیسی کیسی روح افزا روایتیں ہیں ماشاء اللہ کیا کیا دلربا حکایتیں

یہ آیت سورۂ آل عمران میں چوتھے پارہ کے آٹھویں رکوع میں واقع ہی ۱۲ ترجمہ سو کچھ اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل ملا اونکو موضح القرآن فائدہ دی ہی یہ بعض صحابہ سے ہوا تھا کہ بہت بڑا احسان کیا اللہ تعالی نے لوگوں پر کہ تم سب سے کی تھی پس اگر لاتے ہماری پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

[illegible]

تدارک کرے مکافات کرے تیرے حق مین بد کرے حسنات کرے غرض دارین مین اوسکی ذات سے
ہمین نفع بیحساب پہونچے یہان راحت وہان ثواب پہونچے امین ثم امین بحق رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی یوم الدین تنبیہ امام فخرالدین رازی نے تفسیر مفاتیح الغیب مین
لکھا ہی کہ حسن خلق مین دو سر ہین اول یہ کہ جواہر نفوس مختلف بالماہیت ہوتے ہین جیسا فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ آدمی سب
مثل کھان کے ہین جیسے کھان سونے چاندی کی یعنی نقصان وکمال اور کھوٹے کھرے ہونی مین پس آدمی
جہانتک جانب پستی نقصان کے ہوگا تو منتہی ہوگا وہ طرف غایت بلادت اور حقارت اور ذلت
اور پلیدی کے اور غالب ہوگی اوسپر شہوت اور غصہ اور محبت مال اور لذات دنیاوی کی اسی طرح
آدمی جہانتک جانب بلندی کمال کے ہوگا تو پہونچیگا وہ طرف غایت قوت اور جلالت کی قوت
نظریہ مین اور قوت عملیہ مین گویا وہ شخص جنس ارواح ملائکہ سے ہوگا پس نہ تابع ہوگا شہوات کے
اور نہ خواہش ہوگی اوسکو غصے کی اور نہ وہ کچھ محبت رکھیگا مال سے اور نہ جاہ سے دوسری
یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ عَرَفَ سِرَّ اللّٰهِ فِي الْقَدَرِ هَانَتْ
عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ جسنے پہچانا اللہ تعالی کا بھید قدر کے بارہ مین پس آسان ہوجاینگی اوسپر
ساری مصیبتین کیونکہ وہ شخص جانیگا کہ جو ارشاد نسبت مسبب الاسباب کے ہین اور اسباب الٰہیہ کے
پس جان لیگا کہ نہ ہرگز دفع کریگا قدر کو یعنی کسی چیز کے پہیرنے سے قضا وقدر کی بات ٹلنے والی
نہین ضرور جب قوت ہوگا اوسکا کوئی مطلوب تو وہ ہرگز اس سے غصہ نہ ہوگا اور جب حاصل ہوگا اوسکو
کچھ محبوب تو نہ انس پکڑیگا اوسکے ساتھ کیونکہ وہ مطلع ہی روحانیات پر جو اشرف ہین ان
جسمانیات سی پس وہ نہ خوش ہوگا کسی سے اس عالم دنیا مین طلب مین کسی لذات اور طیبات دنیا کے
اور نہ وہ غصہ ہوگا کسی پر فوت ہوجانے سے کسی مطالب کے اور جب ہوگا آدمی اس درجہ کا تو
ہوگا وہ بہت ہی اچھا خلیق بہت بھلی طرح سے صحبت رکھنے والا لوگون کے ساتھ اور چونکہ نفس مقدس
آپکا غایت جلالت اور کمال مین تھا اور ہر طرح سے آپ اکمل البشر تھے ان صفات کاملہ مین جن سے
خوش اخلاق ہوتے ہین اسواسطے آپ اکمل الخلق تھے حسن خلق مین فائدہ دلیل کمال خلق
جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہی بس ہی کہ خداوند عالم نے قرآن مجید مین

اسی واسطے مکارم اخلاق
اور محاسن اوصاف پاکر مثل
حلم اور عفو اور صبر اور جود و سخا
اور حیا اور حسن معاشرت کی اقارب
اجانب خویش و بیگانہ کے ساتھ
اور مثل شفقت اور رحمت عامہ کے
جمیع خلائق کے ساتھ اور مثل
وفاء عہد اور صلہ رحم اور تواضع
اور عدل و امانت اور عفت اور
صدق و وقار اور مروت اور
اور قناعت اور سوائے اسکے

آپکے خلق مبارک کو عظیم کے ساتھ صفت کیا ہے کہ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی بالتحقیق آپکا
خلق بہت بڑا عمدہ ہے اسواسطے کہ سب کمالات اور خوبیان اور معجزات باہرات اور خوارق عادات اور
مکارم اخلاق ومحاسن اوصاف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بوجہ اتم وطریق اکمل مجتمع تھے بدلیل
اسکے کہ سب کمالات اور خوبیان اور عظائم اخلاق حسنہ ومکارم اوصاف پسندیدہ انبیا ذوات بابرکات
انبیا علیہم السلام مین متوزع تھے اور ذوات مین ہر ایک نبی کی بحسب قرب اونکے عنداللہ ان اخلاق سے
ایک ایک حصہ ودیعت رکھا گیا تھا تا آنکہ تمامی صفات کمال و اوصاف جلال ذوات مین جمیع پیغمبران
علیہم السلام کی مجتمع ہوگئے تھے پھر خلاق عالم نے حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے
متخلق ہونے کے ساتھ اخلاق ان سب پیغمبرون کے اور متتبع کرنے کے ساتھ اوصاف کمال ان سب انبیا
علیہم السلام کے اس آیت مین ارشاد فرمایا کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ
یہ وہی لوگ تھے جنکو ہدایت دی اللہ نے سو تو چل اونکی راہ مراد اس اقتدا سے اقتدا بمعرفت نہین کہ او
تقلید کہتے ہین کیونکہ یہ مناسب شان رتبہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین اور نہ متابعت شریعت
کیونکہ خود شریعت آپکی ناسخ شرائع ماتقدم تھی پس لامحالہ اس اقتدا کو اوپر اقتدا کرنے کے ساتھ خصائل
واخلاق اور شمائل حضرات انبیا علیہم السلام کے محمول کیا چاہیے اور بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ
اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ میری بعثت اسواسطے ہوئی ہے کہ عمدہ عمدہ عادات اور
بزرگیان سب پیغمبران گذشتہ کی مین تمام اور پورا کرون اسی واسطے جو جو کمالات اور عظائم اخلاق اور مکارم
اوصاف اور خوبیان کہ جدا جدا اور تھوڑا تھوڑا اور پیغمبران علیہم السلام مین تھین سو بالکل بمقتضای اس آیت
اور حدیث شریف کی اسطرح پر کہ مزید او سپر ممکن نہو ہمارے حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین یکجا جمع ہوگئین اور آپ ہر طرح سے مستجمع جمیع اوصاف کمال کے ہوکر متخلق باخلاق اللہ ہوگئے حسن خلق
اور خلق مین سارے انبیا علیہم السلام کے شاہنشاہ ہوگئے چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
توبہ اور استغفار اور عدل وخلافت وصفوت ملی جیسے آدم اور داؤد علیہما السلام کو اور تواضع اور ریاست عامہ
اور حکومت تامہ ظاہریہ وباطنیہ ملی جیسے سلیمان علیہ السلام کو اور آپکو حسن غایت درجہ کا ملا جیسے یوسف
علیہ السلام کو اور حلم ملا اور خلت ملی یعنی جانی محبت خدا کے ساتھ جیسے ابراہیم علیہ السلام کو اور آپکو درجہ
اخلاص اور خدا کے ساتھ ہمکلام ہونے کا ملا جیسے موسی علیہ السلام کو اور آپکو فہم دیا گیا جیسے ادریس

خلافت کی معنی نیابت خدا کی احکام شرع کے پہونچانے مین اور رواج
دینے مین اور سیاست اور انتظام ملک کا اور

بندون کے ساتھ علی العموم مواسات فرماتے تھے اور ہمیشہ جی جان سے خیرخواہی خلائق کی کر
اور اونکی ایمان و نجات و خلاص پر حریص تھے اور تحمل اذیت پر اونکی اپنی حد طاقت بشری سے
زیادہ کرتے تھے اور اونکی مصلحتون مین جہانتک آپسے ہوسکتا تھا اقدام کرتے تھے اور سا تھہ خیرت
دارین کی اونکو ارشاد فرماتے اور جاہلون سے حلم اور کنارہ روی اختیار کرتے اور سارے
مومنون کے ساتھ خفض جناح کرکے استرضاے بین اونکی کوشش فرماتے اور امام قشیری نے
فرمایا کہ نہ بلا سے آپ منحرف ہوئے اور نہ عطا سے منصرف ہوے اور بعضون نے لکھا ہی کہ خلق عظیم آپکا
یہ تہا کہ حق تعالی نے آپکو اس آیت پاک مین تعلیم فرمایا ہی کہ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ
عَنِ الْجَاهِلِينَ اور فی الواقع حالت دعوت الی اللہ اور نصرت حق مین اس سے مشکل کوئی چیز نہیں
اور بعضون نے لکہا کہ خلق عظیم آپکا یہ تہا کہ ظاہر خلق کے ساتھ مخالطت اور معاشرت اور بول چال
رکھتے تھے اور بہی باطن حق کے ساتھ مشغولی فرماتے تھے یعنی خلوت در انجمن کی کیفیت تھی اور
یہ بات بھی بہت ہی دشوار ہی اور بعضے کہتے ہین کہ تتمہ آپکے خلق عظیم کا یہ تہا کہ حسن معاشرت خلق اللہ کے
ساتھ کرتے تھے جسطرح نرمی معاملات مین اور کہتے اچھی باتین اور اطعام طعام اور افشاء سلام اور بیمار کی
عیادت کو جانا وہ نیکوکار ہو یا بدکار مسلمان ہو یا کافر اور مسلمانون کے جنازہ کے پیچھے جانا اور رعایت
حق جوار کی کرنی خواہ وہ ہمسایہ کافر ہو یا مسلمان اور دعوت ہر شخص کی قبول کرنی خواہ وہ غلام ہو یا آزاد
پس حسن خلق کے بہت ظاہر معنی یہ ہوے کہ پیروی کرے آدمی اون اون چیزون کی کہ لائے ہین اوسکو
ہمارے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت
افادہ و بیان مین بعض بعض فضائل حسن اخلاق کے روایت ہی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بالتحقیق اللہ تعالی نرم و مہربان ہی اپنے بندون پر چاہتا ہی کہ بندے
باہم نرمی کرین اور دیتا ہی باہم نرمی کرنے سے وہ چیز کہ نہین دیتا سختی کرنے سے اور مسلم کی ایک روایت
مین ہی کہ آپنے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ سختی اور بیحیائی سے کیونکہ نرمی نہین ہوتی
کسی چیز مین مگر یہ کہ زینت دیدیتی ہی اوسکو اور نرمی نہین دور کی جاتی کسی چیز سے مگر یہ کہ عیب دار
کردیتی ہی اوسکو اور فرمایا کہ جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے تو وہ محروم کیا جاوے سب بھلائیون سے
اور روایت ہی نواس بن سمعان سے کہا پوچھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال نیکی

کرنا اور کہہ بیٹھا کام کو اور کنارہ کرنا اون سے ۱۱ موضح قرآن

انکی ساتھ نرمی نہ دشواری اور تکلیف نہیں دیتا ہے کسی کو اونکی طاقت نہیں ۱۲ اشعۃ اللمعات

اور گناہ اوسکا یہی آپنے فرمایا نیکی تو خوش خلقی ہے اور گناہ وہ ہے کہ کھٹکے اور تردد کرے تیرے سینے میں
اور برا جانے تو کہ اسپر لوگ مطلع ہو جاویں ٭ خوبی اخلاق کار دنیا و دین از یوست ٭ با فقیری
خوش بود یا پادشاہی خوشتر است ٭ اور فرمایا کہ بتحقیق تم لوگوں میں سے محبوب تر ہمارے نزدیک وہ ہے
جو نیک تر ہیں تمہارے ہووے از روے اخلاق کے اور دوسری روایت میں ہے کہ بہترین تمہارے نیک تر
تمہارے ہیں از روے اخلاق کے ٭ نیکی مردم نہ نکوروی ست ٭ خوی نکو مایۂ نیکوئی ست ٭ اور
فرمایا کہ جسکو دیا گیا نصیبہ نرمی سے تو دیا گیا وہ بھلائی دنیا و آخرت کی اور جسکو نہ ملا نصیبہ
نرمی کا تو وہ محروم رہا بھلائی سے دنیا و آخرت کی اور فرمایا کہ شرم کھینی برے کام سے ایمان سے ہے
اور ایمان والے بہشتی ہیں اور بے حیائی بدی سے ہے اور بد لوگ دوزخ میں ہیں ٭ گر حیا نبود نبیند
ہیچ عصمت از میان ٭ ہر چہ اندر دیان ہست از تقاضای حیا ست ٭ اور روایت ہے کہ پوچھا
لوگوں نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو چیز آدمی دیا گیا ہے اوسمیں کونسی چیز بہتر ہے
فرمایا خلق نیک اور فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو اور فرمایا کہ
بالتحقیق بہت بھاری چیز کہ رکھی جاویگی مومن کی ترازوی اعمال میں قیامت کے دن خلق نیک ہے
اور بالتحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بیہودہ گو کو اور فرمایا کہ مومن پاتا ہے بسبب خلق
نیک کے درجہ رات کی نماز گذار کا اور روزے کے روزہ دار کا اور فرمایا تقوی کر تو اللہ کا جہاں پر تو ہے
اور پیچھے کر برائی کے نیکی تاکہ مٹا دیوے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے اور فرمایا
کیا نہ خبر دوں میں تم لوگوں کو اوس شخص کی کہ حرام ہووے دوزخ پر اور اوس شخص کی کہ حرام ہووے دوزخ
اوپر حرام ہے اوپر ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگوں سے ساتھ مہربانی کرنے
اور اوپر نرم خو کی اور فرمایا کہ مومن بردبار نرم خو منقاد ہوتے ہیں جس طرح اونٹ مہار دار اگر کھینچا
جاوے کھینچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے پتھر پر بیٹھ جاوے اور فرمایا جو مسلمان کہ ملے لوگوں میں
اور صبر کرے اونکی ایذا پر بہتر ہے اوس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگوں میں اور نہ صبر کرے اونکی
ایذا پر ٭ کلید در گنج مقصود صبر ست ٭ در بستہ آنکس کہ بکشود صبر ست ٭ چہ خاری کوہ
چہ دیوار گردون ٭ لباسے کہ ہرگز نہ فرسود صبر ست ٭ اور فرمایا جو شخص کہ روک لے غصے کو
درحالیکہ وہ قادر ہو اوسکے چلانے پر تو بلاویگا اوسکو اللہ تعالی روبرو خلائق کے قیامت کے دن

یہانتک کہ اختیار دی ویگا اوسکو کہ جس حور کو چاہے پسند کرے اور فرمایا حیا شاخ ہی ایمان سے
اور فرمایا کہ ہر دین کے لیے ایک ایک خلق یعنی صفت عمدہ ہوتی ہی اور خلق یعنی صفت عمدہ دین
اسلام مین حیا ہی ؎ دل کہ براز وصف حیا می شود ٭ آئینۂ نور خدا می شود ٭ دیدۂ بی شرم
پسندیدہ نیست ٭ در نظر عقل خود آن دیدہ نیست ٭ اور فرمایا کہ حیا اور ایمان دونون آپسمین
اکٹھے ایسے ساتھی ہین کہ اگر ایک ان دونون مین اوٹھایا جاتا ہی تو دوسرا بھی اوٹھایا جاتا ہی اور آپنے
معاذ کو یمن کا قاضی کر کے بھیجا تھا اور اونکے بھیجنے کے وقت بہت سی نصیحتین اونھین کین تھین
اور وہ سوار تھے اور آپ پاپیادہ اونکے پہونچانے کو گئے پس معاذ کہتے ہین کہ آخری وصیت آپکی
جب مینے پانون رکاب مین رکھا یہ تھی کہ فرمایا اپنے اے معاذ اچھا کرنا خلق اپنا لوگون کی تعلیم کے لیے
اور فرمایا بہترین تمھارے وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچھے ہین خلق اونکے اور فرمایا
کاملترین مومنون کے ایمان مین وہ ہین جو نیکترین ہین اونکے ہین اخلاق مین اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ ایک مرد نے برا کہا ابوبکرؓ کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے اوسکے برا کہنے سے تعجب کرتے تھے
اور مسکراتے تھے جب اوسنے اونکو بہت زیادہ برا کہا تب ابوبکرؓ نے بعض بات کا اوسکی جواب دیا پس آپ
غصے ہوکر اوٹھ کھڑے ہوے ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وہ مجھے برا کہتا تھا
آپ بیٹھے تھے پھر جب مینے اوسکی بعض بات کا جواب دیا آپ غصے ہوے اور اوٹھ کھڑے ہوے فرمایا
تیرے ساتھ ایک فرشتہ تھا کہ تیری طرف سے اوسکو جواب دیتا تھا پھر جب تو نے اوسے جواب دیا تو آیا
شیطان پھر فرمایا اے ابوبکر یے سب تینون باتین حق ہین نہین ظلم کیا جاوے کوئی بندہ ساتھ کسی قدر ظلم کی
پس چشم پوشی کرے وہ بندہ اوس سے لله مگر یہ کہ مدد کرتا ہی الله اوسکی مدد کرنی تیجی اور نہین کھولا کسی نے
دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی اوس سے سلوک کرنا ناتے داروں سے مگر یہ کہ زیادہ دیتا ہی اوسکو الله سبب
اوس دینے کے برکت مال مین اور نہین کھولا کسی نے دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہی اوس سے زیادتی مال کی
مگر یہ کہ زیادہ کرتا ہی الله تعالی بسبب اوسکے کمی کو اور فرمایا نہین چاہتا الله تعالی کسی گھر والون سے کے
ساتھ نرمی مگر یہ کہ نفع دیتا ہی اونکو بسبب اوس نرمی کے اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سے مگر کہ ضرر
پہونچاتا ہی اونکو بسبب اوسکے اور فرمایا پہلوان وہ شخص نہین ہی کہ پچھاڑے لوگون کو حقیقت مین
پہلوان وہ ہی کہ مالک ہو اپنے نفس کا غصے کے وقت اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو کہ کون لوگ بہشتی ہین

ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اوسکو لوگ اگر قسم کھا بیٹھے اللہ پر تو اللہ سچا کرتا ہے اوسکو کیا نہ خبر دوں میں
تمکو دوزخی کون لوگ ہیں ہر سخت گو متکبر اکڑ کر چلنے والے اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے
دل میں ذرہ کے برابر کبر ہوگا اور فرمایا غصہ بگاڑتا ہے ایمان کو جسطرح بگاڑ دیتا ہے ایلوا شہد کو
اور فرمایا جو شخص کہ تواضع کرے ساتھ لوگوں کے پس بلند کرتا ہے اللہ مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے
جی میں حقیر ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں بزرگ ہے اور جو تکبر کرے تو پست کرتا ہے اللہ قدر اوسکی پس وہ
لوگوں کی آنکھوں میں چھوٹا ہے اور اپنے جی میں بزرگ ہے حتی کہ وہ خوار تر اوسکے لوگوں کے نزدیک
کتے یا سور سے اور فرمایا بدخلقی عمل کو اسطرح بگاڑ دیتی ہے جسطرح سرکہ شہد کو بگاڑتا ہے اور فرمایا
جو کوئی چاہے کہ کشادہ کی جاوے اوسکی روزی اور عمر دراز ہو تو اوسے چاہیے کہ سلوک کرے
اپنے ناتے داروں سے اور فرمایا نہیں پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہیں بڑھتی عمر مگر نیکی کرنے
ماں باپ اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہے روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہے
اوسکو اور فرمایا نہیں رحمت کرتا اللہ اوس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا وہ لوگوں پر اور فرمایا مسلمان
بھائی ہے مسلمان کا ظلم نکرے مسلمان مسلمان پر اور نہ چھوڑے اوسکو دشمن کے ہاتھ میں اور جو کوئی
ہوتا ہے حاجت روائی میں بھائی مسلمان کے تو ہوتا ہے اللہ تعالی حاجت روائی میں اوسکی
اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے کوئی غم تو دور کرتا ہے اللہ تعالی اوس سے ایک بڑا غم غموں سے
دن قیامت کی اور جو کوئی ڈھانپے عیب کسی مسلمان کا تو ڈھانپیگا اللہ تعالی عیب اوسکے دن قیامت کے
اور فرمایا نہیں ہے ہم سے جو کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹوں پر اور حرمت نگاہ نہ رکھے ہمارے بڑوں کی
اور نہ امر کرے ساتھ نیکی کے اور نہ منع کرے برائی سے اور فرمایا افضل ترین اعمال خلق نیک ہے

فصل اول بیان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حلم اور عفو فرمانے کا کفار کی ایذاؤں پر صبر و شکیبائی کا

یہ صفات اعظم صفات نبوت سے ہیں بار نبوت کا کوئی شخص بغیر قوت ان صفات کے اوٹھا نہیں سکتا
فرمایا حق تعالی نے وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا
اور فرمایا حق تعالی نے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ اور صبر مقصد ساری طاعات
اور عبادات اور منبع تمامی خیرات و برات کا ہے اور صبر آپکا ایذا پر کفار وغیرہ کی سب انبیا سے زیادہ

اور سخت تر تھا جیسا فرمایا ما اوذی نبی مثل ما اوذیت نہ ایذا دیا گیا کوئی نبی جیسا میں ایذا دیا گیا
اسواسطے کہ حرص آپکا اسلام پر امت کی زیادہ تھا پس ایذا پانا بھی آپکا اونکے کفر سے بیشتر از بیشتر تھا
روایت شفا مین قاضی عیاض رح نے لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوا
خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ یعنی خو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو
اور کنارہ کر جاہلون سے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر
پوچھی جبریل نے عرض کی مین حق تعالی سے پوچھکر عرض کرونگا پھر وہ آپسے رخصت ہو کے تھوڑی دیر کو
حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہی آپکو صلہ رحم کرین آپ
اوسکے ساتھ کہ قطع رحم کرے آپ سے اوسکے ساتھ اچھی بھلی بات بولنے سے اور احسان کرنے سے جیسے
ہدیہ بھیجنا اور اوسکی زیارت اور ملاقات کرنی اور اوسکو سلام کہلا بھیجنا اور دوسرے یہ کہ دیوین آپ
اوس شخص کو کہ محروم رکھا اوسنے آپکو تیسرے یہ کہ معاف کردین خطا اوس شخص کی کہ اوسنے ستم ظلم کیا
آپ پر شعر بر تو خوانم ز دفتر اخلاق ۰ کم مباش از درخت سایہ فگن ۰ آیتی در سخاوت و بخشش
ہر کہ سنگت زند ثمر بخشش ۰ از صدف یاد گیر نکتہ حلم ۰ ہمچو کان کریم زر بخشش ۰ اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نہ زیادہ کرتے تھے باوجود کثرت ایذا کے مگر صبر اور نہ زیادہ فرماتے تھے اسراف جاہل کے مگر حلم
روایت نسیم الریاض اور مدارج النبوۃ اور فتح العزیز مین ہی کہ کہا زید بن سعنہ نے جو یہودیون مین
بڑا عالم تھا کہ کوئی علامت علامات نبوت سے باقی نہ رہی مگر پہچان لی مینے جب دیکھا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو مگر دو چیزین باقی رہگئین تھین ایک یہ کہ توریت مین پیغمبر آخر الزمان کی صفت مین لکھا ہی کہ
حلم اوسکا بڑھا ہوا ہوگا اوسکے غصے اور طیش پر دوسری یہ کہ زیادہ نہ کریگی شدت جہل اور ایذا رسانی
کسی کی اوسپر مگر اوسکے حلم کو پس مین اسکی تاک مین تھا کہ کسی طرح اُنسے معاملت کیجیے اور انکے غضب
حلم کا امتحان لیجیے آخر خریدے آپنے مجھسے بہت سی چھوہارے قرض کے طور پر اور اوسکی قیمت کے
ادا کے لیے ایک مدت آپنے معین کردی پس آیا مین اونکے پاس دو تین روز پہلے اوس مدت معین سے
اور تقاضا شدید کرنا شروع کیا سمجھا کہ آپکو ذرا بھی اسکے ملال نہین ہوتا اور آپ نہین فرماتے کہ ابھی
مدت معینہ گذری نہین تو اسقدر مجھسے کیون تقاضا کرتا ہی آخر مینے قصدا سخت گوئی شروع کی جب
مینے دیکھا کہ یاران آپکے بہت سی مجلس مین آپکی مجتمع ہو گئے تب مینے زیادہ تر درشتی کو دیا اور

شروع کی کہ اسکا شکایت بسبب شرم وحیا یاران اپنے کے آپکا کچھ بھی غصہ غلبہ کریگا اور کوئی سخت بات مجھی کہینگے مگر آپ ذرا بھی مجھسے بگڑے نہین تا آنکہ یہ کلمہ بھی مینے آپکو کہا آیا اونہین کرتے ای محمد ﷺ میرا حق خدا کی قسم کہ تم ای پسران عبد المطلب بڑے حیلہ گر ہو ادا حق مین بہت تاخیر کرتے ہو تمھارے خاندان مین ادا قرض مین ایسی ہی نادہندی چلی آئی ہی کسی قرض خواہ نے تمھارے خاندان سے قرض اپنا باسانی وصول نہین کیا ہی جن جن مین درشتی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اس بات کو سنکے حضرت عمر رضہ کو تاب نرہی مجھے جھڑکی دی اور کہا ای دشمن خدا کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کیا کہتا ہی کیا کہیے اگر خوف نافرمانی کا اونکی نہوتا تو تلوار سے تیرا سر مین اوتار ڈالتا آپنے عمر رضہ کی طرف آہستگی اور آرام سے دیکھا اور مسکرانے لگے پھر فرمایا ای عمر رضہ مجھکو تم سے یہ امید تھی تمھین چاہیے تھا کہ مجھسے حسن ادا حق کی لیے کہتے اور اوسکو ایک حسن وصلاحیت کی ساتھ تقاضا کرنے کو امر کرتے اوسکو زجر نچاہیے تھا یہ کیا بات ہی جو اوسکو کہتے ہو عمر رضہ نے شرما کے فرمایا یا رسول اللہ اب اسے زیادہ مجھکو صبر نہین یعنی حکم ہو جائے کہ قرض اسکا ادا کردون فرمایا جاؤ اوسکا حق بخوبی ادا کردو اور بیس صاع عوض اس جھگڑنے کے اوس سے زیادہ اوسکے حق سے دو پس عمر رضہ نے ایسا ہی کیا پھر مینے کہا ای عمر رضہ سب علامتین نبوت کی روی محمد ﷺ مین مینے پہچان لین تھین فقط مجھے ان دو صفت کا امتحان منظور تھا سو ویسا ہی پایا اب تم گواہ رہو مین ایمان لایا اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله اور بھی اسبات کے گواہ رہو کہ یہ سب جو مال ہی اور آدھا مال ہمارا فقرا مسلمین کے واسطے ہی تو پھر سب میرے گھر والے بھی مسلمان ہو گئے سوا ایک بوڑھی شقی کے روایت کہا عایشہ رضہ نے کہ بدلا نلیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص سے ازجہت نفس اپنے کے مگر اگر کرتا کوئی شخص وہ چیز جو حرام کیا ہی اوسکو حق تعالی نے پھر بدلا لیتے آپ اوس شی سے واسطے نفس جو نبود رو ما سعی اخلاص نماند در رو ما کار کرا خلاص نشد بہرہ ور رہ ترک جہان کار سزاوار تر ہ اور نہ مارا آپنے اپنے ہاتھ سے کسی عورت کو نہ لونڈی غلام کو نہ اوکسی آدمی کو بھی مگر جہاد مین کذا فی الشفا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کسی کو بھی سوا ابی بن خلف کو قتل کیا اشد الناس عذابا من قتله نبي او صحیح مسلم مین ہی اشتد غضب الله عز وجل على رجل يقتله رسول الله في سبيل الله بڑا غضب ہو اللہ عز وجل کا اوس پر جسکو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیا جہاد میں کیونکہ انبیا علیہم السلام بڑے رحیم اور رقیق القلب ہوتے ہیں
عباد اللہ پر تو نہیں قتل کرتے کسیکو مگر اوسکو جو بڑا اشقی کافر ہو خصوصاً ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ ماں باپ سے بھی زیادہ رحیم اور شفیق تھے عباد اللہ پر روایت ہے شفا میں یحییٰ کہ جب
رباعیات یعنی چاروں دانت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کے کافروں نے جنگ احد میں
سنگ جفا سے شہید کیے اور سر شریف زخمی ہوا اور چہرۂ انور پر خون مبارک جاری ہوا تب اصحاب کو بہت
شاق ہوا اصحاب پر سب صحابہ بملاحظہ اس حالت کی عرض کرنے لگے کاش کہ دعاء بد کرتے آپ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کفار پر کہ یہ سب ہلاک ہو جاتے اسواسطے کہ اب ظلم و ستم اور بے ادبیاں انکی
حد سے گذر گئیں آپنے فرمایا میں لعنت اور بد دعا کرنے کو مبعوث نہیں ہوا ہوں بلکہ سب کو اللہ کی طرف
بلانے کو مبعوث ہوا ہوں اور سب کے واسطے رحمت ہوں پھر فرمایا اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَاِنَّهُمْ
لَا یَعْلَمُوْنَ و بروایتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ ای اللہ ہدایت اور بخش دے میری قوم کو سو یہ
طریق حق کا نہیں جانتے اور اپنے نبی کی قدر نہیں پہچانتے اور روایت ہے کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے ماں باپ میرے
قربان ہوں آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آئینہ بد دعا کی نوح علیہ السلام نے اپنی قوم پر
پس کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا ای رب نچھوڑ زمین پر کافروں کا ایک
گھر بسنے والا سو اگر آپ بھی اسی طرح ہم سب پر بد دعا کرتے تو ہم سب کے سب ہلاک ہو جاتے سو البتہ پامال
کی گئی پشت مبارک آپکی اور زخمی ہوا چہرہ پر نور آپکا اور مجروح ہوا رخسارہ انور آپکا حتی کہ گھس گئے
دونوں حلقے خود کے اوس میں پس نکالا دونوں حلقوں کو ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں سے پہلے
ایک حلقے پر دانتوں کو جما کے نکالا بباعث شدت زور کے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر
دانتوں کا زور کر کے نکالا دوسرا دانت بھی اونکا ٹوٹ گیا اور ٹوٹ گئے دندان مبارک آپکے مگر بد دعا نکی
آپنے اونکی شان میں بلکہ فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یا عاشقان محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھو غور کرنے کا مقام ہے کہ حضرت سید ولد آدم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کتنا بڑا عمدہ خلق عظیم تھا اور اس امت پر کیسا احسان و الطاف عمیم تھا اور آپ کیسے بڑے بردبار
اور حلیم اور کریم النفس تھے کہ باوجودیکہ کفار فجار نے آپکو اتنا دکھ دیا کہ کوئی ارذل و اذل الناس بھی
اوسکو تحمل نکر سکے اور آپ کہ اعز الناس نفساً و اشرفهم و اعلاهم حسباً و نسباً تھے سب کو برداشت کیا اور

قطرۂ خون لب مبارک کو بستان ہرا جنت مین لیجاؤن تا گلگونہ رخسارۂ حور عین ہو کانہن الیاقوت
والمرجان اور روایت ہی کہ جب آپنے گوہر دندان در افشان کو دست مبارک مین لیا جبرئیل امین
آئے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دندان شکستہ کو آپ مجھے عنایت فرمائین تا اسکی برکت سے
مین غضب الٰہی سے امان پاؤن آپنے فرمایا یا روح اللہ القدس محمد اپنے دندان شکستہ کو اپنے
شکستہ دلان آخر الزمان کی واسطے نگاہ رکھتا ہی تا کہ اگر کل قیامت کی دن حضرت جلال احدیت جل ذکرہ
مجھی خطاب فرمائے کہ یا محمد ﷺ امتان نے تیری فرمان بہت توڑے ہین میں بھی عرض کرون خداوندا
بندگان نافرمان نے تیرے بھی دندان میری توڑے پر محمد ﷺ نے گناہ اون دندان شکنون کے معاف کیے
پس تو جو محمد ﷺ کا پیدا کرنے والا ہی ان فرمان شکنون کے گناہ معاف کردے روایت ہی کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی دن آپ پر سخت تر
احد کے دن سے بھی گذرا ہی کہ اوس دن عزیزون اور کنبے والون کو آپکے کفار فجار نے شہید کیا اور دندان
مبارک پتھر سے زخمی کیے فرمایا ہان وہ دن کہ مینے اوسمین اذیتین پائی ہین قریش سے کہ مین اونکی
جماعت کی پاس گیا تا شاید وہ لوگ ہمارے ساتھ ایمان لائین اور ابلاغ رسالت پر میری مدد کرین
ان لوگون نے میری تصدیق نکی بلکہ مجھے اذیتین دین اور مجھی پتھر مارے تا آنکہ پیر میری لہولہان ہو گئے
جب کسی نے میری بات قبول نکی وہان سے مین پھرا وہ دن بڑا گرم تھا مین ایک گوشہ مین اوداس
اور شکستہ خاطر جا بیٹھا اور حق تعالی سے مناجات کرنے لگا کہ خداوندا تیری راہ مین جو کچھ اذیت مجھی
پہونچتی ہی مین اوس سے خوش ہون مگر تو دیکھتا ہی کہ تیری رضا کی لیے کیسی کیسی اذیتین برداشت کرتا ہون عجز و
بیچارگی میری تو خوب جانتا ہی اور مدد میری تو کر سکتا ہی جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حق جل وعلی بعد سلام کے فرماتا ہی کہ ایک فرشتہ موکل ہی پہاڑون کے اوپر اوسے تابع تمہارے کیا
کہ تم جو کہوگے وہ فوراً اوسکو بجا لائے آخر وہ فرشتہ آپکے پاس حاضر ہوا اور بعد سلام کے اوسنے عرض کی
یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم ہوا ہی کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائین تو یہ دونون پہاڑ
جو مکے مین ہین درہم برہم کر دون اور ساری شہر مکے کو زمین مین دھنسا دون تا مکے اور مکے والونکا نام
ونشان کچھ نرہے حضرت آپکی کیا ہی یا رسول اللہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن آپنے فرمایا کہ مین اونکی ہلاکت نہین چاہتا
کہ سبب ہلاکت خلق کا ہوؤن لعل اللہ یخرج من اصلابہم من یعبد اللہ وحدہ

کہ جسکا کوئی شریک نہین ... مولوی سید فرید الدین صدر امین مدظلہ

لا شریک لہٗ شاید حق تعالی ان لوگون کی نسل سے اون لوگون کو پیدا کرے کہ اللہ تعالی کو یگانگی کے ساتھہ پرستش کریں اور اوسے ایک کہین روایت ہی کہ عروہ بن زبیر نے عبداللہ بن عمرو سے پوچھا کہ جو کچھہ ایذائین اہل قریش کی بنسبت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمنے دیکھین ہین اونکا بیان کرو کہا ایکدن اشراف قریش حجر مین بیٹھے ہوے تھے تذکرہ آپکا درمیان آیا لوگون نے کہا کسی واقعہ مین ہمنے اسقدر تحمل نہین کیا جیسا محمد صلعم کے بارہ مین کہ اونسے ہمین اذیتین پہونچین وہ ہم لوگونکو سفیہ کہتے ہین اور ہمارے آبا اجداد کو دشنام دیتے ہین اور ہمارے معبودون کو اور دین کو برا کہتے ہین ہم لوگ یہ اونسے سنتے ہین اور اونکو کچھہ نہین کہتے ہین قضا اس بات چیت مین تھے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور طواف خانہ کعبہ مین مشغول ہوے جبین مرور سب آپسے اولجھے اور اسقدر سخنان بیہودہ کہے کہ اوسکا اثر آپکی جبین انور پر دیکھا آخر تین طواف کرکے آپ کھڑے ہوے اور فرمایا ای اہل قریش تم لوگ سنو قسم خدا کی کہ اگر تم میرا دین قبول نکروگے تو مثل بکریونکے تمھین مین ذبح کرونگا ہرگز نہ سمجھنا کہ میری جنگ سے تم کھرے صحیح بچ جاؤگے وہ سب اس بات کو سنکر کانپنے لگے اور اونکے دم سرد ہوگئے پھر آپکے ساتھہ چاپلوسی کرنے لگے اور کہنے لگے یا ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام مین مشغول ہو آپ اوسدن تو طواف کرکے گھر آئے دوسرے دن پھر سب وہان جمع ہوے اور کہنے لگے اوس نوبت تو محمد کی ہمنے باتین سن لین اور کسی طرح اونکا جواب نہ دے سکے اگر اس نوبت اونکو پائینگے تو ما فات کا تدارک کرینگے وہ یہی بول رہے تھے کہ ناگہان آپ تشریف لائے اور طواف کرنے لگے اون سب اشرار نے اکبار آپ پر حملہ و ہجوم کیے اور کہنے لگے تو ہی ہی ہمین اور ہمارے بتون کو برا کہتا ہی فرمایا ہان کہا ہی اور کہتا ہون آخر عقبہ بن ابی معیط دوزخی ان کے سامنے گونا آپکی ردا مبارک کا آپکی گردن مبارک سے لپیٹا حتی کہ سانس کا آنا جانا آپ پر تنگ ہوگیا ابو بکر صدیق نے فریاد کی اور رونے لگے کہ تم لوگ اوسکو مارتے ہو جو کہتا ہی کہ پروردگار ہمارا خدا ہی اور اپنے رب کے پاس سے آیات بینات لایا ہی لوگون نے ہاتھہ آپسے روکے اور ابو بکرؓ کے ساتھہ جھگڑے اور اسقدر اونکو زد و ضرب کی کہ وہ بیہوش ہوگئے آخر بنو تیم اور قوم اونکی آئی اور اونکو کفار فجار کے دست تعدی سے خلاص کرکے گھر لیگئی روایت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہین کہ کبھی مینے بددعا آپسے قریش کے حق میں نہ سنی تھی مگر اوس دن کہ آپ نزدیک کعبہ کے نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل لعین گروہ قریش کے ساتھ

قریش اہل حق تصغیر قریش کی ہے اور قریش ساتھ فتح قاف کی ایک حیوان عظیم الجثہ ہے دریا مین کہ تمامی جانورون دریائی پر غالب ہوتا ہے [illegible]

اپنی مجلس مین بیٹھا ہوا تھا اور اوسکے آس پاس کسی نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور مشیمہ اوسکا وہان
پڑا ہوا تھا ابوجہل ملعون نے کہا کوئی ایسا ہی کہ اس مشیمہ کو لہو اور گوبر کے ساتھ اوٹھا کے سجدہ
کے وقت درمیان دونون مونڈھون محمد صلعم کے رکھدے بدبخت ترین مردم عقبہ بن ابی معیط نے
اس امر ناپسندیدہ کے ساتھ دلیری کی اور آپ نے سجدہ مین توقف کیا پھر وہ سب اتنا ہنستے تھے
کہ مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرتے تھے ابن مسعود کہتے ہین مین دور سے دیکھ رہا تھا وہ سب
ہنستے تھے اور مین رو رہا تھا اور مشرکون کے ڈر سے دم مار نہ سکتا تھا گویا مجھے سکتا تھا آخر ایک شخص نے
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو خبر دی وہ آئین اور اوس مشیمہ کو پشت اطہر سے جدا کر دیا جب آپ نماز سے
فارغ ہوے تین مرتبہ فرمایا اَللّٰھُمَّ علیک بقریش بعد اس اجمال کے تفصیل بعض ان اشقیا کی
کر کے فرمایا اَللّٰھُمَّ علیک بابی جہل وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید
بن عتبۃ وعقبۃ بن ابی معیط وابی بن خلف وامیۃ بن خلف وعمارۃ
بن ولید لعنۃ اللہ علیہم اجمعین ابن مسعود کہتے ہین خدا کی قسم کہ بالکل ان جماعت کو مین نے
بدر کی لڑائی مین مارا ہوا دیکھا کہ زمین پر ان سب کو گھسیٹ گھسیٹ کنوے مین ڈالتے ہین مگر امیہ بن خلف کا
جوڑ جوڑ لوگون نے جدا کر دیے تھے اور عمارۃ بن ولید کو کچھ اور بری طرح سے مارکر واصل جہنم کیا تھا
روایت ہی کہ جب ابوجہل ملعون نے دیکھا کہ دین آپکا روز بروز ترقی پر ہی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کسی طرح اپنے دین اسلام سے پھر نہین سکتے تب اوسنے آپکی قتل پر کمر ہمت باندھی
اور قسم کھائی کہ جب محمد صلعم نماز کے اندر سجدہ مین ہونگے ایک بڑا بھاری پتھر اوٹھا کر اونکی سر پر
دے مارونگا اور اپنے کو اور اپنی قوم کو اونکی غصے سے چھوڑا دونگا گو مجھے اونکے قتل ہونے کے بعد قتل
کر ڈالین غرض حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان رکن یمانی اور حجر اسود کے نماز مین
مشغول تھے جب سجدہ مین گئے ابوجہل ملعون تو آپکی گھات ہی مین تھا اور سارے قریش بھی
دور سے اس تاک مین تھے کہ دیکھیے ابوجہل کسطرح محمد صلعم سے لڑتا ہی آخر اوسنے فرصت غنیمت
جانی ایک پتھر اوٹھا کر چاہا کہ آپ پر پھینکے فورا دونون ہاتھ اوسکے سوکھ گئے اور وہ پتھر اوسکے
ہاتھ سے گر پڑا اور رنگ اوسکا متغیر ہو گیا تھر تھر کانپنے لگا چہرہ بگڑ گیا آخر جب بھاگا اہل قریش
اوسکو اسطرح بھاگتا ہوا دیکھکے اسکی طرف دوڑے پوچھا تجھے کیا ہوا کہا جب مین محمد صلعم کے پاس گیا

کہ پتھر تھین بار وہ کیا دیکھتا ہون کہ ایک اژدہا خونخوار مثل شیر مست کے منہ کہولے ہوئے میرے کہانے کو دوڑا چلا آتا ہی مین ڈرا میری شکل بگڑ گئی پیچھے کی جانب ہٹا آ دیکھا ہی کہ وہ پتھر اوس سنگدل کے ہاتھ مین اسطرح لپٹ گیا کہ ہر چند اوسنے چاہا چھٹا نہین گیا آخر کوئی بات سواے زاری و تضرع کے اوسسے نہ بن پڑی سلطان شیرین کو تلخ شنو صابر حلیم خوشخو کی خدمت مین حاضر ہو کر دست بدعا ہوا کہ آپ میرے حق مین دعا کرین آپنے اپنے کمال حلم و حمیت عاسے دعا کی اوس ملعون نے اس بلا سے نجات پائی مگر ہیہات پھر اوسی طرح آپکی ایذا رسانی مین دست درازی کرنے لگا جب خبر اژدہے کی آپنے سنی فرمایا وہ جبریل تھے اگر ابوجہل میرے نزدیک آتا تو وہ اوسی بلاک کرڈالتا روایت ہی کہ ام جمیل عورت ابولہب کی ہمسائگی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر رہتی تھی اور دن بھر بوجھے کانٹون کے اور دستے گوکھرو کے جمع کرتی اور رات کو گھر لاتی اور کانٹے تمامی سر راہ پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یعنی جس راہ سے آپ نماز پڑھنے کو جاتے تھے گرا دیتی تا کوئی کانٹا آپکے دامن اقدس یا قدم مبارک مین گڑے مگر آپ جب نماز کو جاتے تو کانٹو راہ سے چن چنکر کنارہ کر دیتے تا اور کسی کے پانون مین نہ گڑ جاے اور آپ اپنے کمال حلم و تحمل و صبر بطریق رفق و ملائمت کی فقط اسقدر فرماتے کہ یہ کسطرح کی ہمسائگی ہی جو لوگ میرے ساتھہ کیا کرتے آخر اسی طرح ایکدن وہ عورت ملعونہ پشتارہ کانٹے کا اپنی پیٹھ کے اوپر رکھے ہوے اپنے گھر آتی تھی اور رسی اوس پشتارہ کی اوسکے گلے مین تھی جیسا زنان عرب کا معمول ہی راہ مین ماندہ ہو گئی اوس پشتارہ کو ایک پتھر کے اوپر رکھا کہ ذرا کچھہ آرام لے لیوے ایک فرشتے کو حکم ہوا تا اوسنے اوس پشتارہ کو اوسکے پس پشت پتھر سے گرا دیا رسی اوسکے گلے مین تھی گلا اوسکا گھٹ گیا اوسی وقت روسیاہ دارین ہو کے واصل جہنم ہوئی حق تعالی نے اوسکی اور اوسکے شوہر ابولہب کی شان مین سورہ تبت یدا ابولہب اوتارا روایت عاص بن وائل آپکے ساتھہ مسخرا پن کیا کرتا تھا اور گالیان دیتا تھا ایکدن خباب بن الارت کا کچھہ دین ذمہ اوسکے تھا انھون نے اوسسے تقاضا کیا اوس ملعون نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھین وعدہ نہین دیتے ہین کہ کل تم بہشتی ہو وے گے وہان جو چاہو گے پاوگے انھون نے فرمایا البتہ ہان عاص نے کہا جب ایسا ہی ہی تو تھوڑے دن ادہر صبر کرو کل بہشت مین تمھارا قرض ہم ادا کر دیوینگے کیونکہ جب تمکو خدا وند جل و علی بہشت مین دیگا تو مین بھی تم سے

سـ٥١ ابولہب نام اوسکا عبدالعزی ہے اور وہ علاتی چچا جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوتا تھا ۱۲ تفسیر فتح العزیز

سـ٥٢ اور وہ بہن تھی ابوسفیان کی ۱۲ تفسیر فتح العزیز

سـ٥٣ اور مضمون اس سورہ کا یہ ہی کہ ابولہب کو کہ بہترین شرفا تھا باعتبار نسب اور ثروت مال اور رجاہ و ریاست کے ...

سـ٢٠ [illegible]

[illegible]

کم نہین ہین مجھے بھی لیجائیگا حق تعالی نے اوسکے بارہ مین یہ آیہ اوتارا افرأیت الذی کفر
بآیاتنا وقال لاوتین مالا وولدا اطلع الغیب الخ اور روایت ہے کہ ابی
بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط ان دونون سے باہم بڑی دوستی تھی اور آپکے ساتھ دونون عداوت
جانی رکھتے تھے ایکدن عقبہ آپکے پاس آیا تھا اور آپکا کلام دلپذیر سنتا تھا جب ابی معیط ملعون کے
پاس گیا یہ ملعون عقبہ سے بہت بیچ اور او پر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا تو محمد کے پاس کیون گیا
اور باتین اونکی کیون تو نے سنی اب مین ہرگز تیرا منہ نہ دیکھونگا اور تجھسے کچھ بات چیت نکرونگا اور
تیرے ساتھ نشست و برخاست موقوف کرونگا اور اسپر قسمین کہائین عقبہ ہر چند آپکے دین
متین سے تبرا کرتا تھا وہ مانتا نتھا اور آخر اوسنے کہا کہ خیر اگر تو محمد کی طرف اپنا تھوک پھینکے
تو مین تجھسے صلح کرون پھر اوس بدبخت نے پاس خاطر اوس ملعون کے تھوک اپنا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی طرف الا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غایت حلم وصبرت اوسکے حق مین
بددعا نکی صبر وسکوت فرمایا پروردگار عالم نے آپکی طرف سے اوسکے بارہ مین یہ آیہ اوتارا یوم
یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یاویلتی
لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی روایت
بخاری نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ درمیان اسکے کہ وہ چلا جاتا تھا ساتھ ساتھ جناب
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پھرنے آپکے حنین کی لڑائی سے لپٹ گئے آپکو
چیٹے اعرابی اور اموال غنیمت حنین کے آپسے مانگنے لگے حتی کہ مانگتے مانگتے لیگئے آپکو طرف
درخت ببول کے پس اٹک لی ببول نے چادر مبارک کو آپکی یعنی اٹک گئی چادر مبارک آپکی وہین
پس ٹھہر گئے آپ اور فرمایا میری چادر دے دو سو اگر ہوتے میرے پاس چارپایے بقدر گنتی
ان خار دار درختون کے جو اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم کر دیتا مین انکو درمیان تمہارے
پھر نپاتے تم مجھکو بخیل اور نہ جھوٹا اور نہ ڈرنے والا اقتضای شی سے روایت امام مستغفری
دلائل النبوۃ مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے روایت کی کہ مین خدمت مین حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا ایکدن آپکے ہمراہ کوہ صفا پر گیا مشرکان عرب وہان جمع تھے
ولید بن مغیرہ کے پاس ایک بت تھا وہ سب پرستش اوس بت کی کرتے تھے آپ جب وہان

پہونچے فرمایا یا معشر قریش کہو لا الہ الا اللہ ولید نے ابوجہل سے کہا تم کیا کہتے ہو اس مجمع میں
محمد صلعم کو شرمندہ کروں ابوجہل لعین نے اوسے سوگند دی کہ جہاں تک جیسے اس بارہ میں ہوسکے
تقصیر نہ کر ولید پلید اوٹھا اور اپنے بت کو کاندھے پر رکھے ہوئے آپکے پاس آیا اور کہا ای محمد صلعم
تم کہتے ہو کہ میرا خدا میری رگ جان سے نزدیکتر ہے آپنے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے اوس ملعون نے کہا اسوقت
میرا خدا میری گردن پر ہے اور سب دیکھتے ہیں تم بھی اپنے خدا کو دکھلاؤ چونکہ ساحت دل اون جہال کا
نور عقل سے دور تھا آپنے سوای چپکے کے کچھ جواب نہ دیا یہ سب کفر بت کی عبادت میں مشغول ہوئے
اور کہنے لگے ای ہمارے سید ای ہمارے مولی ای ہمارے معبود ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں محمد صلعم کے
قتل پر تو یاری دے فوراً ایک دیو نے بت کے پیٹ سے آواز دی اور [illegible] آپکی اور اسکے دین کی
چند بیتیں پڑھیں جب ان ابیات کو آپنے سنا دل ملول گھر کو پھرے میں نے پوچھا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتیں اس بت کی آپنے سنیں فرمایا ہاں شیطان ہے جو بت کے پیٹ میں گھسکے
انبیا کے قتل پر رغبت دلاتا ہے اور کوئی شیطان [illegible] تین
راتیں اسیطرح گذر گئیں اور میں آپکی خدمت میں تھا کہ ناگاہ ان کسی نے آکر آپکو سلام کیا میں نے اوسکا
سلام سنا مگر اوسکو دیکھا نہیں آپنے اوسے جواب سلام دیا اور پوچھا تو [illegible] فرمایا
جن ہو کہا ہاں پوچھا یہاں آنے کا کیا سبب ہے کہا میں نے سنا ہے کہ [illegible] بت کے پیٹ میں آکر آپکے
حق میں سخنان ناشایستہ کہے ہیں اور آپکو اوس سے ملال ہوا ہے میں اوسکی مکافات میں اوسے
کوہ صفا پر [illegible] کیا اور [illegible] اب حضور
میری یہ درخواست ہے کہ علی الصباح پھر کوہ صفا پر آپ تشریف لے جائیے [illegible] بت کی پر
میں ہوونگی اور پھر آپکے بارہ میں اوسی [illegible] چاہتا ہوں کہ اوسی بت کی زبان سے
آپکی مدح اور آپکے دین کی ترویج کی باتیں سب کو سنادوں کہ دونوں کی آنکھوں میں اس سے ٹھنڈک
حاصل ہو پھر وہ رخصت ہوا آخر وہ شب اس وعدہ کی انتظار میں بہت دشواری سے کٹی صبح آپکے
ساتھ میں کوہ صفا پر گیا مشرکان اوسیطرح اپنی عبادت میں تھے آپنے وہاں پہونچکر کلمہ توحید کی
اونکو ہدایت کی وہ سب غایت انکار سے بت کو سجدہ کرنے لگے اور بہزار تضرع اوس سے استدعا
مذمت آپکی کی کرنے لگے ناگاہ اوسی جنی عبد اللہ نے اوس بت کے پیٹ سے چند اشعار آپکی اور

سلہ پھر آپنے پوچھا تیرا نام کیا ہے کہا [illegible] اوسکا نام [illegible]

آپکی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے ایک سے پوچھا کہ تو فرشتون مین کس فرقہ کا ہی اور کس درجہ کی قوت اور قدرت تجھے ہی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سب دریا پر موکل ہون اگر آپ فرماوین تو مین سب دریا کو حکم کرون کہ ایکبارسب اُبل پڑین اور طوفان نوح کی طرح آسمان و زمین کو تہ و بالا کردین کہ آپ ان طاغی باغی قوم عرب سے رہائی پائین آپنے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر دوسرے سے پوچھا تیری اقدرت کس درجہ کی ہی عرض کی مین ہوا پر موکل ہون ارشاد ہو تو تمامی مکہ اور اہل مکہ کو قوم عاد کی طرح ایک جھوکے مین برباد کردون اور آپکو شرارت سے ان بدبختون کی چھڑاون آپنے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تیسرے سے پوچھا تجھہ مین کیا قدرت ہی عرض کی آفتاب پر موکل ہون اجازت ہو تو آفتاب کو ان کفار کے سرون سے ایسا قریب کردون کہ مغز انکے کھولنے لگین اور سبکے سب مرجائین اور آپکو انکے شر سے نجات ملے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ چوتھے سے پوچھا تیرا زور کیا ہی عرض کی مین پہاڑون کا فرشتہ ہون فرمان ہو تو کوہ بوقبیس کو جڑ سے اوکھاڑ کر ہوا پر اوڑا دون اور سنگے اور کے ولیے پر گرا دون تا کہ سب خاک مین ملجائین اور آپکو انکی ایذا سے رہائی ملے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر فرمایا ای فرشتو تمھین حق تعالی نے جب میرا تابعدار کردیا ہی پس مین جو کہون سو کرو مین دعا کرتا ہون تم آمین کہو انھون نے کہا سمعاً و طاعۃً سرون پر آنکھون پر آپکا فرمانا ہی آپ آسمان کی طرف ہاتھہ اوٹھا کر دعا کرنے لگے کہ خداوندا ہم لوگون سے اپنے سب قسم کے عذاب اوٹھا لے اور میری قوم کو راہ راست دکھلا اور صلاحیت مین لا کہ میری قوم میری رسالت کو نہین جانتی اور میرا حق نہین پہچانتی اور وہ فرشتے آمین کہتے تھے بعد دعا کی آپکے حق مین مرحبا و آفرین کہنے لگے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالی آپکو جزاء خیر عنایت فرماوے حق تعالی نے ہمین اور انبیا علیہم السلام کی پریشانی کے وقت اونکی پاس بھیجا ہی سبھون نے اپنی اپنی قوم پر بد دعائین کی ہین اور طلب عذاب کیے ہین مگر یہ آپ ہی کا کام ہی کہ باین ایذا رسانی اونکی باوجود ارشاد حق تعالی اور حاضری ہملوگون کے پھر بھی اونکے حق مین آپنے دعاء ہدایت کی فرمایا ای ملائکہ مجھے پروردگار عالم نے رحمت عالمیان بنایا ہی نہ سبب عذاب آدمیان پھر فرشتون نے آپسے رخصت ہو کر جناب باری مین سو ہوا اس حال کو جا کر عرض کیا القصہ یہان باوجود اسکے آپکا چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے پر لگا ہوا تھا اوس رات کو نماز مین گذاری اور یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ

قرّت عینی باسلامک یا عمی حمزہ یہان آپکا یہ حال تھا وہان حمزہؓ کی کیفیت یہ تھی کہ رات بھر
مین چالیس بار آپکے آستانۂ عالی پر آئے اور اظہار محبت اور اشتیاق و دوستی کا کرجاتے تھے آخر صبح ہی
خدمت مین سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف لائے آپکی نظر جب اونپر پڑی فرمایا چچا ہمارے
تمہارے درمیان وعدہ آج مسلمان ہونیکا ہوا ہے اب وعدہ وفا کیا چاہیے عرض کیا ایسا ہی کرونگا
مگر آج بھی کچھ اوس کلام سے جو کل پڑھا تھا پڑھو آپنے سورۂ رحمن سے چند آیات وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
یَسْجُدَانِ تک سنائی کہا اے نورچشم جگرگوشہ ہمارے واسطے اسی قدر بس ہے معلوم ہوا کہ نجم و شجر بھی
مخلوق کیلیے سجدہ نکرینگے اب گواہی دیتا ہون کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ پھر حمزہؓ کے مسلمان ہونیسے مشرکان عرب کی شکست ہوئی اور وہ بہت دل شکستہ
ہوئے روایت نسیم الریاض مین ہے کہ خیبر سے کچھ مال غنیمت کے آئے تھے اور آپ تقسیم فرما رہے تھے
ذوالخویصرہ تمیمی نے آپکو کہا یا حضرت عدل و انصاف سے تقسیم کیجیے سو یہ تقسیم تمہاری موافق امر
اللہ تعالی کے نہین ہے بیشک زیادہ کیا آپنے اوسکے جواب مین مگر یہ کہ بیان کردیا اوسکا جہل جو آپکی
عدالت فی القسمت سے تھا اور سمجھایا اوسکو اور فرمایا وَیْحَكَ فَمَنْ یَّعْدِلُ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ خِبْتَ
وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ کیا کہتے ہو کون عدل کریگا اگر مین ہی نہ عدل کرونگا نامراد اور زیان کار
ہوتا تو اگر مین عدل نہ کرتا پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ حکم دین
ہمین کہ اسکی گردن مارون فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ اللہ لوگ کہینگے کہ محمدؐ اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین روایت بخاری شریف مین انسؓ سے مروی ہے کہا انھون نے کہ ایکدن
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپکے جسم مبارک پر ایک بُردِ نجرانی
غلیظ الحاشیہ تھی پھر دیکھا مینے ایک اعرابی کو کہ آپکے پاس آیا اور چادر مبارک کو آپکی بڑی زور سے
اوسنے کھینچا حتی کہ دیکھا مینے کہ اوسکے زور کے کھینچنے سے گردن مبارک مین آپکی خراش آگئی اور گردن
مبارک آپکی چھل گئی پھر کہا اعرابی نے یا محمدؐ لادو میرے یہ دونون اونٹ پر کچھ مال سے اللہ کے
جو تمہارے پاس ہے سو تم نہ لادو گے ہمکو اپنا یا اپنے باپ کا مال پس چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پھر فرمایا مال تو اللہ ہی کا ہے اور مین اوسکا بندہ ہون اوسکے حکم سے اوسکی مال مین تصرف
کرتا ہون پھر فرمایا وَیُقَادُ مِنْكَ یَا اَعْرَابِیُّ مَا فَعَلْتَ اور قصاص لیا جائیگا تجھسے اے اعرابی

اسکا جو تو نے میرے ساتھ کیا کہا نہین فرمایا آپنے کیون قصاص نہ لیا جائیگا تجھسے کہا اسواسطے کہ
آپ بدی کے عوض بدی نہین کرتے پس ہنسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا ایک مرد کو کہ ایک
اونٹ پر اسکے چھوہارے اور دوسرے اونٹ پر جو لادو (ع) بدی را مکافات کردن نشاید اہل صواب
بود تجربہ کردی بمعنی کسانیکہ پی بردہ اند بدی دیدہ و نیکوئی کردہ اند اور سنن ابو داؤد مین
اسطرح پر ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہم لوگون کے ساتھ بیٹھے ہوئے باتین بول رہے تھے پھر وہان سے آپ اوٹھے تاکہ دولتخانہ کو
تشریف لیجائین ہم بھی آپکے ساتھ اوٹھکر چلے ناگاہ ایک آدمی گنوار جنگلی آپکے پاس آیا اور چادر
مبارک کو آپکی سر مبارک سے ایسا تمام کھینچا ہے کہ گردن مبارک آپکی سرخ ہوگئی اور قریب تھا کہ سر مبارک
آپکا دیوار مین ٹکرین کھاتے آپنے اوس گنوار کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا کہ تو کیا غرض رکھتا ہے
کہا اوسنے کہا یہ دونون اونٹ پر ہمارے جنس غلون سے بار کر دیکے مجھے دیجیے اسواسطے کہ یہ مال
تمہارا نہیں ہے وہ سب مال خدا کا ہے تمہارا یا تمہارے باپ کا نہین ہے آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہے کہ
مال میرا اور میرے باپ کا نہین ہے پر یہ زور سے کھینچا جو تو نے مجھے کھینچا ہے یہ تو میرا حق ہے مین قصاص
اسکا تجھسے لونگا اوسنے کہا مین ہرگز قصاص اسکا ندونگا اور اس حالت مین آپ کمال بشاشت سے
مسکرا رہے تھے جب ایک ساعت اسی گفتگو مین گذری ایک شخص کو آپنے بلا کے فرمایا کہ ایک
اونٹ پر اسکے چھوہارے اور دوسرے پر جو لادکے اسے دو۔ روایت شرح شفا مین ہے کہ ایک
غزوہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کو وقت ایک ببول کے درخت کی تلے آپ قیلولہ
مین تھے اور سب صحابہ بھی جدا جدا قیلولہ مین تھے کہ غورث بن حارث جو بڑا شجاع اور سب
پہلوانون کا سردار تھا ننگی تلوار اپنے ہاتھ مین کھینچے ہوئے آپکے سرہانے ناگہان آکر کھڑا ہوگیا
اور کہا آپکو تین بار کہ مَن یَّمنَعُکَ مِنِّی اب کون روکنے والا اور بچانے والا ہے تمکو مجھسے آپنے
فرمایا اللہ تعالی پس گر پڑی تلوار اوسکے ہاتھ سے اور لے لی آپنے اوس تلوار کو اور فرمایا مَن
یَّمنَعُکَ مِنِّی اب کون ہے جو ہمارے پنجے سے تجھے چھوڑا لے پس کانپ گیا وہ اور کہا کُن خَیرَ
اٰخِذٍ اپنے دشمن کو ہر طرح سے قابو مین لاکر چھوڑ دینے والے اچھے لوگون کی صفت اختیار کرو پس آپنے
اوسے چھوڑ دیا اور عفو کیا پھر آیا غورث اپنی قوم مین اور کہا مین تمہارے پاس بڑے حلیم بڑے کریم کے

پاس سے آٹھوین روایت کی طبرانی نے کہ پکڑ لاے لوگ ایک مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یہ مرد آپکو جان سے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے پس فرمایا اوسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے جی کی اطمینان کے واسطے لَنْ تُرَاعَ لَنْ تُرَاعَ تو مت ڈر تو
مت ڈر اور اگر تو میرا قتل چاہتا تو مجھپر مسلط نہ کیا جاتا کیونکہ اللہ تعالی نے محفوظ رکھا ہے مجھکو
سب آدمیوں کے شر سے روایت ابتداء بعثت مین قریش اور اہل جاہلیت یعنی آں
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی بڑی بڑی شاق شاق اذیتین اور تکلیفین دیتے کہ کوئی سوا آپکے
اونکو برداشت نہین کر سکتا پھر جب اللہ تعالی نے آپکو اونپر غالب کیا اور وہ سب ہر طرح سے آپکی
قبضۂ قدرت مین آگئے اس طرح پر کہ آپ اونکو چاہین مار ڈالین یا قید کرین یا چھوڑ دین اور اون
سب کو یقین کامل ہوا کہ اب ہم سب کی سب مارے گئے آپ ہم سب کو جڑ پیڑ سے اوکھاڑ دینگے پھر جب
آپ مکہ معظمہ مین اوترے اور سب مسلمان مطمئن ہوے آپ بیت اللہ مین تشریف لاے اور اپنے راحلہ پر
سات بار اوسکا طواف کیا اور چوگان سے حجر اسود کا استلام کیا پھر جب طواف سے فارغ ہوے عثمان
بن طلحہ کو بلا کر اوس سے کنجی کعبے کی آپنے لی پھر اوسکو کھولکر اوسمین داخل ہوے پھر اوسکے دروازے پر
کھڑے ہوکر فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ
عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ سچا ہوا وعدہ اللہ کا اور مدد کی اوسنے اپنے عبد کی اور
بھگا دئے احزاب پھر فرمایا اے معشر قریش مَا تَقُوْلُوْنَ اِنِّیْ فَاعِلٌ بِکُمْ کہو کیا ظن ہے تمھارا اب
کیا کرینگے ہم تمھارے ساتھ کہا سبھون نے آپ ہمارے ساتھ اچھا کرینگے آپ بھائی کریم بیٹے بھائی
کریم کے ہین اور ہمپر ہر طرح سے قادر ہین پس فرمایا آپنے کہتا ہون جیسا کہا میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے
لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اب نہین کچھ الزام تمپر
آج بخشے اللہ تمکو اور وہ ہی سب مہربانون سے مہربان پھر فرمایا اِذْھَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ جاؤ تم
سب آزاد ہو کذا فی الشفا وشرحہ للشہاب روایت انس رض کہتے ہین کہ تنعیم کے پہاڑ سے
اسی مرد نماز صبح کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کرنے کو اوترے اور سب پکڑے گئے پس
آزاد کر دیا سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اوتارا اللہ جل شانہ نے یہ آیہ وَھُوَ الَّذِیْ
کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ

علیہم کذا فی الشفا **روایت** فضالہ بن عمرو نے کہا کہ سال فتح میں میں نے چاہا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو قتل کروں اور آپ طواف میں تھے جب میں آپ سے نزدیک ہوا آپ نے فرمایا کہ فضالہ کیا
اپنے جی میں تم کہہ رہے تھے چاہتے ہو کہ رسول خدا کو مار ڈالو میں نے کہا نہیں یا **رسول اللہ** صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم پس آپ ہنسے اور میرے واسطے استغفار کیا اور دست مبارک اپنا میرے سینہ پر رکھا
پس مطمئن ہو گیا دل ہمارا سو قسم ہے خدا کی کہ اپنے میرے سینہ سے ہاتھ بھی نہ اوٹھایا تھا کہ میرے
دل میں حق تعالی نے سب چیزوں سے زیادہ آپ کو محبوب کر دیا از مدارج النبوۃ **روایت** کہا واقدی نے جب پھرے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حدیبیہ سے بماہ ذی الحجہ سن چھ میں تو آئے یہود لبید
بن اعصم کے پاس اور کہا تم ہم لوگوں میں بڑے جادوگر ہو اور محمد نے ہم لوگوں پر جادو کیا ہے
سو تم اوس پر جادو کرو ہم بعوض اسکے تمہیں کچھ دینگے پس اوس نے آپ پر جادو کیا پھر اثر
اوسکی چالیس روز تک آپکو ضعف اور نسیان کا زور رہا اور فقط دنیا کے امور میں آپکو خیال ہو جاتا
میں کھٹکا ہوتا تھا کہ فلانا کام میں نے کیا ہے حال آنکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا تھا [illegible]
سال بھر تک اوسکا اثر آپکی ذات میں باقی رہا [illegible] ایک رات [illegible]
اپنے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے خدای تعالی نے مجھے فتوی دیا ہے جس بات میں میں نے اوس سے استفتا کیا
یعنی میری دعا قبول کی آئے میرے پاس دو مرد ایک تو میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے
پاس پس کہا اوس نے جو پاؤں کے پاس بیٹھا تھا اوسکو جو میرے سر کے پاس تھا کہ اس مرد کا
کیا حال ہے اور درد اسکا کس سبب ہے کہا یہ مطبوب ہے یعنی اس پر جادو کیا گیا ہے کہا کس نے جادو کیا ہے کہا لبید
بن اعصم یہودی نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے کہا کنگھی اور بالوں میں جو کنگھی کرنے میں گرتے
اور غلاف شگوفہ خرمای نر میں کہا اسکو کہاں رکھا ہے کہا ذی اروان کے کنوئیں میں پتھر کے
پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس کنوئیں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ اور فرمایا
یہ وہی کنواں ہے جسے میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا پانی اوس کنوئیں کا رنگ تھا جیسے مہندی کا
بھگویا ہوا اور درخت اوس کنوئیں کے تھے جس طرح شیطانوں کے سر یعنی بدشکل پس نکالا اوس
کنوئیں سے اوس جادو کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ بھیجا اوس کنوئیں پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی اور زبیر اور عمار رضی اللہ عنہم کو پس کھینچا اون لوگوں نے پانی اوسکا

پھر نکالا اوس کنوئیں سے مین ایک پتھر کہ اوسکے تلے بال تھے آپکے سر مبارک کے جو کنگھی کرنے مین گر گئے تھے
اور دندانے کنگھی کے اور وتر یعنی زہ کمان اوسمین گیارہ گرہین دی ہوئی تھین و بروایتی موم کی مورت کہ سوئیان
لگی ہوئی اور اوسمین سوئیان چبھوئی ہوئی تھین پس نازل ہوئے جبریل علیہ السلام معوذتین یعنی سورۂ ناس
اور فلق لیکر اور ان دونو سورتون مین گیارہ آیتین ہین پس جون جون آپ ایک ایک آیۃ کو پڑھتے جاتے تھے
اوسکی ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی اور ایک ایک سوئی نکلتی جاتی تھی اور سحر کی تاثیر کم ہوتا جاتا تھا حتی کہ جب دونوں سورۂ
پڑھ چکے وہ گیارہ گرہین کھل گئین بالکل تکلیف آپکی جاتی رہی اور وہ دونون مرد جنکو آپنے خواب مین
دیکھا تھا وہ جبریل ومیکائیل علیہما السلام تھے پھر فرمایا عائشہ رضی نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیون فاش نہین کر دیتے آپ اس امر کو اور یہ کیون نہین کرتے قتل ان جادوگرون کو فرمایا خدا تعالی نے
مجھے شفا دی اب کیا کام ہے کہ اس امر کو لوگون پر فاش کرون مجھے یہ بات اچھی نہین معلوم ہوتی سبحان اللہ
آپ کیسے بڑے حلیم او صابر تھے کہ باوجود علم وقدرت کے مسلک تفویض وتسلیم اختیار کیا اور لبید
بن اعصم کے ساتھ جھگڑا کی اور عذاب پہونچایا کرنیکی کہ اوس سے کبھی اسکا ذکر بھی نہ کیا حتی کہ وہ مر گیا
اور جادو امر حقیقی ہے وہمی نہین اور سحر کی تاثیر سے آپکی نبوت وغیرہ مین ذرہ بھر بھی نقصان لازم
نہین آتا بلکہ ظہور سحر کی تاثیر کا آپ مین علامت ہے آپکی نبوت اور صدق پر کیونکہ کفار آپ کو ساحر
کہا کرتے تھے اور مقرر ہے کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور یہ معوذتین کا پڑھنا علاج روحانی تھا اور علاج
جسمی وہ ہے کہ سر مبارک مین آپنے پچھنا لگایا اور یہ دال ہے اوپر کمال حکمت وحذاقت آپکی جیسا اطبا حاذق
اس سے خوب واقف ہین کذا فی البخاری وشفا وشرحہ وغیرہا روایت ہے بخاری مین عائشہ صدیقہ سے
کہ آئے یہود کے ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا السام علیکم یعنی
تم پر موت ہو کہا عائشہ رض نے وعلیکم ولعنکم اللہ وغضب اللہ بلکہ تمھین پر موت ہو
اور لعنت کرے تم پر اللہ اور غضب ہو اوسکا تم پر فرمایا آپنے مہلا یا عائشۃ علیک بالرفق
وایاک والعنف والفحش آہستہ رہو اے عائشہ نرمی کرو اور کڑی بات اور بیہودگی سے بچو
کہا عائشہ رض نے کیا آپنے نہین سنا جو ان یہودیون نے کہا فرمایا آیا تمنے نہ سنا جو مینے کہا مینے رد کیا
انپر پس قبول ہوئی میری دعا اونکی شان مین اور نہ قبول ہوگی اونکی دعا میرے حق مین روایت ہے
عبد اللہ رض سے کہ کچھ مال غنیمت کا آپنے تقسیم کیا پس ایک مرد انصاری نے کہا واللہ یہ قسمت توجہ

اللہ عزوجل کے نہ ہوئی مینے کہا مین یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہونگا پس مین
آپکے پاس آیا اور آپ صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے پس یہ بات آہستہ مینے آپسے کہی آخر بہت شاق ہوئی
یہ بات آپ پر اور متغیر ہو گیا چہرہ انور آپ کا اور غصے ہوئے آپ حتّٰی کہ مینے دوست رکھا کہ مین نے یہ بات
آپسے نہ کہی ہوتی پھر فرمایا آپنے موسیٰؑ اس سے زیادہ اذیت دیے گئے ہین پھر صبر کیا ہی رواہ البخاری روا
ہی کہ جب بنی المصطلق کی شکست ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کبار مدینہ منورہ کو
منصور و فتحیاب ساتھ غنائم کثیرہ کے روانہ ہوئے اثنا راہ مین جہجاہ اجیر یعنی نوکر سے عمرؓ کے اور سنان جہنی)
منافق سے جو حلیف ابن ابی رئیس المنافقین تھا آپسمین لڑائی ہونے لگی جہجاہ نے مہاجرین کو آواز
دی اور سنان نے انصار کو پس جہال جو فقراء مہاجرین سے تھے جہجاہ کے پلہ پر ہو کر سنان کو طمانچہ مارا
سنان نے ابن ابی سے اسکی شکایت کی ابن ابی غصہ ہوا اور جہال کو کہا تو اس وجہ کا ہوا کہ ہم لوگون نے
مارے کیا طمانچہ ہی کھانے کو محمدؐ کی صحبت ہم لوگون نے اختیار کی ہی وَاللّٰهِ مَا مَثَلُنَا وَمَثَلُهُمْ
اِلَّا كَمَا قِيْلَ سَمِّنْ كَلْبَكَ يَأْكُلْكَ قسم خدا کی میری اور اونکی کہاوت ایسی ہوئی جیسے مثل
کہتے ہین کہ اپنے کتے کو پال کر فربہ کر رکھ آخر وہ تجھی کو کھائیگا اور ابی کے ایک گروہ اسکی قوم کے تھے کہا
وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ واللہ اگر مدینہ ہم پہونچینگے تو
محمدؐ کو وہان سے نکال دینگے اعز اپنے کو سمجھا اور اذل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر اپنی
قوم کی طرف متوجہ ہو کر کہا تم لوگون نے اپنے سے یہ بلا سر لی ہی تم لوگون نے اپنی جان پر کیا کیسے داخل
کر دیے انکو اپنے شہر مین اور تقسیم کر دیے انکو اپنے مال و اسباب واللہ اگر روک لیتے تم لوگ جہال اور اوسکے
ہمراہیون سے کھانا تو نہ چڑھ بیٹھتے یہ تمھاری گردنون پر اور قریب تھا کہ یہ لوگ بھاگ جاتے تمھارے
دیار و بلاد سے سواب نہ خرچ کرو انپر یہان تک کہ متفرق ہو جاوین محمدؐ کے پاس سے اپنے اپنے
قبائل و عشائر کی طرف پس زید بن ارقم انصاری نے باوجود اپنے چھوٹے سن کے اسکو سنکر کہا
واللہ تو ہی ذلیل قلیل مبغض ہی اپنی قوم مین اور ہماری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو عزت ہے
اللہ کی طرف سے اور قوت ہی مسلمانون کی کہا ابن ابی نے چپ ہو مین تو کھیل کرتا ہون پس زید نے
یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچائی آپکا چہرہ متغیر ہوا عمرؓ نے فرمایا مجھے حکم ہو تو اس منافق
کی گردن مارون آپنے فرمایا مہاجرین و انصار مین بڑی لڑائی ہو گی پھر حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ کسی

رسیاں حضرت عمرؓ کی
وابستہ یعنی جہجاہ
اور سنان بن وبرہ الجہنی
جو حلیف بنی عوف کا
تھا
دونون میں جو لڑائی ہوئی
تو سبب ایک یہ نکلا
جہجاہ نے کہا مہاجرین اور سنان
نے کہا مہاجرو انصار حقیقت
مین سنان کا تھا
۱۲ مدارج النبوۃ

انصار کو آپ فرمائین کہ اوسے قتل کر ڈالے، آپنے فرمایا لوگ کہینگے کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین
پھر آپنے ابن اُبی سے کہا یہ بات تو نے میرے حق مین کہی ہے کہا خدا کی قسم نہین زید جھوٹا ہے آپنے زید کو فرمایا
تمھاری سماعت میں کچھ خطا تو نہین کی کہا نہین فرمایا تحسین شبہ تو نہین ہو گیا کہا نہین پس یہ آیہ اتری یَقُوْلُوْنَ
یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ جب یہ خبر ابن اُبی کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی
کو کہ صحابی جلیل القدر اور خلص المؤمنین ہی تھے پہونچی انھون نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہمین آپ چھوڑ دین مین اوسکا سر ابھی کاٹ کر آپکے پاس لے آتا ہون فرمایا مت قتل کر اپنے باپ کو
پھر جب ابن اُبی نے چاہا کہ مدینہ منورہ مین داخل ہو عبداللہ اوسکے بیٹے نے اوسے روکا اور تلوار کھینچکر کھڑے ہو گئے
اور باپ کو مدینہ جانے سے مانع ہوئے اور کہا اگر تو نہ اقرار کریگا کہ عزۃ اللہ اور اوسکے رسول ہی کو ہے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تو ضرور مین تیری گردن مارونگا جب ابن ابی نے اپنے بیٹے کو ہمین بہت آمادہ پایا کہا اشہد
اَنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنَا اَذَلُّ مِنَ الصِّبْیَانِ اَنَا اَذَلُّ مِنَ
النِّسْوَانِ پس آپنے عبداللہ کو فرمایا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَّسُوْلِهٖ وَعَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْرًا
پھر مدینہ منورہ مین آکر ابن اُبی تھوڑے دن کے بعد مر گیا عبداللہ اوسکے بیٹے نے آکر آپ سے کہا کہ آپکا اگر
کوئی قمیص ہو تو اوسمین میرے باپ کو کفن دیا جاوے اور آپ اوسکی نماز پڑھ دین آپنے اوسکی تکریم کی
اور اوسکے دل کے خوش کرنے کو اپنا قمیص کفن کو دیا اور ابن ابی کے جنازہ کی نماز پڑھی پس حضرت عمر
اُچھلے اور کھینچا آپ کو آپکی جامہ کے ساتھ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نماز پڑھتے ہین
ایسے منافقون کے سردار پر اور وہ فلان فلان روز ایسا ویسا بکتا تھا آپنے مسکرا کے فرمایا اے عمر
چھوڑ دو مجھے عمر اوسی طرح آپکو منع کیے جاتے تھے یہان تک کہ کھینچ لیا آپنے جامہ اپنا عمر کے ہاتھ سے اور کہا ہٹو مجھے
اے عمر پھر آپنے جب اوسکی نماز پڑھ دی حق تعالی نے یہ آیہ اوتارا وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ
اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ یعنی اور نماز نہ پڑھ انمین کسی پر جو مر جاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اوسکی قبر پر تب
منافقین کے جنازہ کی نماز پڑھنے سے آپ باز رہے اور یہ غایت صبر اور حلم اور شفقت اور رحمت آپکی تھی
امت پر مگر جب بارگاہ ایزدی سے منع ہو گیا رک گئے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قمیص پہنانا آپکا ابن ابی کو
بعوض اوسکے تھا کہ آپکے چچا عباس کو جب بدر مین اسیر ہو کر آئے تھے اور جامہ کسیکا بباعث طول قامت اونکی

غرض اوسکو لشکر اسلام مین لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان کو دیکھکر چاہا کہ اوسے قتل کرین حضرت عباس نے
کہا مینے اسے امان دیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جھپٹے کہ حضور اقدس سے ابو سفیان کے قتل کی اجازت لیوین اور
جا کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ ابو سفیان دشمن خدا و رسول بے ایمان آپکے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کا
قاتل اور آپکا دشمن جانی بلا امان آیا ہی مجھے حکم ہو تو اوسکی گردن مارون حضرت عباس نے کہا مینے
اسے امان دیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ آپکے کان مین کچھ کہین حضرت عباس نے دلیری کرکے سر مبارک آپکا
اپنی بغل مین لے لیا اور کہا آجکی رات ہلوگ آپسے کانا پھوسی نہین کرتے حضرت عمر اوسی طرح ابو سفیان کے
قتل کے واسطے بالحاح تمام اجازت چاہتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکی شان مین زیادہ کچھ کلام کیا آپ نے
اونکو روکا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا اسوقت تم اسے اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبح لے آئیو صبح کو جب آپ نے
ابو سفیان کو دیکھا اخلاق پیش آئے اور سب اذیتین اوسکی پہلی عفو کردین اور نرمی اور شفقت سے
فرمایا تجھپر افسوس ہی اے ابو سفیان کیا وہ وقت ابھی نہین آیا کہ تو اعتقاد کرے کہ سوا خدا کے اور کوئی
قابل پرستش نہین ابو سفیان نے کہا میرے مان باپ آپپر قربان ہون آپ کیسے بڑے حلیم اور کریم ہین کہ
با وصف میری ایسی عداوت اور قساوت کے ایسی مہربانی فرماتے ہین واقعی ہوتا خدا کے اور کوئی معبود نہین
نہین تو میری مدد کرتا پھر آپنے فرمایا افسوس ہی تجھپر اے ابو سفیان کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تو میری رسالت کی
تصدیق کرے کہا میرے مان باپ آپپر فدا ہون میرے دلمین تو ابتک ابھی کچھ تامل ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا اب تاخیر نکر کہہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ نہین تو عمر رضی اللہ عنہ
آکے ابھی تیری گردن کاٹ لینگے ابو سفیان نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کذا فی نسیم الریاض وغیرہ روایت ہی کہ یہی ہند بیٹی عتبہ کی بی بی ابو سفیان کی
جسنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کو مثلہ کیا تھا اور قصد ایذا رسانی کا اوسکی نسبت حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی مشہور ہی اور کفر مین ید طولی رکھتی تھی بعد فتح مکے کے اپنے منہ پر نقاب و برقع ڈالکے
اور اور عورتونکے جھنڈ مین گھسکر اپنے کو انجان بناکر آپکی حضور مین حاضر ہوکر مسلمان ہوگئی بعد مسلمان
ہونے کے پردہ منہ سے کھولا اور کہا مین ہند ہون آپنے کمال مکارم اخلاق سے سب خطائین اوسکی
معاف کردین اور فرمایا جب تو مسلمان ہوگئی تو اچھا کیا اور اوسکے حق مین دعا خیر کی روایت ہی کہ
جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طیاری لشکر کشی کی کہ یہ فرمائی خبرین بند کردین کہ قریش کو آپ

عزم کی خبر نہو کہ ناگہان اونکے سر پر جا پہونچیں حاطب بن ابی بلتعہ صحابی نے ایک قریش کو خط بمضمون
عزم آپکے مکہ پر لکھا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے سے لیکر مکہ روانہ ہوے حق تعالی نے اس خط کی آپکو
اطلاع دی آپنے حضرت علی اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ جھپٹ کر مکے کی راہ پر روضۂ خاخ
تک جاؤ وہان ایک عورت مع خط کے جاتی ہی اوسے لی آؤ یہ تینون صاحب گھوڑا دوڑا کر روضۂ خاخ
تک پہونچے وہان ایک عورت ملی ہر چند تلاش کی مگر اوسکے پاس خط نہ نکلا لوگون نے چاہا پھر چلیں
حضرت علی رضی نے تلوار نکال کر اوسے دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمین جھوٹھ
خبر تو نہین دی ہی خط بیشک تیرے پاس ہی اگر مجھے نہ دیگی تو مین تجھے ننگا کرونگا تب اوسنے سر کی بالون کے
جوڑے مین سے خط نکال کے دیا آپکی حضور مین لاے اوس خط مین لکھا تھا بنام سرداران قریش کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر جرار تمپر آتے ہین اور اگر وہ تنہا بھی تمپر قصد کرین
تو خداے تعالی انکو تمپر غالب کرے تم اپنی فکر کرو آپنے حاطب کو بلا کر حال پوچھا اونھون نے بعد اقرار اسکے
کہا کہ یہ فعل مجھسے از راہ ارتداد و نفاق یا تغیر اعتقاد کے نہین ہوا ہی بلکہ وجہ اسکی یہ ہی کہ اور سب
مہاجرین کی مکے مین ایسی قرابت ہی جسکے سبب سے قریش اونکے وہان کے اقارب اور اہل وعیال کی
نگہبانی کرینگے اور مین قریشی نہین ہون جس سے وے میرے عیال و اموال کی نگہبانی کرین فقط مجھے
ایک حق اپنا قریش پر ثابت کرنا ہی اور مین بالیقین جانتا ہون کہ حق تعالی آپکو فتح دیگا میرے اس لکھنے سے
کچھ نہوگا آپنے بمقتضاے رحمت عامہ اور حلم و شفقت تامہ اپنی کے فرمایا سچ کہتا ہی حضرت عمر رض نے کہا قاتلک
اللہ اللہ کی مار پڑے تجھپر باوجودیکہ تو جانتا تھا کہ آپنے اپنے مکے کی کوچ کی خبرین بند کر دی ہین تاکہ قریش کو
آگاہ ہونے کو خط بھیجتا ہی پھر فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حکم ہو تو گردن اس منافق کی
مارون آپنے فرمایا ای عمر رض یہ اہل بدر سے ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ حق تعالی نے اہل بدر پر ایک توجہ خاص کی ہی
اور اونکے حق مین فرمایا ہی اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ اور ایک روایت مین ہی
فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ کرو جو تمہارے جی مین آوے مینے تمہین بخش دیا یہ سنکر حضرت عمر رض پر
رقت طاری ہوئی رونے لگے اور کہا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی پھر آپنے حاطب کو روانہ کیا اور کچھ
سزا نہ دی سبحان اللہ کیا بڑا خلق تھا ۵ بدی را بدی سہل باشد جزا ۰ اگر مردی احسن الی من اسا ۵
روایت قصۂ ایذا رسانی کا عکرمہ بن ابی جہل کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اظہر من الشمس تھا

جب مکہ فتح ہو گیا وہان سے بخوف اسکے کہ آپ اوسکو جان سے قتل کروا ڈالینگے بھاگا اور طرف
ساحل کے گیا اور اوسی دن ایک صحابہ کو شہید کیا جب یہ خبر آپکو پہونچی مسکرائے لوگون نے سبب تبسم
از راہ تعجب پوچھا کہ ایسے محل مین مسکرانا حکمت سے خالی نہین فرمایا اسلیے مسکراتا ہون کہ صحابہ مقتول
ساتھ عکرمہ قاتل کے باہم ملا ہی ہوئے بہشت مین چلے جاتے ہین یاران اور زیادہ متعجب ہوئی کیونکہ
عکرمہ کفر مین اسطرح ڈوبا تھا کہ اسلام اوسکا محال معلوم ہوتا تھا آخر عکرمہ کشتی پر بقصد یمن سوار ہوا
ایک ایسی کڑک پیدا ہوئی کہ دریا مین تلاطم پیدا ہو اوٹھنے لگی اہل کشتی کے حواس پریشان ہوئے عکرمہ سے
کہا طاہر اکڑک کا آنا فقط تیرے ہی کشتی مین بیٹھنے سے ہوا ہے سو تو کہہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کیونکہ اس محل مین
سوای حق تعالی کے کوئی فریادرسی نہین کر سکتا عکرمہ اس سے کچھ متنبہ ہوا پھر کیا دیکھتے ہین کہ دور سے
ایک ضعیفہ آگر مقنعہ سر سے اوٹھا کر دریا کے کنارہ کھڑی ہوئی اہل کشتی نے لنگر ڈالے عکرمہ ایک ڈونگی پہ
سوار ہو کر اوسکے پاس آیا دیکھا کہ ام حکیم اوسکی بی بی ہے اور ام حکیم بعد فتح مکے کے مسلمان ہو گئی تھین
اونہون نے عکرمہ سے کہا ای عکرمہ مین کریم ترین اور حلیم ترین خلائق کے پاس سے آئی ہون اور کچھ اوصاف
کمال آپکے جہان تک اوس سے ہو سکا بیان کیے پھر کہا مینے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے عرض کی تھی کہ میرا
شوہر حضور کے خوف سے بھاگ کر یمن کی جانب گیا ہی توقع مکارم اخلاق سے یہ ہی کہ اب آپ اوسے
امان دین فرمایا مینے اوسے امان مین خدای تعالی کے دیا چاہیے جو کوئی اوس سے ملاقات کرے اوسکی ساتھ
چھیڑ چھاڑ نکرے آپ مکہ کو پھر چل عکرمہ نے کہا تو نے امان چاہا اور اونہون نے باوجود ایسی ایسی اذیتون کے
جو مینے اونکو پہونچائی ہین امان دیا کہان تک کرم و احسان اونکا اس سے بھی بڑا ہی کہ کوئی اوسکو بیان کرے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَشَفِیْعِ الْاُمَّۃِ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آخر دونون مکے کو
چلے آپنے اس سے ملہم ہو کر فرمایا یَاْتِیْکُمْ عِکْرِمَۃُ بْنُ اَبِیْ جَھْلٍ مُؤْمِنًا مُھَاجِرًا فَلَا تَسُبُّوْا
اَبَاہُ آپ اسی فکر مین تھے کہ ام حکیم مونھ پر نقاب ڈالے ہوئے اپنے شوہر عکرمہ کے ساتھ حاضر ہو کر عرض
کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم عکرمہ کو مین لے آئی سبحان اللہ مرحبا آپنے ساری اذیتین
عکرمہ کی بھولی بسری کردین اور مارے خوشی کے اسطرح اپنی جگہہ سے اوچھل پڑے کہ چادر دوش مبارک سے
گر پڑی عکرمہ نے آپکی اونگلیون کا بوسہ لیکر آپکے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
یہ عورت کہتی ہی کہ آپنے اپنے غصے سے مجھے پناہ دی آپنے فرمایا ہان سچ ہی عکرمہ نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ف
امان بالفتح
بخوف بودن
و ایمنی و زینہار
۱۳ عنیا سقا
ف عکرمہ
ابوجہل کا بیٹا
مومن مہاجر ہوکر
چلا آتا ہی ہے
اوسکے باپ کو
برا بہ کہا

اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّکَ عَبْدُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ یہ کہکے مارے شرم و حیا کے
سر جھکا کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ راستگو ترین خلائق اور نیکوکار ترین
اور وفادار ترین مردم ہین اور مین غایت شقاوت اور نادانی سے اپنے برابر آپکی تکذیب کرتا رہا اب
عرض یہ ہے کہ حق تعالی سے آپ دعا کرین کہ سب بے ادبیان اور گستاخیان اور عداوتین جو مجھسے حضور
و غیبۃً سرًّا و علانیۃً بہ نسبت ملازمان و الا کے صادر ہوئی ہین معاف کردے آپنے عکرمہ کے حق مین دعا کی
روایت ہے کہ ہبار بن اسود نے بڑی بڑی اذیتین آپکو پہونچی تھین منجملہ حرکات ناپسندیدہ اوسکی یہ تھا
کہ آپکی صاحبزادی زینب کو جبکے سے مدینہ کو آتی تھین نیزہ مارا تھا وہ ہودج سے گر پڑین اور بیمار ہوکر
مر گئین آپکو اسکا بڑا رنج تھا اوسکے قتل کا اذن عام دیا تھا روز فتح مکہ کے آپنے ہر چند اوسے تلاش کیا
نہ ملا جب آپ مدینہ پھر گئے ایکروز مجمع صحابہ کبار کی ساتھ آپ بیٹھے تھے کہ ہبار نے آکر آواز دی کہ یا محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مسلمان ہونیکو آیا ہون اور پہلے اسکے زبان پر اسکے جاری تھا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اور آپکی نظر مین گنہگار ہون اور پس شرمسار ہون
آپنے سر جھکا لیا اور عذر اوسکا قبول کیا اور اوسکے ساتھ ذرا بھی خفگی نفرمائی اور فرمایا اے ہبار مین
تجھسے خوش ہوا اور تیری خطا معاف کردی اسلام گناہان ما تقدم کو قطع کردیتا ہے روایت ہے کہ
وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل پر مسلمان سب بڑے حریص تھے روز فتح مکہ کے وہ طائف کو بھاگا بعد
چندے کے وہان سے حضور مین حاضر ہوکر کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰہِ آپنے فرمایا تو وحشی ہے کہا ہان فرمایا او کیفیت قتل حمزہؓ کی بیان کر جب بیان کرچکا آپنے فرمایا جا
اب پھر میرے سامنے نہ آنا وحشی نے زمانہ خلافت ابو بکر صدیقؓ مین جس تلوار سے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا
اوسی تلوار سے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا اور کہا قَتَلْتُ خَیْرَ النَّاسِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَ قَتَلْتُ
شَرَّ النَّاسِ فِی الْاِسْلَامِ روایت شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ روایت کرتے ہین کہ جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف حنین کے روانہ ہوے مینے آپکی موافقت کی باین نیت کہ جنگ مین فرصت پاکر
اپنے باپ بھائی کا بدلہ آپسے لون آخر ایام استدار جنگ مین ایکروز آپ گھوڑے سے اوتر کر تہیۂ اسباب
اپنے مشغول تھے کہ مین بھی گھوڑے سے اوتر چاہا کہ آپکی داہنی جانب سے آکر کام آپکا تمام کرون عباس بن
عبد المطلب کو دیکھا کہ مثل سد سکندری کے سفید زرہ مثل نقرۂ خام کے پہنے ہوے آپکی حفاظت کرتے کھڑے

آپکی جبین انور سے گرد صاف کرتے تھے مین ہاتھہ آپکی طرف چلانے سکا چاہا بائین جانب سے وار کرون دیکھا
اوس طرف ابو سفیان بن حارث آپکے چچازاد بھائی ستیغ کھڑے ہین آخر آپکے پیچھے ہوکر چاہا کہ آپ پر وار کرون دیکھا
کہ شعلہ آگ کا مثل برق کے نمایان ہوکر بہا ہے اور آپکے درمیان حائل ہوگیا قریب اسکی تھا کہ مجھے جلا کر خاک سیاہ
کردے ناگہان مجھے آپنے دیکھا کمال شفقت و پیار سے فرمایا یا شیبۃ اُدْنُ مِنِّی اے شیبہ تو میرے پاس آ مین
آپکے پاس آیا آپنے دست مبارک میرے سینہ پر پھیرا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ الشَّيْطَانَ بخدا کہ آپ
سب لوگون سے اوس وقت میرے سامنے محبوب معلوم ہوتے تھے اوس وقت اگر میرا باپ بھی رہتا اور آپ سے
عداوت رکھتا تو اوسے بھی مین تیغ کر ڈالتا آخر بعد ختم لڑائی کے آپ خیمے کے اندر تشریف لائے مین بھی فقط
آپکے دیدار جمال پر انوار کے لیے خیمے کے اندر گیا آپنے فرمایا اے شیبہ خداوند تعالی نے چاہا وہ بہتر تھا اوس سے کہ تو
چاہتا تھا پھر اوس وقت مین مسلمان ہو گیا روایت ہے کہ ایک یہودیہ زینب نام جورو تھی سلام کی سنا تھا کہ
آپکو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہے اوسنے خیبر مین دست ہی کے گوشت مین زہر داخل کیا اور
بریان کرکے حضور اقدس مین ہدیہ بھیجا آپنے ایک لقمہ منہ مین ڈالا یارون سے فرمایا است کھاؤ کیونکہ اس دست نے
مجھسے کہدیا کہ مجھمین زہر ملا ہے بشر بن براء صحابی نے اوس گوشت مین سے کچھ کھا لیا تھا اونکا اوسی وقت
انتقال ہو گیا دیر لیتے سال کے اندر مگر اوسی وقت سارا بدن اونکا سبز ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوس یہودیہ کو بلاکے پوچھا کہ اس بکری کے دست مین تو نے زہر ملایا ہے اوسنے کہا آپکو کسنے خبر دی
فرمایا اس ہڈی نے اشارہ کیا طرف ساق کے جو آپکے ہاتھہ مین تھی ہے اوسنے کہا ہان مینے زہر اسلیے دیا تھا
کہ تمنے میرے باپ چچا شوہر کو مار ڈالا کہ اگر آپ پیغمبر نہونگے تو ہم سب آپسے نجات اور راحت پائینگے اور اگر
آپ پیغمبر ہونگے آپکو معلوم ہو جائیگا اور زہر کچھ ضرر نکریگا پھر آپنے اپنی کاہل پر باعث قرب اوسکے قلب سے
تین بار پچھنا لگایا اور صحیح یہ ہے کہ اوس یہودیہ کو چھوڑ دیا اسواسطے کہ اپنے نفس کے واسطے کسی سے آپ بدلا نہین لیتے تھے
اور بعضون نے لکھا ہے کہ اوس صحابی کے عوض اوسکو آپنے قتل کروا دیا اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ پچھنا لگانے سے
مادہ سمیہ خون کیساتھہ بالکل خارج نہوا بلکہ کچھہ تھوڑا اوسکا اثر رہگیا آخر حیات تک کیونکہ اللہ کو منظور تھا کہ
آپکے مراتب شرف و فضل کی تکمیل ہو جاوے درجۂ شہادت سے بھی کذا فی نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض روایت
ہے عائشہ صدیقہ رضی سے کہ ایک مرد نے طلب اذن کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس آنیکو پس آپنے فرمایا
اسے آنے دو سویہ برا بھائی صحبت کا ہے یعنی اپنی قوم مین برا ہے پھر جب وہ بیٹھا آپنے اوسکے ساتھہ کشادہ پیشانی

ف۵ وہ دست بکری کا بولا یا آنکھ پر چیا تھا اسطرح پر کہ اوسکا کلام سوا آپکے کسی نے نہیں سنا اور اگر چاہتا

اور نرمی سے کلام فرمایا پھر جب وہ چلا گیا عائشہ صدیقہ رضؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپنے اوسے آتے دیکھا تھا تو ایسا ویسا فرمایا تھا پھر جب وہ آیا اوس سے کشادہ پیشانی وانبساط کلام فرمایا آپنے فرمایا ای عائشہ کب مقرر کیا تو نے ہمین بیہودہ گو ای عائشہ قیامت مین خدا کے نزدیک بدترین آدمیان مرتبہ مین وہ ہوگا کہ چھوڑ دین اوسے آدمی سب بہ سبب شر اوسکے رواہ البخاری **ف** یعنی مین بھی اگر اوسکے ساتھ کج خلقی کرتا جیسا وہ تھا تو پھر میری پاس وہ نہ آتا اور اخذ علم وصلاح مجھسے نکرتا غرض نرمی کرنی آپکی اوسکے ساتھ بقصد تالیف قلوب کی تھی کہ تا مسلمان ہوجائین اوسکی قوم کہ یہ مرد رئیس اپنی قوم کا تھا اگر بد کہنے سے آپکی اوسکا ذلیل ورسوا کرنا نہ تھا تاکہ غیبت لازم آوی اگرچہ غیبت فاسق کی جائز ہی بلکہ آپ کو منظور اسمین اصلاح حال آدمیون کا تھا کہ تا اوسکی حقیقت حال سے مطلع ہوکر اوسکے ساتھ جھگڑین نہین اور اوسکے فریب مین نہ پڑین اور اس حدیث مین تنبیہ ہی امت کو کہ بدون اور سرکشون کی ساتھ مدارات کی ساتھ پیش آئین اور کہا قاضی عیاض نے معلوم نہین کہ وہ اوسوقت مسلمان تھا یا نہین اگر نہ تھا تو غیبت نہین اور اگر مسلمان تھا تو اسلام اوسکا خالص نہ تھا اور فتح الباری مین ہے کہ یہ مرد کہ نام اوسکا عیینہ تھا حضرت صدیق رضؓ کے زمانہ مین مرتد ہوکر مسلمانون سے لڑا تھا پھر حضرت عمر رضؓ کے وقت مین مسلمان ہوگیا

فصل دوم بیان تواضع وادب وحسن معاشرت سید عالم با عامہ مومنین اصحاب وخدم

تیسیر القاری مین ہی کہ تواضع وہ ہی کہ تعظیم کرے بزرگ بسبب عزت اور جاہ اور شان کے اپنے سے چھوٹے کی کہ نہ لائق مرتبہ اوسکی ہے جاہ اور تعظیم مین اور تعظیم اوسکی جو مافوق ہے تواضع کے ہو وہ تواضع نہین ہی بلکہ ادا حق بزرگی کا اوسکی ہے ع: تواضع ز گردن فرازان نکوست ٭ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے تواضع نہ کی کہ حق تعالی نے اوسکی عزت نہ بڑھائی اور فرمایا کوئی آدمی ایسا نہین کہ جسکے سر پہ باگ نہو ہاتھ مین دو فرشتون کے جب وہ تواضع کرتا ہی تو وی فرشتے اوس باگ کو اوپر کھینچتے ہین اور کہتے ہین بار خدایا اسے اوٹھاے رہ اور اگر وہ تکبر کرتا ہی تو وی فرشتے اوس باگ کو چھوڑ دیتے ہین اور کہتے ہین بار خدایا اسے جھکاے رہ ٭ تواضع ترا ارجمندی دہد ٭ ز روی شرف سربلندی دہد ٭ اور فرمایا خنک وہ آدمی ہی کہ تواضع کرے نہ بیچارگی سے اور نفقہ کرے اوس مال کہ معصیت سے اوسی نہین جمع کیا ہی اور رحمت کرے بیچارون پر اور ملا رہے حکما اور علما سے ابو سلمہ مدینی نے

بیضاوی

۱۲ غیاث

بفتحتین اندازہ وحد هر چیز

۱۲ غیاث

اپنے جد سے روایت کی وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ہماری یہان مہمان تھے
اور آپ روزہ دار تھے مین آپکے افطار کے وقت ایک پیالہ دودھ اوسمین شہد ملا ہوا لایا آپنے جب اوسے
چکھا اور اوسکی شیرینی پائی فرمایا یہ کیا ہی مینے عرض کی اسمین شہد مینے ملایا ہی آپنے پیالہ ہاتھ سے رکھدیا
اور دودھ کو نہ پیا اور فرمایا مین اسے حرام نہین کہتا ہون مگر جو شخص کہ خدا کے لیے تواضع کرتا ہی خدا تعالی اوسے
بلند کردیتا ہی اور اگر وہ تکبر کرتا ہی تو حق تعالی اوسے خوار کرتا ہی ۵ از تواضع بلند گردد نام ٭ ز
تواضع رسیدہ اند بکام ٭ ہست تواضع بزرگوار بود ٭ مظہر لطف کردگار بود ٭ اور فرمایا آپنے بزرگی تقوی
مین ہی اور شرافت تواضع مین اور توانگری یقین مین اور فرمایا جسے حق تعالی نے راہ اسلام دکھائی اور
صورت اوسکی اچھی بنائی اور حال اوسکا ایسا کیا کہ اوس سے شرمانا چاہیے اور باوجود اسکے تواضع
اوسکی نصیب کی تو ایسا آدمی برگزیدگان حق سے ہی اور صحابہ کو فرمایا کیا سبب ہی کہ حلاوت عبادت کی
تم لوگون مین نہین پاتا ہون لوگون نے کہا حلاوت عبادت کیا ہی فرمایا تواضع اور فرمایا جب متواضع کو
دیکھو تو تواضع کرو اور جب متکبر کو دیکھو تو تکبر کرو تا حقارت اور ذلت انکی کھل جاے روایت ہی
انس رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی عضبا نام اوس سے کوئی اونٹنی کبھی
سبقت نہین کرجاتی تھی پھر آیا ایک اعرابی سوار ایک اونٹ پر پس وہ اونٹ سبقت کر گیا آپکی اونٹنی پر
پھر سبقت کرنا اوسکا شاق ہوا مسلمانون پر اور کہا سب مسلمانون نے تعجب اور کراہت کی راہ سے
کہ اونٹ اوسکا سبقت کر گیا عضبا سے اپنے تواضع کی راہ سے فرمایا کہ حق ہی اللہ پر کہ اونچی نہین
کی جاتی ہی کوئی چیز دنیا کی مگر یہ کہ نیچا کرتا ہی اللہ اوسکو رواہ البخاری روایت ہی سعد بن ابی وقاص
سے کہ اذن چاہا حضرت عمر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو اور آپکے پاس ازواج مطہرات
تھین کہ آپسے کچھ زیادہ نفقہ طلب کررہی تھین حتی کہ آوازین اپنی آواز پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے بلند کرتی تھین پھر جب عمر رض نے آپکے پاس آنا چاہا سب پردہ مین بھاگ گئین پس عمر رض آپکی پاس
آئے دیکھا آپ ہنس رہے ہین کہا ہنساتا رہے اللہ آپکے دانت کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے مان باپ آپ پر قربان ہون خیر تو ہی فرمایا مین تعجب کرتا ہون ان عورتون سے کہ میرے پاس تھین
جب تیری آواز اونہون نے سنی تو پردہ مین بھاگ گئین کہا عمر رض نے آپ سزاوار تر ہین یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ رعب کھائین یہ عورتین آپ سے پھر عمر رض متوجہ ہوے طرف اون عورتون کے اور کہا ای اپنی جان کی

اور فرمایا عیسی علیہ السلام نے خوشا متواضعان دنیا مین کہ یہی لوگ اصحاب منبرونکی ہونگے قیامت مین اور خوشا وہ جو کہ درمیان لوگون کے صلح دیتے دنیا مین کہ

جانون کی دشمنو آیا مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نہین ڈرتی ہو کہا اون
سبھون نے تم درشت خو اور کڑے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے پھر کیوا ای عمر رض قسم اوسکی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی کہ نہ ملے شیطان تمسے کسی کوچہ مین
مگر یہ کہ چھوڑ دے اوس کوچہ کو تمھارے خوف سی یعنی کترا کے دوسرے کوچہ کی راہ لے رواہ البخاری
روایت تفسیر فتح العزیز مین ہی کہ ایکدن جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد الحرام
مین بیٹھے ہوئے سرداران قریش عتبہ اور ربیعہ پسران شیبہ اور ابوجہل بن ہشام اور حضرت عباس اور
اور رؤسا کو جو بی دین اسلام اور بدی بت پرستی کی بکمال توجہ و اہتمام سے بیان فرما رہی تھی کہ ابن ام مکتوم
نابینا آئے آپنے سمجھا کہ یہ مرد بصیر ہین رنگ مجلس کا نہ دیکھینگے باتین بے محل کہینگے اور قطع کلام کرینگے
اور باتین ہماری ان عمائد قریش کے ساتھ ناتمام رہجاینگی آخر ابن ام مکتوم بلا لحاظ پس و پیش مجلس کے
آپکے پاس آکر بیٹھے اور کہا آپ مجھے فلان فلان سورۂ قرآن سکھاوین اور ذرا میری جانب متوجہ ہون کہ
مین مشقت تمام بغیر کسی ہاتھ پکڑنے والے کی پوچھتا پوچھتا آپکی مجلس تک پہونچا ہون آپنے بپاس خاطر
اون عمائد کے سکوت فرما کر ارشاد کیا ٹھہرو وہ بصیر دو یکدم ٹھہرکے اپنے مطلب کی تکرار کیےجاتے تھے
اور جلدی کرتے تھے باعث ان حرکات نا ملائم اونکی کے کہ موجب تنگدلی سرداران کی تھین آثار کراہت کے چہرہ مبارک پر نمایان
ہوے آپنی تیوری چڑھائی اور اوس بصیر سے منہ موڑکر کے اون عمائد کی جانب متوجہ ہوئے اوس بصیر
اپنے گھر کی راہ لی حق تعالی نے بلحاظ اسکے کہ ایسا نہ کوئی سمجھے کہ آپ خاطرداری اغنیا اور اقربا کی کرتے ہین
اور غربا اور اغیار سے اعراض فرماتے ہین فوراً جبرئیل امین کو سورۂ عبس لے کر بھیجا اور عتاب دوستانہ
سنایا جون جون جبرئیل امین اس سورہ کو پڑھتی تھے دم بدم رنگ چہرۂ انور بدلا جاتا تھا اور نہایت ڈر آپ پر
طاری ہوا جب کَلَّا اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ سُنا خوش ہوئے اور رنگ چہرہ کا بحال ہوا جانا کہ یہ ایک عتاب
دوستانہ ہی ازراہ خیرخواہی اور لطف کی پھر آپ بعد نزول ان آیات کی اون سرداران سے جو
مجلس مین آپکی بیٹھے ہوئے تھے کچھ لحاظ و شرم و حیا نفرما کے ازراہ کمال تواضع کے اوس بصیر کے
پیچھے دوڑے اور اوسکے گھر جاکر بہت سی معذرتین کین اور پھر اوسے اپنے دولتخانہ مین لاکر اپنی چادر مبارک
بچھاکر اوسے بٹھلایا اور پہلے سے اونکی تعظیم و توقیر بڑھائی تا مرہم اونکی جراحت کا ہو اور فرمایا
اَنْتَ فِيْ عِيَالِ مُحَمَّدٍ مَا بَقِيْتَ تو میری عیال مین درآیا جب تک تو زندہ رہے مین تیری

۵۵ اسواسطے کہ عتاب و سکون کا نشان بقاء دوستی کا ہے کہ ... یعنی جبتک عتاب باقی ہے دوستی بھی باقی ہے [illegible]

نازبرداری کرونگا پھر جب وہ آپکی مجلس مبارک مین آتے آپ اونکی تعظیم واکرام زیادہ فرماتے اور ارشاد
فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِیْ فِیْهِ رَبِّیْ ای مرحبا خوش آیا تو ای وہ شخص کہ تیرے حق مین پروردگار
ہمارے ساتھہ جھڑکی فرمائی اور جب آپ اونکو دیکھتے فرماتے تھین کچھ حاجت ہو تو کہو اور اونکو آپ
دو سفر مین مدینہ منورہ مین امام نماز کا کر کے تشریف لیگئے تھے اور آپ تخفیف اور یسر کو لوگون کے واسطے
بہت دوست رکھتے اور فرماتے یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا لوگون پر آسانی کرو دشواری نکرو روایت ہے
ابوہریرہ رضی سے کہ ایک اعرابی یعنی بدوی پیشاب کرنے لگا مسجد شریف مین پس کھڑے ہوئے لوگ اوسکی جھڑکنے کو پھر فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے چھوڑ دو اسکا پیشاب نروکو اور بہاؤ اسکے پیشاب پر ایک ڈول پانی سو تم لوگ
بھیجے گئے ہو لوگون پر آسانی کرنیکو نہ لوگون کو متنفر کرنیکو پھر طلب کیا آپنے ایک ڈول پانی پس بہایا اوسکے
پیشاب پر رواہ البخاری روایت ہے کہ گود مین لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کو اور چھوہارا چبا کر
اوسے چٹاتے تھے پھر پیشاب کر دیا اوس لڑکے نے آپکی گود مین پس طلب کیا آپنے پانی اور بہایا اوسپر رواہ البخاری
روایت ہے انس رضی سے کہا انہون نے خدمت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس برس پس نہ کہا آپنے
ہمین اُف کبھی اور نہ کہا اوس کام کو کہ مینے کیا کیون کیا اور اوس کام کو کہ مینے نہ کیا رواہ البخاری روایت
صحیح مسلم مین انس رضی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگون سے احسن خلق مین
پس بھیجا آپنے ہمین ایکدن ایک کام کو مینے بباعث صغر سنی اپنی کے کہا واللہ مین نہ جاؤنگا اور ہمارے جی مین
تھا کہ جاتا ہون اوس کام کے واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس اوس کام کو مین چلا جاتا تھا
آخر اک راہ پر پہونچا کہ وہان چند لڑکے کھیل رہے تھے بازار مین پس ناگاہ دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میرے پیچھے سے میری گردن پکڑے ہوئے ہین پس منہ پھیر کر مینے آپکو دیکھا کہ آپ ہنس رہے ہین
فرمایا یا اُنیس تم گئے جہان جانے کو مینے تمھین کہا تھا مینے کہا ہان اب جاتا ہون یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم روایت ہے انس رضی سے کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہودہ گو اور بدگو اور نہ لعنت
کرنیوالے اور نہ گالی دینیوالے جب غصہ ہوتے اتنا فرماتے کیا حال ہے اسکا خاک آلودہ ہو اسکی پیشانی رواہ البخاری
روایت کی گئی ہے علی رضی سے کہ ایک یہودی تھا دانشمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھ دینار اوسکی قرض تھے
اوسنے آپسے تقاضا کیا آپنے فرمایا ای یہودی میرے پاس ابھی کچھ نہین ہے کہ تجھے دون اوسنے کہا یا محمد
مین تمسے جدا نہونگا جب تک تم میرا دین ندوگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جب تو مجھے بغیر اپنا دین لیے چھوڑیگا تو اب مین تیرے ساتھ بیٹھتا ہون پس بیٹھے آپ اوسکے ساتھ
پھر پڑھی آپنے اوسکے پاس نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی اور صحابہ اوس یہودی کو ڈراتے
تھے کہ تجھے ایسا ویسا کرونگا پس تاڑ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ صحابہ اوسے ڈراتے ہین
آخر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہودی آپ کو روکے آپنے فرمایا میرے پروردگار
نے مجھے منع کیا ہے کہ ذمی یا اور کسی پر مین ظلم کرون پھر جب کچھ چڑھا تو کہا یہودی نے اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا آدھا مال ہمارا خدا کی راہ مین صدقہ ہے اور
آپ جانین کہ واللہ مینے نہ کی یہ بات آپکے ساتھ مگر تا کہ دیکھون اور آزماؤن آپ مین آپکی صفت جو توریت
مین لکھی ہے کہ محمد بن عبد اللہ ولادت اونکی مکے مین ہے اور ہجرت اونکی مدینے مین اور ملک اونکا شام مین
نہ ہونگے وہ درشت خو اور نہ کڑی بات کہنے والے اور نہ بازارون مین فریاد کرنے والے اور نہ وہ متصف
ہونگے ساتھ فحش اور گفتار بیہودہ کے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
پھر کہا اوسنے یہ سب میرا مال ہے اسمین حکم کرین آپ اوسطرح کہ اللہ تعالی آپکو آگاہ کرے اور وہ یہودی بڑا
مالدار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تواضع کا کیا حال کہئے آپ باوجود علو منصب اور نجابت
اصل اور حسب اور رفعت رتبہ اور بلندی قدر و منزلت اور حسن صورت اور جمال سیرت اپنے سب لوگون
سے تواضع مین زیادہ تھے اور کبر آپ مین کچھ بھی نہ تھا اور آپکی کمال تواضع سے تھا کہ پروردگار عالم نے
مختار کیا تھا آپکو کہ آپ چاہین نبوت کے ساتھ بادشاہت اختیار کرین یا عبدیت اختیار فرمائین آپنے
اپنی کمال تواضع اور زہد سے نبوت کے ساتھ عبدیت ہی کو اختیار فرمایا پس بحکم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ
اللّٰهُ کے حق تعالی نے آپکو سب خلائق سے عالی اور رفیع کیا اسوقت اسرافیل نے آپسے عرض کی کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق تعالی نے بسبب تواضع آپکی اور باعث اختیار کرنے عبدیت کی سلطنت دی آپکو سردار
اولاد بنی آدم کا کیا قیامت کے دن اور حشر کے دن اپنی قبر مطہر سے سب سے پہلے پہل آپ ہی نکلینگے اور قیامت کے
دن سب کے پہلے شفاعت کے واسطے آپ ہی کھڑے ہونگے روایت ہے مشکوۃ شریف مین عائشہ رضی سے کہ کہتی ہین
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ یا عائشہ اگر مین خدا سے دنیا چاہتا تو پھرا کرتے چلتے ہمارے ساتھ
پہاڑ سونے کے آیا ہمارے پاس ایک بڑا فرشتہ کہ کمر اوسکی برابر کعبہ کے تھی پس کہا اوسنے تحقیق رب
تمھارا تمکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر تم چاہو تو نبی عبد رہو اور اگر چاہو تو نبی بادشاہ رہو پس نظر کی مین طرف جبرئیل کی

طرف جبرئیل کے کہ وہ اسمین کیا کہتے ہین پس اشارہ کیا مجھے جبرئیل نے کہ آپ تواضع کیجیے یعنی نبی عبد بنا
اختیار کیجیے پس مین نے کہا بین نبی بصفت عبد رہونگا نہ بادشاہ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپنے پھر اسکے بعد کبھی تکیہ
لگا کر نہ کھایا اور فرماتے کھاتا ہون جسطرح بندے کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین
ف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالت تامہ کو ساتھ سلطنت کو اختیار فرمائی اور عبدیت
اختیار فرمائی اسواسطے کہ صفت عبدیت آپکو بہت ہی پسند تھی جیسے اکثر حدیثون سے ثابت ہوتا ہے
او حضرات صوفیہ کے نزدیک مقام عبدیت سب مقامات سے اعلی اور اشرف ہے اسیواسطے حق تعالی نے
مواقع کمال قرب اور عظمت و وصال یعنی معراج مین کہ سب مقامات سے اشرف و اعلی ہے آپکو بصفت عبدیت و عبودیت
یاد فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ اور فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى مین اشارہ ہے کہ
عبدیت کے مانند کوئی مرتبہ نہین ہے اسکا یہ ہے کہ بیان حال عبد کا بالکل مولی کا ہوتا ہے عبد خود کسی تصرف کا
مالک نہین ہوتا یہ امر باپ بیٹے مین حاصل ہے نہ نوکر آقا مین اور مقام عبدیت کا تقاضا یہ ہے کہ عبد ہمیشہ اپنے مولی سے
ڈرتا ہے اور مولی سے کیسا ہی قرب رکھتا ہو گھبرایا ہی رہتا ہے اور [illegible] عجز و نیاز رکھتا ہے اور برابر مولی کی
اپنی عاجزی ظاہر کرتا ہے روایت ہے ابی امامہ سے کہ باہر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم عصا پر تکیہ لگائے ہوئے پس ہم لوگ آپکی تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوئے تو آپنے تواضع کی راہ سے
فرمایا کہ نہ کھڑے ہو تم لوگ جسطرح عجمی لوگ کھڑے ہوتے ہین ایک دوسرے کی تعظیم کو اور فرمایا مین تو
خدا کا ایک بندہ ہون کھاتا ہون جیسے بندے کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین روایت
ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ صحابہ کے نزدیک کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبوب اور دوست تر نہ تھا
اور صحابہ جب آپکو آتے دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے تھے واسطے اسکے کہ جانتے تھے کہ ناپسند ہے آپکو یہ ف یعنی
آپ باوجود علو منزلت کی تواضع کی راہ سے کھڑے ہونے کو پسند نہ فرماتے اور سب افعال و اخلاق
مین سادگی اور بے تکلفی رہتی تھی اور شفقت ماں باپ کی سی رکھتے تھے کہ بار بار کھڑے ہونے مین
کہ ہر وقت کی ہے آمد و رفت ہے لوگون کو تکلیف ہوگی اور اسیواسطے لوگ بیٹھے رہتے تھے لیکن اوپر
اسکی عادت کر لین اجازت دی [illegible] واسطے [illegible] مقتضا ہی آپکا کہ امر
فوق الادب تھا اور نہین کرتے تھے اور اس حدیث کا یہ مطلب نہین ہے کہ اگر [illegible] کسی کی تعظیم کو
[illegible] جواز قیام کا [illegible] تعظیم ثابت ہوتا ہے کما الحنفی

علی العلماء المحدثین امام نواوی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن مین اس مسئلہ کو لکھا ہو اور ایک
رسالہ مخصوص اس مسئلہ کے بیان مین انھون نے علٰحدہ تصنیف کرکے احادیث سے بدلائل قویہ اسکے
جواز کو ثابت کیا ہی اور امام غزالی رح نے لکھا ہی کہ اگر کوئی بسبیل اکرام کے جہان عادت ہو قیام کرے تو
اسمین کچھ باک نہین اور شہاب خفاجی نے شرح شفا مین لکھا ہی کہ بعضے اسکی کراہت کی طرف گئے ہین
اور حسن وہی جو کہا قاضی زکریا نے شرح روض مین کہ اہل علم و صلاح اور حکام عدول کو واسطے مستحب ہے
بلکہ کبھی واجب ہوتا ہی جب اوسکے ترک سے ضرر کا خوف ہو جیسے بادشاہ ظالم اور مستحب ہی جب کوئی سفر
آوے یا کوئی ذوی الارحام سے براہ تعظیم اور احسان کے دلیل اسکی فرمانا ہی آپکا انصار کو جب سعد
چلے آتے تھے سعد قُوْمُوْا لِسَیِّدِکُمْ اور حمل کرنا حدیث سعد کا کہ وہ بیمار تھے اور سوار آتے تھے پس آپنے
قیام کا حکم اسواسطے دیا کہ ونکو گدھے پر سے اوتارین خلاف ظاہر کے ہو اور آپ کھڑے ہوتے تھے فاطمہ زہرا رض
کی واسطے جب وہ آپکے پاس آتی تھین انتہی کلامہ روایت ہی بخاری شریف مین عمر سے کہ فرمایا آپنے
لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ
سبحان اللہ کیا تواضع کا کلام ہی فرماتے ہین مت حد سے بڑھاؤ تم لوگ ہمین مدح کرکے اور میری مدح مین
حد سے تجاوز نکرو جسطرح مدح مین حد سے بڑھا دیا نصاری نے مریم کے بیٹے کو مین تو ایک بندہ خدا ہون
پس کہو تم مجکو اللہ کا بندہ اور اللہ کے رسول ف یعنی جسطرح نصاری نے عیسٰی کو خدا کا بیٹا کہدیا
مجھکو بھی ایسا یا مثل اسکے نہ کہنا اور کیا اچھا کہا کہنے والے نے ع دع ما ادعتہ النصاری فی نبیہم ٭
واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم ٭ ع مخوان او را خدا از بہر حفظ شرع و امر دین ٭ دگر ہر وصف کش
میخواہی اندر مدحش انشا کن ٭ اور سوا اسکے جو مدح ہو سو آپکے واسطے زیبا ہی اور وہ عین ایمان ہے
شرح سفر السعادت مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شاعرون سے مدح اپنی سنتے اور اونکو عطیہ و
اجرت بخشتے اور آپکو مدح اپنی ذات شریف کی بہت خوش آتی اسواسطے کہ وہ علامت ہے شرف ایمان اور
دین خالص کی ہی اور ناشی ہوتی ہی محبت حق اور صدق محض سے اور بخاری شریف مین حضرت عائشہ سے
روایت ہی فرماتی ہین کہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حسان شاعر کی واسطے منبر مسجد کے اندر
اور حسان اوسپر کھڑے ہوکر اشعار نعت کی پڑھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے قریش
کی ساتھ فخر مین برابری کرتے اور کفار او مشرکین سے مخاصمہ کرتے یعنی آپکی مدح اور اونکی ہجو کرتے

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ اللہ تائید کریگا حسان کی جبرئیل سے جبتک مناصرہ اور مدافعہ کرتا رہیگا وہ کفار سے یا برابری کرتا رہیگا اونکے ساتھ فخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ✽ یون ہی شمائل نبوی مین لکھا ہوا ✽ راوی ہین اسکی زوجہ سلطان انبیا ✽ محبوبہ حبیب خداوند کبریا ✽ یعنی جناب عائشہ خاتون باحیا ✽ حسان جب کہ خدمت اقدس مین آتے تھے ✽ منبر پر اپنے خود اونھین حضرت بٹھاتے تھے ✽ فرماتے تھے کہ ہان ہیرو مداح خوش بیان ✽ اشعار سے تو اپنی زبان کر گہر فشان ✽ ہوتے تھے نعت پاک مین جسدم وہ تر زبان ✽ خوش ہوکے دیتے تھے یہ دعا سرور زمان ✽ روح القدس سے اسکی مدد ای قدیر کر ✽ تو فن شاعری مین اسے بی نظیر کر ✽ روایت نہری نے ذکر کیا ہے کہ ایک سفر مین آپنے ایک بکری کے ذبح کو حکم دیا صحابہ نے آپسمین ایک ایک کام تقسیم کر لیے ایک صحابی اوٹھے اور کہا مین ذبح کرونگا ایک نے کہا کھال مین کھینچونگا ایک نے کہا گوشت مین بناؤنگا ایک نے کہا مین پکاؤنگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنگل سے لکڑیان مین اوٹھالاؤنگا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کام بھی ہم کر لینگے آپکو اس سے کیا کام آپنے فرمایا مین جانتا ہون کہ اسے بھی تم لوگ کر لوگے مگر مین برا جانتا ہون کہ تمہارے درمیان بیامتیاز ہوکر بیٹھون اللہ تعالی کو یہ بات ناپسند ہے کہ آدمی اپنے یارون مین ممتاز ہوکر بیٹھے اور کام مین شریک نہو پھر آپ جاکے جنگل سے لکڑیان اوٹھا لائے روایت ہے کہ ایکبار جوتی آپکی شکست ہوگئی تھی ایک صحابی نے کہا مجھے یہ جوتی آپ دیدین مین ٹانک دون آپنے فرمایا مین نہین چاہتا ہون کہ خود ممتاز رہون اور دوسرے کام لون روایت شفا مین ہے کہ چند ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کے آپکے پاس آئے تھے آپ بذات خاص اونکی خدمت کیا اوتھمہ ہوئے صحابہ نے عرض کی آپ ہم لوگون کو چھوڑ دین اونکی خدمت ہم لوگ کر لینگے فرمایا نہین ان سبھون نے میری اصحاب کی خدمت اور تکریم بہت کی ہے مین دوست رکھتا ہون کہ بعوض اوسکے مین خود انکی خدمت کرون روایت ہے کہ ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ ایک جہاڑی مین داخل ہوئے وہان سے دو مسواکین تراشین اونمین سے جو سیدھی تھی اصحابی کو دی اور ٹیڑھی آپ رکھی اصحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ احق ہین سیدھی مسواک کے لیے ارشاد فرمایا

مَا مِنْ صَاحِبٍ يَصْحَبُ صَاحِبًا وَلَوْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ اِلَّا سُئِلَ عَنْ صُحْبَتِهٖ هَلْ اَقَامَ فِيْهَا حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ اَضَاعَهٗ نہین کوئی پاس بیٹھنے والا کہ پاس بیٹھے اگرچہ

ایک ہی لحظہ ہو دن سے مگر پوچھا جائیگا اوسکی صحبت سو کہ آیا بجا لایا اوسمین حق اللہ تعالی کا یا ضائع کیا اوسکو
روایت ہی کہ جب جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کچھ روز قبل اپنے زمانہ رحلت کے
معاذ کو یمن کی جانب بھیجنے لگے عمامہ متبرک سر مبارک پر رکھکے ساتھ ایک جماعت مہاجرین و انصار کے پیادہ پا
پیچھے پیچھے معاذ کے چلے اور اونکو بہتیری نصیحتین فرماتے جاتے تھے معاذ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم مین سوار ہون اور آپ پیادہ پا مین اجازت ہو تو سواری سے اوتر پڑون آپنے فرمایا ای معاذ
مین ایسا سمجھتا ہون کہ اپنے ان قدمون کو مین راہ خدا مین رکھتا ہون ای معاذ مین تجھے وصیت کرتا ہون
ساتھ تقوی کے اور سچ بولنے اور اچھے کام کرنے اور ادا کرنے امانت اور ترک خیانت اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور نگاہداشت حقوق ہمسایہ اور دشمنہ ہو جانے کے ساتھ قرآن پڑھنے اور نرمی کلام کے
اور ساتھ سبقت کرنے کے سلام مین اور ڈرنے کے قیامت کے دن سے اور اختیار کرنے آخرت کو دنیا پر
ای معاذ کسی مسلمان کو دشنام نہ دینا اور کسی جھوٹے کی بات نہ ماننا اور کسی سچے آدمی کو جھٹلانا نہین
اور امام عادل کی نافرمانی نکرنی ای معاذ تجھکو واسطے مین دوست رکھتا ہون جو اپنے واسطے دوست
رکھتا ہون اور جو اپنے واسطے برا جانتا ہون تیرے واسطے بھی برا جانتا ہون ای معاذ عیادت بیمار کی
بجا لانا اور حاجتین ضعفا اور اہل حاجت کی جلدی ادا کرنی اور یتیمون کو اپنے پاس جگہ دینی اور فقرا اور
مساکین کے ساتھ اپنی نشست مقرر کرنی اور اپنے نفس سے انصاف لوگون کا دینا اور ایک قدم بھی
طریقہ راستی سے باہر نہ رکھنا اور راہ خدا مین کچھ ملامت نکرنا ایسا نہو کہ تجھمین اثر جاوے تجھے فریب آیا
معاذ اگر پھر میرے تیرے درمیان اسکے بعد ملاقات ممکن ہوتی تو البتہ وصیت کم کرتا مین لیکن قیامت تک اب
پھر باہم اتفاق ملاقات کا نہوگا ۵ غم فراق با امید وصل [illegible]
روایت ہی کہ ایکدن گھر مین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے آپ تشریف لائے فاطمہ زہرا اوس وقت
اتفاقات سے تنور مین روٹیان پکا رہی تھین اور مارے شدت گرمی تنور کے تن نازنین اونکا تنور والون
کی طرح گرم ہوگیا تھا جناب حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی کمال تواضع اور مکارم اخلاق کے
باعث اعانت و موافقت مین اوس فرزند ارجمند کی چند روٹیان اپنے دست مبارک سے تنور مین لگائین
پھر جو روٹیان کہ آپنے لگائی تھین سب ویسی طرح خام کی خام رہ گئین اور جو روٹیان کہ فاطمہ زہرا نے تنور مین
لگائی تھین پختہ ہوکر نکلی تھین فاطمہ زہرا انگشت حیرت دندان تلے دبا کر تعجب کرنے لگین کہ

اللہ العالمین ہمین کیا حکمت ہی کہ وہ جماعت جنکی شان مین ہُنَّ نَاقِصَاتُ الْعَقْلِ وَالدِّیْنِ
وارد ہی روٹیان انکی پکین اور روٹیان اوس جہان مانند آیۃ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ کی
خام نکلین جو خام پکاے پکّے اور جو پختہ پکاے اوسی طرح خام رہے آپنے فرمایا ای فاطمہ تعجب نکر یہی
کمال معجزہ ہمارا ہی کہ جن چیزون کو ہاتھ میرا چھو دیگا آگ اوسپر کارگر نہوگی سبحان اللہ ثم سبحان اللہ در روایت ہے
کہ جناب خواجہ عالم شفیع الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج کی صبح ہو کر بیتخانہ مبارک سے باہر چلے
تو دیکھا کہ ایک لونڈی زار زار روتی ہوئی پیٹھ پر گٹھری آٹے کی رکھے ہوے چلی جاتی ہی حضرت رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ای لونڈی تو کس واسطے روتی ہی کہا مین فلانے ترسا کی لونڈی ہون صبح ہی
اوسنے مجھے آٹا پیسنے کو بھیجا ہی اور مین بیمار ہون آٹا پیسنے مین دیر ہو گئی ڈرتی ہون کہ مجھے ایذا دیگا
مارے پیٹے نہین آپنے فرمایا مین تیرے ساتھ چلتا ہون اور تیرے واسطے سفارش کرتا ہون بشرطیکہ
یہ گٹھری آٹے کی مجھے دیدے کہ مین اوٹھا لیچلون آخر اوس سلطان کونین نے وہ گٹھری اوٹھا لی اور اپنی
پشت نازنین پر ڈال لی اور تیز تیز چلے لونڈی نے کہا آپ تیز تیز جاتے ہین اور مین آپکو پا نہین سکتی
بیماری سے مجھے طاقت تیز رفتاری کی نہین ہی خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو ایک کونا
میری چادر کا پکڑ لے اور میرے ساتھ چلی آ آخر آپ ترسایون کے کوچے مین پہونچے پھر سید عالم بہترین
اولاد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در سرای پر اوس ترسا کے گئے او حلقہ اوسکے در کا ہلایا ترسا گھر سے نکلا
جب نظر اوسکی آپ پر پڑی عرض کی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ہمنے تمھین اس کوچے مین نہین دیکھا تھا
یہان کسطرح تشریف لاے جناب حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین سفارش کے
واسطے آیا ہون اور حال اوس لونڈی کا کہہ سنایا پھر ترسا نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات کو
آپکی معراج ہوئی ہی آپنے فرمایا ہان مگر تمنے کسطرح جانا یہودی نے کہا ذرا آپ یہان ٹھہرین پھر وہ یہودی
گیا اور ساری اپنی قوم وقبیلہ کے یہودیون کو بلا لایا اور توریت اپنے ساتھ لیے آیا اور توریت کھولکر
کہنے لگا اسوقت ہمنے توریت مین نعت آپکی اسطرح دیکھی کہ رسول صلعم آخر الزمان کی منجملہ اور نشانیون کے
ایک نشانی یہ ہوگی کہ جس رات کو اوسکی معراج ہوگی اوسکی صبح کو وہ رسول اللہ گٹھری آٹے کی ایک ترسا
کی لونڈی کی اوٹھا کر اپنی پشت مبارک پر مہر نبوت کی اوپر رکھے ہوے در سرای پر اوس ترسا کے
پہونچاوینگے اب جب ہمکو آپکی نبوت کا یقین کامل ہو گیا تو ایمان لانے مین تاخیر کیون کرون پھر اوسنے کہا

۵۱ عورتین عقل و دین مین ناقص ہوتی ہین ۱۲
۵۲ کون شخص تو کون ہی ... رہتا ہون مین اپنے ... پاس ۱۲

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اور تمامی قوم اوسکے
قبیلے اوسکی متابعت اوسکی ایمان لائی بیرکت اوس تواضع کے کہ اوس سلطان دنیا و آخرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے دیکھی روایت ہی کہ بدر کی لڑائی مین لشکر اسلام مین کہ تین سو تیرہ آدمی تھے فقط ستر
اونٹ اور دو یا تین گھوڑے تھے ایک ایک اونٹ دو دو تین تین آدمی کے بیچ مین سواری کے لیے
تقسیم ہوا تھا ایک سواری مین ہمارے حضرت سلطان العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور شیر خدا علی مرتضیٰ رض اور ابولبابہ رض شریک تھے نوبت بہ نوبت تینون آدمی سواری پر سوار ہوتے تھے جب آپکی نوبت
گذر جاتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ چلتے اور علی مرتضیٰ رض یا ابولبابہ رض سوار ہوتے یہ دونون کہتے کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپکے پیچھے پیچھے پا پیادہ چلتے ہین آپ سواری سے نہ اوترین آپ کمال تواضع سے فرماتے
مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰی مِنِّیْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰی مِنَ الْاَجْرِ مِنْکُمَا یعنی تم دونون مجھسے قوی زیادہ
نہین ہو اور مین تمسے اجر و ثواب سے بے پروا نہین ہون روایت ہی کہ جنگ بدر مین جب
لشکر اسلام اور لشکر کفار سے باہم مقابلہ ہوا آپ دست مبارک مین ایک لکڑی لیکر صفونکی تسویہ مین
مصروف ہوے سواد بن غزیہ کا قدم صف سے کچھ آگے کو بڑھا تھا آپنے اوس لکڑی کو آہستہ سینہ
برہنہ پر سواد کے مارکر فرمایا اِسْتَوِ یَا سَوَادُ صف کی برابر ہو جا یا سواد اونے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس لکڑی کی ضرب سے مجھے درد پہونچا اور آپکو حق تعالیٰ نے براستی بھیجا ہی قصاص میرا دیجیے
آپنے فورا سینہ مہر گنجینہ کھول کرکے فرمایا سواد اپنا قصاص لے لے سواد نے روی نیاز کا آپکے سینہ محبت
خزینہ پر جھکر بوسہ لیا آپنے پوچھا ای سواد تو نے یہ بات کیون کی کہا اب وقت مرنے کا میرے قریب ہی مینے
چاہا کہ آخر ایام حیات مین اپنے آپکے بدن مبارک کی چھونے سے سرفراز ہولون تا عذاب الٰہی سے نجات پاون
آپنے اوسکے حق مین دعا خیر کی اور جملہ تواضع سے آپکی ہی یہ فرمانا آپکا کہ لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ
بْنِ مَتّٰی وَلَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی نہ فضیلت دو تم لوگ مجھے یونس بن متی پر اور نہ کہو کہ مین
بہتر ہون موسیٰ علیہ السلام سے اور بھی تواضع اور حلم سے آپکے تھا کہ خادمون پر کبھی قہر نہ فرماتے اور اونکو جھڑکی نہ دیتے
اور نہ فرماتے کیون ایسا کیا اور کیون ایسا نکیا انس کہتے ہین کہ مین دس برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین رہا قسم ہی خدا کی کہ سفر اور حضر مین جسقدر مین آپکا کام کرتا تھا اوس سے زیادہ آپ
میرا کام کر دیتے تھے اور دس برس کے عرصہ مین مجھے آپنے کبھی اُف نکیا اور جھڑکا نہین جو کام مینے اپنی ارادہ سے کیا

نہ کہا کبھی کہ تونے ایسا کیون کیا اور جو کام مینے نہ کیا آپنے کبھی نفرمایا کہ تونے یہ کام کیون نہ کیا اور اگر کوئی
چیز ہمارے ہاتھ سے نقصان ہو جاتی آپ کبھی ملامت نفرماتے اور اگر اور کوئی اوس چیز کے واسطے مجھے
ملامت کرتا آپ فرماتے اسے چھوڑ دو جب قضاء الٰہی اوس چیز کے بارہ مین ایسی تھی ضرور وہ نقصان
ہو جاتی **روایت** ہے کہ غزوۃ الاحزاب کی لڑائی مین آپ بنفس نفیس اپنے ہاتھ مین کدال لیکر
صحابہ کے ساتھ خندق کھودتے تھے اور مٹی باہر پھینکتے تھے اور مسجد متبرک مدینہ منورہ مین جب طیار
ہونے لگی صحابہ کرام مٹی پتھر اینٹین اوٹھا اوٹھا لاتے اور تعمیر مسجد متبرک کرتے آپ بھی بنفس نفیس اپنے
اینٹ اوٹھانے مین صحابہ کی موافقت فرماتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اپنی عظمت
وجلالت اور صاحب ریاست اور رسالت عظمیٰ ہونے کے تواضعاً گدھے ایسے ذلیل اور خسیس جانور پر بھی
سوار ہوتے تھے اور لوگونکو اوس پر اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور کبھی اپنے آگے سوار کرتے لکھا ہے کہ سفر خیبر مین
چالیس آدمی کو آپنے اپنا ردیف کیا ہے اور ہم لوگون کو کہ یہان کے گدھے بھی ذلیل اور خوار زیادہ ہین
گدھون پر سوار تو کب ہونگے اونکے چھونے سے بھی نفرت آتی ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ **روایت** ہے کہ
آپکے پاس ایک گدھا عفیر نام تھا مقوقس نے اوسے ہدیہ بھیجا تھا اور دوسرا یعفور نام فروہ بن عمرو نے
ہدیہ بھیجا تھا کہتے ہین کہ یعفور اوس جنس کا گدھا تھا کہ سواری کے کسی نے اوس پر سواری نہ کی تھی اور جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلب کرنا کسی شخص کو منظور ہوتا تو یعفور کو بھیجتے یعفور اوسکے دروازہ
جاکر اپنے سر سے اوسکے دروازہ کو ٹھونکتا پھر جب اہل مکان اپنے گھر سے نکلتا تو اوس گدھے کی اشارہ سے
سمجھ جاتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے بلاتے ہین پھر جب اوس عزیز مصر محبوبی و یوسف چاہ
معشوقی کی خدا کو چاہ ہوئی یعنی جسدن آپنے دنیا سے رحلت فرمائی یعفور آپکی جدائی سے حیران ہو گیا
ابن تیہان کے کنوے مین گر کر آپ ہی جان سے قربان ہو گیا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
اور بنی قریظہ کی لڑائی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے پر جسکی ناک مین ڈوری
چھوہارے کی درخت کی چھال کی بٹی ہوئی اور اوس پر پالان تھا سوار تھے رواہ ابوداود **روایت** ہے
کہ جب خیبر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح کیا منجملہ اموال غنیمت کی ایک گدھا بھی تھا پھر وہ
آپسے ہمکلام ہوا آپنے پوچھا تیرا کیا نام ہے کہا نام میرا یزید بن شہاب ہے میری جد کی نسل سے پروردگار عالم نے
ساٹھ گدھے پیدا کیے ہین اور اون گدھون مین سے کسی پر کوئی شخص سوای پیغمبر کے سوار نہین ہوا ہے

اور مجھے امید ہی کہ مجھپر اب آپ سوار ہونگے کیونکہ میری جد کی نسل سے اب کوئی گدھا باقی نہین ہاسواے
میرے اور پیغمبرون سے بھی اب سوای آپکے کوئی پیغمبر باقی نہین رہے اور مین آپکے پہلے ایک یہودی کے
پاس تھا وہ بدبخت جب آپکا نام مبارک سنتا تھا سخت سخت باتین کہتا تھا اسواسطے جب وہ مجھپر
سواری چاہتا مین عمداً اوچھلتا تا مجھے اسی امر کا پاس تھا اور وہ یہودی مجھے بھوکا رکھتا تھا اور مجھے
مارتا تھا آپنے فرمایا آج سے نام تیرا یعفور ہوا پھر آپنے فرمایا ای یعفور ہل تشتہی الاتان
آیا تو چاہتا ہی تیرا جوڑا تلاش کرا دون تا تیری نسل جاری رہے کہا نہین فرمایا کیون کہا ہمارے آبا
اجداد روایت کرتے ہین کہ میری نسل مین ساٹھ گدھے پیدا ہونگے اور ہر ہر پر ایک ایک نبی سوار ہونگے
اور آخرین نسل پر ہماری ایک پیغمبر سوار ہونگے کہ نام پاک اونکا محمد ہوگا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین چاہتا ہون کہ آخرین مین ہین ہوؤن پھر یعفور آپکی خدمت مین رہنے لگا روایت قسطلانی نے
ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مین بروایت انس رضی لکھا ہی کہ انھون نے دیکھا نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو کہ نماز نفل کی پڑھتے تھے گدھے کی اوپر سوار اور وہ چلا جاتا تھا طرف خیبر کے روایت ہے
قیس بن سعد انصاری سے کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لای تھے
پھرتے وقت سعد میرے باپ ایک گدھا لاے اور آپکو اوسپر سوار کیا پھر میرے باپنے مجھے کہا کہ ای
قیس تو آپکے ساتھ جا پس آپنے مجھے فرمایا ای قیس تو بھی سوار ہولے مینے ادب سے کہا نہین یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے فرمایا یا تو تم سوار ہولو یا اپنے گھر پھر جاو روایت ہی کہ ایک صحابی گدھے پر سوار
جاتے تھے آپکو دیکھتے ہی اوتر گئے آپ اوسپر سوار ہوے اور اون صحابی کو آپنے آگے بٹھایا روایت
محب طبری نے مختصر السیر مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن ایک گدھے پر بغیر پالان کے
سوار ہوے قبا کی طرف جاتے تھے اور ابوہریرہ پاپیادہ رکاب مین تھے فرمایا ای ابوہریرہ تجھے سوار کرلون
ابوہریرہ نے کہا جیسی آپکی رضا ہو فرمایا سوار ہو پس ابوہریرہ اوچھلے کہ اسپر سوار ہون مگر جب سوار نہو سکے
آپکے بدن مبارک مین لپٹے پس دونون آدمی زمین پر آرہے پھر آپ اوچھلکر سوار ہوگئے پھر فرمایا تجھے
سوار کرلون ای ابوہریرہ کہا جو آپ چاہین فرمایا سوار ہو ابوہریرہ اوچھلے مگر پھر سوار ہو نہ سکے کی قدرت
نپائی آپکے ساتھ لپٹے پھر دونون زمین پر گرے پھر آپ اوسپر چڑھ بیٹھے اور کہا ای ابوہریرہ تجھکو سوار کرلون
قسم خدا کی کہ مجھے برا ستی بھیجا کہ اس تیسری بار تجھے نگرے دونگا روایت عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ

عہد مین جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑی بیحیا و بطالہ ایک عورت تھی سب بے دھڑک
غیر محرمون سے بات چیت کرلیا کرتی مدینہ بھر مین اوسکی شہرت تھی ایکدن وہ آپکی پاس آئی آپ اوسوقت
بیٹھے ہوے زانو پر زانو اور قدم پر قدم رکھے ہوے کھانا کھا رہے تھے آپکے پاس کچھ تھوڑا سا سوکھا ہوا
گوشت رکھا تھا اوسنے آپکو کہا غلامون کی طرح بیٹھے کیون کھا رہے ہین فرمایا ہان مین بندہ ہون بیٹھتا ہون
جسطرح بندے بیٹھتے ہین اور کھاتا ہون جسطرح بندے کھاتے ہین پھر اوسنے کہا کچھ کھانا مجھے بھی ملے
آپ اپنے آگے سے دینے لگے اوسنے گستاخانہ عرض کی مین آپکے مُنہ کا چاہتی ہون تھوڑا گوشت چبلایا ہوا
آپنے اپنے دہن مبارک سے نکالکر اوسے دیا پھر گستاخانہ کہا اپنے ہاتھ سے آپ میرے مُنہ مین کھلادین
آپنے کمال خلق و تواضع سے اپنے دست مبارک سے اوسکے مُنہ مین لقمہ رکھدیا وہ عورت کھا گئی حق تعالی نے
برکت اسکی اوس عورت کو بطالہ اور بیحیائیون سے روکا اوسکے مبادلہ خلعت شرم و حیا اوسے پہنایا
چنانچہ تادم مرگ پھر کسی غیر محرم پر اوسکی نظر نہ پڑی الاماشاءاللہ روایت ہی کہ جب عبداللہ ذوالبجادین
دولت ایمان سے مشرف ہوے تعلیم قرآن مین مشغول رہتے تھے اور مسجد مین باواز بلند قرآن پڑھتے
ایکدن حضرت عمر رض نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اعرابی آواز بلند سے قرآن پڑھتا ہے
اور لوگونکو قرآن اور نماز پڑھنے مین تکلیف ہوتی ہی آپنے ازراہ تواضع کے فرمایا دَعْهُ يَا عُمَرُ فَإِنَّهُ
خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ چھوڑ دو اسے ای عمر رض یہ اللہ و رسول اللہ کی طرف ہجرت
کرکے آیا ہی روایت ہی کہ جنگ بدر مین آپنے اصحاب کبار سے فرمایا تھا کہ مین جانتا ہون کہ چند
لوگ بنی ہاشم کے مکے سے قریش کے ساتھ باکراہ جنگ بدر مین آے ہونگے سو اگر تم لوگ کسی ایک
بنی ہاشم خصوصًا عباس بن عبدالمطلب کو پاو تو مارنا نہین ابو حذیفہ بن عتبہ نے یہ بات سنی کہا
مین پدران اور برادران اور چچاؤن کو مارون اور عباس کو چھوڑ دونگا قسم خدا کی اگر مین قدرت پاؤ
تو انھین کے مُنہ پر تلوار مارون جب آپنے ابو حذیفہ کی بات سنی عمر رض سے فرمایا ای عمر تمنے ابو حذیفہ کی
بات سنی کہتا ہی رسول خدا کے مُنہ پر تلوار مارونگا عمر رض نے فرمایا آپ مجھے اجازت دین مین گردن اس
منافق کی اوتارلون آپنے ازراہ تواضع کے فرمایا وہ منافق نہین ہی کہ اپنے باپ بھائی چچا کے
غم سے یہ بات کہتا ہی عمر اوسے چھوڑ دو کیا عجب حق تعالی اوسے شہادت دے کہ وہ شہادت اوسکی
اس بات کی کفارہ ہوجاوے اور اوسکو بہشت مین لیجاوے ابو حذیفہ اس بات کو سنکر بہت

گھبراے اور حق تعالی کے غضب سے ڈرتے پھر اکثر لڑائیون مین جاتے تھے اور کفار سے خوب لڑتے تھے آخر جنگ مین مسیلمہ کذّاب کی شہید ہوے رضی اللہ عنہ حال اور آپ اہل دنیا اور صحاب ثروت وغنا کے ساتھہ غایت ترفع اور استعلا اور نہایت تعظم اور استغنا کی ساتھہ رہتے اور فقرا او رمساکین اور دینداروں کی ساتھہ کمال تواضع اور افتقار اور عجز او انکسار کی ساتھہ زندگانی فرماتے او لهو لعب اور باطل او رغنا اور معارف او رجھوٹ اور غیبت او رہجالت او رجفا و مکر او چغل خوری اور قطع رحم او ربدخلقی اور تکبر او رفخر اور فحش و بدزبانی او رحقد وحسد او رعدوان وظلم اور سوا اسکے اور سب افعال ذمیمہ او راخلاق قبیحہ سے آپ بالکل مبرّا تھے پاک تھے او رلوگون کو بھی ان چیزون سے منع فرماتے حال اور عادت شریف یون جاری تھی کہ اکثر رعایت ضعیفون او ربڈھون کے جمعہ کے خطبے کو نسبت نماز کے ہلکا پڑھتے اور اگر خطبہ پڑھتے وقت اپنیا یا اور کسی کا حاجت پیش ہو جاتی یا کوئی شخص کچھہ دین کا مسئلہ خطبہ کے اندر پوچھتا آپ ازراہ خلق کے خطبہ ترک کرکے حاجت کو روا کرتے اور مسائل کا جواب دیکے پھر خطبہ کو پورا کرتے چنانچہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے بریدہ سے روایت کی ہی کہ ایکدن جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اس درمیان مین دونون صاحبزادے لخت جگر ان بتول امام حسنین رضی اللہ عنہما سرخ سرخ پیراہن پہنے ہوے بباعث صغر سنی اور لڑکپن کے گرتے پڑتے چلی آتی تھے پس آپ دونون شاہزادون کو اس حالت پر دیکھکر منبر شریف سے اوترے اور دونون کو زمین سے اوٹھالیا اور اپنے آگے بٹھایا اور فرمایا سچ فرمایا حق تعالی نے اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ دیکھا مینے ان دونون لڑکون کو کہ چلے جاتے ہین اور ٹھوکرین کھاتے ہین اور گرتے ہین پس مجھسے رہا نہ گیا آخر مینے سخن کو قطع کرکے ان دونون کو اوٹھایا اور ابوداود و نسائی نے انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوترتے تھے منبر سے اسواسطے کہ آتا تھا آپکے پاس کوئی شخص کسی حاجت کے لیے پس آپ اوسکی ساتھہ کھڑے ہوتے تا آنکہ ادا فرماتے اوسکی حاجت حال اور عیادت کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توانگر او رمسکین آزاد و غلام کافر و مسلمان اپنے او غیر کی اور جب کوئی آپکے یارون سے بیمار ہوتا آپ اوسکی عیادت تشریف لیجاتے اور جب بیمار کے پاس آتے فرماتے لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اور کبھی فرماتے کَفَّارَةٌ وَطَهُوْرٌ کچھہ مضائقہ نہین بیماری کفارہ ذنوب اور طہارت قلوب ہی اگر خدا نے چاہا اور جب

بیمار کے پاس آتے از راہ شفقت اوسکی سرہانے بیٹھتے اور پوچھتے تیرا کیا حال ہی طبیعت تیری کسی چیز کی
خواہان ہی اور اگر بیمار کوئی چیز چاہتا ہوتا اور وہ چیز اوسکو مضر نہوتی تو اوسکے دینے کو حکم فرماتے اور
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی چکھاوے بیمار کو جو اوسکا دل چاہتا ہو تو چکھاویگا اوسکو حق تعالی میوے
بہشت کی اور آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی آدمی بھائی مسلمان کی عیادت کو چلتا ہی تو باغ بہشت مین
سیر کرتا ہی جبتک بیمار کے پاس جاکر بیٹھے اور جب بیمار کے پاس جاکر بیٹھتا ہی تو رحمت اوسپر اوترتی ہی
پھر وہ رحمت الٰہی مین ڈوب جاتا ہی اور جب کوئی صبح کو عیادت کو جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتے اوسپر درود
بھیجتے ہین رات تک اور اگر رات کو عیادت کو جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین صبح تک
اور آپ کافرون کی بھی عیادت کو تشریف لیجاتے چنانچہ بخاری اور ابوداود نے انس رضی سے روایت کی ہی کہ
ایک جوان یہودی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا بیمار ہوا پس آپ اوسکے پاس عیادت کو
آئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا مسلمان ہوجا پس اوسنے اپنے باپ کی جانب نگاہ کی اوسکے
باپ نے کہا اطاعت کر ابی القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر وہ لڑکا مسلمان ہوگیا آپ باہر آئے
اور فرمایا شکر خدا کا کہ چھوڑا لیا اسے آتش دوزخ سے حال اور اوائل مین عادت صحابہ کی تھی کہ جب
کوئی مرنے کی قریب ہوتا آپ کو اطلاع کرتے آپ بنفس نفیس حسن اخلاق کی راہ سے اوسکے پاس تشریف
لیجاتے تاوہ آپکے سامنے مرتا اور دعا سے آپکی مشرف ہوتا پھر آپ اوسکی تجہیز و تکفین فرماتے اور اوسکے
جنازہ کی نماز پڑھتے اوسکے جنازہ کے ساتھ جاتے اور اوسکو دفن فرماتے اور دعا تثبیت اور مغفرت سے
اوسکو مشرف فرماتے پھر آخر چونکہ قبل موت سے آخر دفن تک حاضر رہنے مین آپکو ایک بڑی محنت تامہ
اور مشقت شاقہ ہوتی تھی اسواسطے صحابہ مردے کی تجہیز تکفین کرکے حضور مین نماز پڑھنے کو لاتے
آپ پوچھتے کہ اسپر کسی کا کچھ دین ہی یا نہین اگر کچھ دین نہوتا آپ اوسکی نماز پڑھ دیتے اور جو کچھ ہوتا بھی
صحابہ کو فرمادیتے کہ اسپر نماز پڑھ دین اور آپ اوسپر تنبیہ اور جھڑکی کے راہ سے نماز نہ پڑھتے پھر جب
آپ پر ملک فتح ہوگیا جو جنازہ آتا آپ اوسکی نماز پڑھ دیتے اوسکے دین سے نہ پوچھتے اور فرماتے
مین قریب تر اور دوست تر ہون ساتھ مسلمانون کے اونکی ذاتون سے جو کوئی ان لوگون مین مرجاوے
اور دین یا اہل و عیال کو چھوڑے تو اوسکے دین کی ادا ہمپر ہی اور اوسکے اہل و عیال کی غمخواری
ہمارے ذمہ اور اگر کچھ مال چھوڑ گیا ہی تو وہ اوسکے وارثون کا ہی سبحان اللہ ثم سبحان اللہ اور جب کسی کے

۵۷

رات کو دفن کرنے کا اتفاق پڑا یا شدت ایام گرمی مین توکبھی کبھی صحابہ بلحاظ اسکے کہ آپکو رات کی آنے
جانے اور گرمی مین تکلیف ہوگی آپکو خبر نکرتے پھر آپکو جب اوسکی خبر ہوتی بمقتضائے اپنی رحمت عامہ اور شفقت
تامہ کی اوسکی قبر پر جا کے نماز پڑھتے او صحیح مسلم مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ یہ قبرین اندھیری سے بھری ہوئی ہین
اپنے اہل پر اور حق تعالی اوجالا کر دیتا ہی اونکو نماز سے میری موطا اور نسائی نے ابی امامہ سے
روایت کی ہی کہ ایک عورت مسکین بیمار تھی اوسکی بیماری کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگون نے
خبر دی اور آپ ہمیشہ مساکین او غربا کی عیادت کیا کرتے تھے اور احوال اونکے پوچھا کرتے تھے فرمایا جب یہ
عورت مرجاے مجھے خبر دو ناگہان جنازہ اوسکا رات کو نکلا اور آپکا جگانا اوسوقت مین لوگون نے بلحاظ
تکلیف ہونے کے ناگوار سمجھا جب صبح ہوئی شب کا حال لوگون نے آپسے عرض کیا فرمایا مینے نہ کہا تھا کہ
مجھے خبر کرنا لوگون نے عرض کی کہ ہمین اچھا معلوم ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپکو جگائین
اور رات کو گھر سے باہر آنیکی تکلیف دین پھر آپ چلے اور اوسکی قبر پر لوگون کے ساتھ صف باندھی اور
چار تکبیرین کہین اور نسائی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہی کہ ایکدن صحابہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے آپنے ایک نئی قبر دیکھی فرمایا یہ کسکی قبر ہی لوگون نے عرض کی فلانہ عورتکی
جو فلانے کی دائی تھی پس آپنے اوسے پہچانا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ظہر کیوقت یہ مری اور آپ روزہ دار تھے اور قیلولہ مین تھے ہمنے دوست نرکھا کہ آپکو اوسوقت مین
جگائین پس آپ کھڑے ہوگئے اور لوگون نے پیچھے آپکے صف باندھی پھر آپنے اوسپر چار تکبیرین کہین
پھر فرمایا چاہیے کہ نمرے تم لوگون مین کوئی مردہ جبتک ہو تم لوگون مین ہون مگر یہ کہ خبر کرو ہمکو کیونکہ
نماز میری رحمت ہی مردے کے واسطے اور بخاری نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی کہ ایک سیاہ تھا کہ
مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جھاڑو دیا کرتا تھا پھر وہ مرگیا اور آپ اوسکی موت سے
خبردار نہوے ناگہان ایکدن وہ آپکو یاد پڑگیا فرمایا وہ آدمی کیا ہوا لوگون نے عرض کی مرگیا یا رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمایا کیون مجھے اوسکے مرنے سے خبردار نکیا لوگون نے کہا وہ ایسا ویسا تھا گویا لوگون نے
تحقیر اوسکی شان کی کی فرمایا مجھے اوسکی قبر کی راہ بتاؤ پھر آپ اوسکی قبر پر تشریف لاے اور نماز پڑھ دی ہی اور
روایت ہی کہ ابولہب چند روز سے بیمار تھا زندگی سے ناامید ہوا مخفی ناچار تھا آخر جب زمانہ
اوسکی موت کا قریب آیا جناب سرور عالم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی عیادت کو قدم رنجہ فرمایا

چند لوگ اوسکے پاس جمع تھے آپ اون لوگون کے درمیان روشن مثل شمع تھے جو لوگ آس پاس تھے
پروانہ وار شیفتہ حسن بال تھے سوختہ تجلی برق جلال تھے آپنے کمال شفقت سے فرمایا اے ابولہب مین
تجھے تلقین دین ایمان کرتا ہون اور آیت سوی بلغ بیان کرتا ہون کفر چھوڑ شرک او بت پرستی سے
منہ موڑ سچے دین کا رشتہ جوڑ زنار ننگ و عار کو توڑ دے اب بھی توضیح اسکا حرف دوئی
لوح دل سے مٹا انجام اسکا دنیا مین رنج ہے اور آخرت مین عذاب فوق عذاب ہے مرض کفر کی ایمان
ہی دوا ہے اسلام ہر امراض کی شفا ہے غیر حق پرستش کے سزاوار نہین اوسکا کوئی شریک نہین خدا نہین
سارا دین تیرا باطل ہے جو غیر حق کو پوجے جاہل ہے اب بھی شرم کر وقت تیرا آخر ہے ...
سے ظاہر ہے ابولہب اس بات سے بہت غصہ ہوا فوراً و ہان سے اوٹھکر چلا گیا پھر جب ... کہا ...
آپنے پھر کمال شفقت سے تن تنہا ابولہب کی طرف اوسکی عیادت کو تشریف لیگئے ...
ابولہب کے دروازہ پر جاکر کھڑے ہو کر آواز دی ابولہب کو کمان نہ تھا ... خوش ہو کر امید سے
کہنے لگا ای محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازہ پر کیون کھڑے ہین یہان تشریف لائین ابھی کا
گھر ہے یہان قدم رنجہ فرمائین ؎ اندر آمد مصطفی چون جان بتن ٭ یا نسیم بحکام ... ابولہب ... دید
دید روی پاک او ٭ ساخت خود را فرش راہ خاک او ٭ جب آپ ابولہب کے پاس آئے وہ آپکو دیکھتے ہی
اوٹھ کھڑا ہوا اور پہلے اسکے وہ کبھی آپکے واسطے کھڑا ہوا تھا کہا آپ میرے سرہانے بیٹھئے دوا دل حزون
کیجئے آپ اوسکے سرہانے بیٹھے غایت شفقت سے اوسکا حال پوچھا پھر فرمایا اگرچہ تو نے مجھے پہلے اسکے
بہت رنج و تکلیفین دین اور ضرر پہنچایا اور گستاخیان کین ہین مگر پھر بھی یہ تیرا برا حال دیکھکر
حسرت آتی ہے دم گھٹا جاتا ہے طبیعت بیقرار ہوئی جاتی ہے مدت العمر تو جو میری عداوتین کیا ہے
سب کو معاف کیا آئینہ سینہ کو غبار ملال سے صاف کیا ؎ باب رحمت می کشایم از کرم ٭ مژدہ از
خلد برینت می دہم ٭ گرچہ تصدیقم نمی کردی زعار ٭ می نمودی خویش را وا الاتبار ٭ این زمان چون نیست
امید حیات ٭ رفت وقت ننگ و عار و ترہات ٭ اگرچہ تو پہلے اسکے میری باتین نہ مانتا تھا آپکو
رئیس القوم اور عالی خاندان جانتا تھا مگر اب جب تیری زندگی کی آس نہین سوا میرے اسوقت کوئی تیرے
پاس نہین کہ اوسکے باعث ترک دین سے اپنے تو شرمائے دلتنگ آئے کوئی آگاہ نہوگا کہ تجھے عار و ننگ آئے
دن کو چونکہ تیرے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے اسلیے تو غصہ ہوا ہم بھی اوٹھکر چلے گئے اسی واسطے اسوقت

فرمائین یعنی تسلیم کرین ۱۲ منتخب اللغات

رات کو ہم تو تنہا تیرے پاس آئے تا تنہائی مین تجھے رنج نہ پہونچے اور لوگون سے نہ شرماے ؎ با کسی ہرگز
نگویم راز تو + در قیامت ہم شوم دمساز تو + شفقتم نگذاشت تا بگذاریت + رحمتم خواہم جہنم آریت
تا بگردان از کفر وایمان را گزین + مشعلے برگیر ومی رو راہ دین + عاقبت نیکو شود احوال تو + در زمان
بہتر شود اعمال تو + کفر ہست تو بگر ایمان لا اپنے خیال خام سے باز آ تیرے ایمان سے مجھے کچھ فائدہ نہین
فقط تیرے ہی نفع کے لیے یہ سب کوششین ہین بار بار تیرے پاس آمد و رفت ہی تجشمین ہین پیارے چچے
تو اپنا محرم راز جان دین و دنیا مین اپنا دمساز جان عمر بھر حب دنیا و جاہ مین پھنسا رہا عار و ننگ کے
باعث کلمہ طیبہ نہ پڑھا ہان اب اکیلے مین کلمہ توحید زبان پر لا مین تیری تصدیق کرتا ہون ذرا تو
ہوش مین آ عمر بھر شر کیا اب خیر کر جنات تجری من تحتہا الانہار کی سیر کر تو لہب یہ سب تواضع اور
اخلاق عظیمہ اور اوصاف حمیدہ سے آپکے بہت حیران ہوا آپکی اس خلق عالم گیر کو دیکھکر لحظہ دم بھر اپنی
فکر مین سر نگون رہا پھر کہنے لگا ای نور دیدہ یہ سب باتین تیری راست ہین بلا ریب صحیح ہی کم و کاست نہین
پر کیا کرون ننگ و عار مجھسے چھوٹتا نہین زنار نخوت ٹوٹتا نہین تا ہین یہ تمھاری دین کو اختیار کرکے
تمھین اپنا پیشوا کرون تمھین اپنا دستگیر بناؤن برادر زادہ کی اقتدا کرون آپ تم مجھسے اور میری ایمان
ہاتھ اوٹھاؤ میرے لیے تکلیف نا کرو کوشش نفرماؤ ہمین چھوڑ دو تمھین اتنی فکر کیا ہی جو ہو سو ہو یہ تو بہ
ہماری تمھارے ہاتھ پر نا زیبا ہی پھر تمنے وہی پرانا ذکر نکالا میرے ملال طبع کو بڑھایا اگر تم نبی برحق ہو تو میری
اس بکری سے کہو دیکھو وہ کیا کہتا ہی تمکو آپنے فرمایا ای بکری تو جانتا ہی مین کون ہون وہ بولا آپ رسول برحق ہین
زیادہ کیا کہون تو لہب یہ سنکر آپکے اعجاز سے متعجب ہا پھر کہا ای محمد تم ساحر ہو اس فن کی بڑے ماہر ہو
؎ بز بدعوایت گواہی میدہد + چون زبان اندر دہان او جہد + بز چہ باشد تا ترا باشد گواہ + نطق را
اندر دہانش نیست راہ + از غضب گفت انچہ در دل آمدش + در قفایش ماند آن خوی بدش + رو بگردانید
از سوی رسول + شد ز اعراضش دل سرور ملول + گفت سرور کار ما باشد بلاغ + گفتمت گلشن گزین
یا سیر باغ + رہ نبردہ سوی آن نور یقین + ہیزم دوزخ شد آخر آن لعین + ای نبی رحمت ای چارہ ساز
چارہ از بہر فقیر خویش ساز + چون نرفت از یاد لطفت بو لہب + مگذر از من آیدم چون جان بلب
روایت ہی کہ زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شخص روشن دل خجستہ فرجام ہلال نامی
تھے کسی ایک امیر مومن کے سائیس اور غلام تھے وہ سلطان ملک معنی تھے پر نام کو بندہ تھے طویلہ مین

اوس امیر کے گھوڑون کی اور نیز اپنے نفس کی سائیسی کرتے اوس امیر کو اونکی حال سے خبر نہ تھی وہ
ظاہر بین تھا معنی پر اوسکی نظر نہ تھی قضاء الٰہی سے ایک روز ہلال بیمار پڑے تو روز تک طویلہ مین پڑے رہے
کسی کو اونکی خبر نہ تھی اوس امیر نے بھی چونکہ اونکو حقیر جانتا تھا کچھ اونکی خبر نہ لی شاہ انس و جان رحمت
عالمیان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس وحی آئی خود حق تعالیٰ نے اوس بیمار پر نظر رحمت فرمائی کہ اے
حبیب من فلان مشتاق تیرا بیمار ہے نہ کوئی اوسکا مونس نہ کوئی تیماردار ہے خورشید تابان چرخ نبوت
مہر درخشان فلک رحمت ہلال کی عیادت کو تشریف لیگئے صحابہ آپکے چارون طرف جیسے تارے
گرد ماہ کے ہالہ باندھے تھے ہلال کے خواجہ کو خبر ہوئی کہ سلطان دارین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکے
خانہ تک قدم رنجہ فرمایا ہے خود دریا پیاسے کی پاس آیا ہے وہ امیر مارے خوشی کے بیدل و جان ہو کر اوچھل پڑا
بگمان اسکے کہ آپ خاص اوسکے لیے تشریف لائے ہین بھول گیا دو جہان کو بھول گیا جب آپ سامنے آیا
اپنی جان کو فرش راہ کیا بچھایا پھر زمین بوس ہوا و سلام کیا شادی سے رخ کو گلفام کیا پھر عرض کیا
بسم اللہ اس کلبۂ احزان مین آپ تشریف لائین اس مکان کو رشک گلزار رضوان فرمائین تاکہ آپکے واسطے
چھڑکی اوس امیر کے فرمایا مین تیرے دیکھنے کو نہ آیا ہون اوسنے کہا روحی فداک تب آپ فرمائین کہ
یہ شفقت تامہ اور محنت شاقہ کسکے لیے آپنے برداشت کی ہے تاکہ مین اوسکا خاک پا ہو جاؤن آپنے
فرمایا مین اوس ہلال عرش الٰہی بدر چرخ نامتناہی کی عیادت کو آیا ہون جو بادشاہ ہو کر جامۂ بندگی
مین آکر چھپا ہے جاسوسی کے لیے دنیا مین آیا ہے تو نہ کہتا کہ یہ میرا بندہ ہے یہ فلک سعادت کا اختر تابندہ ہے
آہ عجب ہلال بیماری سے بدحال ہے جسکا ہزارون بدر پائمال ہے امیر نے کہا اوسکی بیماری سے مین
آگاہ نہ تھا پر اتنا ہے کہ چند روز سے وہ حاضر درگاہ نہ تھا وہ گھوڑے خچرون کے ساتھ رہتا ہے
وہ سائیس ہے نگہبان اوسکی طویلہ ہے آخر آپ بڑی رغبت سے اوسکی تلاش کو طویلے مین تشریف لیگئے
وہ طویلہ محض اندھیرا اور پر از خس و خاشاک تھا لید پیشاب کی مارے نرا پلید تھا ناپاک تھا جب آپ
وہان پہونچے سارا طویلہ انور ہوگیا یہ سب چیزین جاتی رہین آپکی بو سے معنبر ہوگیا ہلال طویلہ کے
ایک گوشے مین پڑے تھے جب بو آپکی اونکے دماغ مین پہونچی خواب غفلت سے چونک پڑے سے بو
پیغمبر دران شبہ نہ ہے سمجھا نکہ بوی یوسف را پدر ہے کہنے لگے خداوندا یہ کیا عالم ہے اسوقت کا عجب لیکھا ہے
کسی نے شنا ہے نہ دیکھا ہے طویلہ اندھیرا تھا سو نور علیٰ نور ہے اندھیرے کی گو بر لید سے بوی مشک و عنبر آتی ہے

ساری بدبوئی کافورہے آخر دامن پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑون کے پانون کے درمیان سے دیکھا پس ایک گوشہ طویلے سے سرین اور زانوؤن کے بل گرتا پڑتا آپکے پاس آکر اپنے مُنھ کو پا اقدس پر رکھدیا پھر آپنے اپنا روی مبارک اوسکے منہ پر رکھا اور اوسکے سر اور آنکھ اور منہ کا بوسہ لیا حال اور حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرۃ کی حجۃ الوداع مین اونٹ پر کہ اوپر ایک پرانا پالان تھا جسکی قیمت چار درم بھی نہوتے پس فرمایا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مَبْرُورًا لَا رِيَاءَ فِيهِ وَلَا سُمْعَةَ خداوندا کر یہ اس حج کو حج مبرور کہ اوسمین لوگونکا دکھانا سنانا منظور نہو اور ایسے پالان پر سوار ہونا کچھ آپکے عجز اور غربت سے تھا بلکہ آخر عہد مین بعد فتح ہونے چند بلاد اور ملکون کے تھا اور اس حج مین سو اونٹ آپکے پاس ہدیہ آئے تھے کہ اون سبھون کو ذبح کرکے آپنے تقسیم کر دیے اور ریا اور سمعہ سے آپ معصوم تھے مگر پھر دعا کرنا آپکا امت کی تعلیم کے واسطے اور اپنی تواضع کی راہ سے ہے اور جب مکہ معظمہ فتح ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ ہزار اہل اسلام کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار اور سر مبارک پر مغفر اور سر پر ایک عمامہ سیاہ اسامہ رضہ کو اپنے پیچھے سوار کیے ہوئے مکہ معظمہ مین داخل ہوے ہین پھر تو ضعاً للہ سر مبارک اوس اونٹ پر اسقدر جھکائے ہوئے تھے کہ قریب تھا کہ پالان کی اگلی طرف سے سر مبارک ملجاوے بخلاف اور بادشاہون کے کہ بعد فتح کس جلو اور شان وشوکت کی ساتھ بڑی حشمت کی سواری پر سر بلند کیے ہوے بلاد مفتوحہ مین داخل ہوتے ہین اور ابن ہب نے روایت کی کہ جسدن مکہ معظمہ فتح ہوا کبوتران مکہ معظمہ کے آپکے اوپر اپنے پرون سے سایہ کیے ہوے تھے پس آپنے اونکے لیے دعا کی برکت کی حال اور کرائم عادات اور محاسن اخلاق سے آپکے یہ بھی تھا کہ نماز کو ہلکی کر دیتے جب کوئی لڑکا روتا بلحاظ اسکے کہ اوسکی مان کو شدت کا حزن وملال پیدا ہوگا اوسکے رونے سے اور دل اوسکا اوسکے رونے کی طرف متوجہ رہیگا چنانچہ بخاری شریف مین عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین نماز مین کھڑا ہوتا ہون اس بات کا ارادہ کرکے کہ قرات کو طویل کرونگا پس سنتا ہون کسیکے لڑکے کا رونا تو تخفیف کر دیتا ہون نماز مین بباعث مکروہ جاننے اسکے کہ مین مشقت مین نہ ڈالون اوسکی مان کو اور قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح البخاری مین لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی پہلی رکعت مین ایک سورہ لانبی قریب ساٹھ آیۃ کے پس سنا آپنے رونا ایک لڑکے کا پس پڑھین آپنے دوسری رکعت مین تین آیتین حال اور عبادت کا آپکی یہ حال تھا کہ

نسیم الریاض

غیاث اللغات

رات کو آپ نماز مین اتنا کھڑے ہوتے کہ دونون قدم مبارک آپکے ورم کر جاتے اور فرمایا عائشہ رضہ نے
حتّٰی تَنفَطَّرَ قَدَمَاهُ یہان تک کہ پہٹ جاتے تھے دونون قدم مبارک آپکے چنانچہ بخاری مین زیادہ
روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مینے مغیرہ رضہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ بالتحقیق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ کھڑے ہوتے تھے نماز پڑھنے کو یہان تک کہ پھول جاتی تھے دونون قدم آپکے یا دونون پنڈلیان
آپکی پس کہا جاتا تھا آپکو کہ کیون یہ محنت شاقہ اپنے اوپر برداشت کرتے ہین آپ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حال آنکہ بخشدیا ہی حق تعالی نے آپکے اگلے پچھلے گناہ کو پس آپ فرماتے آیا مین چھوڑ دون
اپنی شب کی قیام اور تہجد کو بسبب اسکی کہ مجھے بخش دیا ہی حق تعالی نے پس باوجود اسکے مین عبد شکور
نہوؤن حال اور مسکینون سے آپ بہت محبت رکھتے تھے اور بیٹھتے تھے مسکینون اور فقیرون کے ساتھ
اور اونکے ساتھ کھانا کھاتے اور بیٹھتے تھے آپ زمین پر اور نہ لٹکاتے جاتے تھے دروازہ پر آپکے پردے
اور اپنے اصحاب کے ساتھ باہم مل کر بیٹھتے اپنی واسطے بلند اور ممتاز جگہہ تجویز نفرماتے بالانشینی اور
صدر مجلس کا قصد نفرماتے اگر آپکے واسطے کوئی فرش بچھا ہوا ہوتا تو اوسپر آپ بیٹھتے نہین تو زمین ہی پر
تکیہ لگاتے اور جب مجلس مین آپ آتے جہان خالی جگہہ پاتے بیٹھ جاتے صدر اور غیر صدر مجلس کا خیال
نفرماتے حتّٰی کہ جب کوئی مسافر کچھہ سوال یا طلب ہدایت کو آپکے پاس آتا تھا بغیر پوچھے آپکو نہ پہچان سکتا تھا
پھر صحابہ نے عرض کی اگر حکم ہو تو کوئی جگہہ خاص حضور کے واسطے بنا دی جاوے کہ جب کوئی مسافر اجنبی
حاجت کو آوے تو آپکو پہچانکر اپنا مطلب پورا کرے فرمایا اچھا پس مٹی کی ایک جگہہ بنا دی گئی کبھی آپ
اوسپر بیٹھتے تھے کبھی اوسکی جنب مین روایت ہی کہ نوین سال ہجرت کی عدی بن حاتم طائی شام کی
جانب سے حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واسطے تحقیق حال نبوت آپکے آیا آپ اوسوقت مسجد مین تھے جب
وہ آیا پوچھا تو کون ہی عرض کیا عدی بیٹا حاتم طائی کا چونکہ مسجد جگہہ مشرک کی نہین ہی آپ وہان سے اپنی منزل
مبارک کو چلے عدی بھی ساتھ ساتھ چلا راہ مین ایک بڑھیا ضعیفہ عاجزہ آپکے سامنے آئی اور کچھہ باتین آپ سے
کرنی لگی آخر بہت دیر تک آن سلطان گدا نواز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس بڑھیا کے ساتھ اوس گلی مین کھڑے کھڑے
باتین کین اور حاجت اوسکی روا کردی عدی نے یہ خلق عظیم آپکا دیکھکر بہت ہی تعجب کیا اور دلمین کہا کہ یہ صفت
انبیا و رسلو کی ہی جب آپ گھر مین پہونچے ایک تکیہ چمڑے کا جو چھوہارے کی چھال سے بھرا تھا اوٹھا کر آپ نے
عدی کی بیٹھنے کو زمین پر ڈال دیا اور فرمایا اسپر بیٹھو اول عدی نے ادب کی راہ سے عذر کیا پھر آخر جب

ایک پاؤن پر کھڑے ہو کر پڑھتے
پس حکم آیا طٰہٰ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ دونون پاؤن زمین پر رکھو

آپنی بہت الحاح کیا اوسپر بیٹھا اور وہ سلطان دارین صاحب لولاک فرش خاک پر بیٹھے عدی نے پھر
اپنے جی مین کہا کہ یہ بات بھی عادات سے ملوک کی نہین ہی اخلاق کریمہ سے حضرات انبیا علیہم الصلوۃ
والسلام کی ہی پھر وہ مسلمان ہوگیا روایت صحیح مسلم مین ہی کہ ایک عورت یعنی جو خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا
کی سر مین کنگھی کیا کرتی تھی اور اوسکی عقل مین کچھ جنون کا اثر تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی
اور کہا مجھے آپسے کچھ حاجت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا چل جس کوچے مین مدینہ کے تو
چاہے بیٹھ جا مین بھی تیرے ساتھ بیٹھکر تیری حاجت پوری کردونگا پس وہ عورت کسی گلی مین بیٹھی آپ بھی
کمال تواضع سے اوسکے پاس بیٹھے حتی کہ جو اوسکو کہنا تھا سو آپسے کہہ چکی اور بخاری شریف مین ہی کہ لونڈیان
مدینہ منورہ کی آتین اور پکڑ لیتی تھین ہاتھ آپکا اور لیجاتی تھین وہ آپکو اپنی حاجت روائی کے لیے جہان
چاہتین پھر جب کام اونکا ہوجاتا آپ چلے آتے یہ کمال مبالغہ ہی تواضع مین اور زیادہ اس سے تیری کبر
کسی فرد بشر سے ممکن نہین ہے کہ عورت نہ مرد لونڈی نہ آزاد اور جو کوئی کہو اور جہان جی چاہے آپکو اگرچہ
مدینہ کے باہر ہو لیجاتی تھے اور آپ عورت بیوہ کے ساتھ جاتے اور اوسکی قضاء حاجت سے ننگ وعار نفرماتے

حال حضرت امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہی فرماتے ہین کہ پدر بزرگوار سے اپنے میں نے پوچھا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے گھر مین تشریف لاتے تھے تو کس طریقہ پر عمل فرماتے تھے کہا کہ اوقات شریفہ کو
گھر مین تین طرح پر تقسیم فرماتے تھے ایک قسم کو طاعت اور عبادت مین مصروف فرماتے اور ایک قسم کو اہل وعیال کے
خاطرداری مین بسر فرماتے اور ایک قسم کو مہمات خاصہ مین اپنی صرف فرماتے اور کبھی اوس وقت مین اصلاح حال
امت مین اشتغال فرماتے اور کبھی کبھی اسی وقت مین ساتھ اپنے خواص اصحاب اور زمرۂ احباب کی مجالست فرماتے
اور انھون کو ساتھ علوم اور لطائف حکمتون کے مخصوص فرماتے اور اونکو ارشاد فرماتے تا وہ جو اسرار
علوم کہ آپسے اکتساب فرماتین اورون کو جو اونسے فضائل وشمائل مین کم ہوتی یا نظر سے دور ہوتی تعلیم کرین
اور یارون کو وصیت فرماتے کہ حاجت اون لوگون کی جو ہمارے پاس اپنی حاجت بیان کرنیکی طاقت
نہین رکھتے تم لوگ میرے پاس عرض کرو اسواسطے کہ جو کوئی حاجت کسی محتاج کی بادشاہ کے حضور مین پہونچاتا ہے
کہ وہ محتاج اپنی حاجت کے عرض کرنے پر قادر نہو تو حق تعالی دونون قدم اوسکے قیامت کے دن ثابت رکھیگا
لغزش سے پھر بیٹے والد ماجد سے پوچھا کہ آپ گھر کے باہر کس طرح زندگانی بسر کرتے تھے فرمایا ہمیشہ زبان مبارک کو
سخنان بیہودہ سے بچاتے رہتے اور اصحاب کے دلون کو آپسمین الفت اور پیار دیتے اور ہرگز دونکو درمیان

مین بدلو کی تجویز نفرماتی اور ہر قوم کے کریم کی قدر کرتے اور امور اوس قوم کے اوسی کے حوالہ فرماتے
اور لوگونکی خطا بھول چوک سے درگذر فرماتے اور برابر صادر و وارد کا حال پوچھا کرتے اونکی خبر لیا کرتے
اور اچھی کو اچھا اور برے کو برا فرماتے اور ہرگز حق بات سے تجاوز نفرماتے اور مقرب ترین مردم آپکے
نزدیک وہ ہوتا جو مسلمانون کا سب لوگون سے نیکخواہ زیادہ ہوتا اور بزرگوار ترین مردم آپکے نزدیک
وہ ہوتا کہ لوگون کی خیر خواہی اور اعانت مین بڑی کوشش کرتا پھر مینے آپکی مجلس کی کیفیت والد بزرگوار سے
پوچھی فرمایا کسی مجلس مین آپ نہ بیٹھتے اور کسیکی صحبت سے نہ اوٹھتے مگر یہ کہ نشست و برخاست آپکی
حق سبحانہ تعالی کی یاد مین ہوتی اور جب کسی قوم مین جاتے تو جس جگہہ مجلس منتہی ہوتی اوسی جگہہ بیٹھہ جاتے
اور یارون کو بھی یہی طریقہ تعلیم فرماتے اور ہر یک یارون کے ساتھہ اسقدر مہربانی اور التفات فرماتے
کہ ہر کوئی سمجھتا کہ مجھی کو آپ سب سے زیادہ چاہتے ہین اور جو کوئی آپسے کچھہ سوال کرتا ضرور اوسکی حاجت
پوری کرتے یا بھلی بات اوسے کہتے اور جی اوسکا خوش کر دیتے اور جو کوئی آپسے ہمکلام ہوتا آپ اوسکے
کلام کو قطع نفرماتے اور رحمت آپکی بہ نسبت سب لوگون کے برابر تھی جیسے معلوم ہوتا تھا کہ آپ سبکے
پدر شفیق ہین اور حکم خدا کی اجرا کرنے مین سب لوگ اپنے پرائے آپکی نزدیک برابر تھے مجلس آپکی مجلس
علم و حیا اور صبر و امانت کی تھی کوئی آپکی مجلس مین آواز بلند نکرتا تھا اور عیب و فحش اور نازیبا
اور بدگوئی کسیکی مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذکور نہوتی تھی اور اگر کوئی بات کسی سے
آپکی مجلس مین سرزد ہو جاتی تو اوسکے چھپانے مین اہتمام کیا جاتا اور یاران آپکے سب کے سب باہم مقام
عدل مین رہتے اور فضل و بزرگی اوس مجلس مین تقوی اور پرہیزگاری کی ہوتی تھی اور سب آپسمین
متواضع رہتے تھے اور بڑون کی توقیر اور چھوٹون کے اوپر رحمت کرتے تھے اور غربا اور اہل حاجت کی
رعایت مین جہد بلیغ فرماتے اور جب مجلس مین بیٹھتے تو جگہہ کسی پر تنگ نفرماتے اور اصحاب کو ساتھہ
تعظیم اور حرمت کی اچھی کنیت سے یاد فرماتے اور ساتھہ محبوب ترین نامون کے پکارتے اور سب لوگو سے
متواضع تر رہتے اور سب اہل مجلس سے زیادہ چپ رہنے والے آپہی ہوتے اور جب درج دہان
کھولتے بہت ہی میٹھی میٹھی باتین بولتے اور سب لوگونسے بلیغ تر اور فصیح تر ہوتے باتون مین
نور جھڑتا تھا اور کپڑا پشمینہ یا پنبہ دار جو کچھہ بہم ہو جاتا پہنتے اور اونٹ گھوڑا اچھر گدھا جسپر اتفاق
پڑتا سوار ہوتے اور فقرا اور مساکینون کے ساتھہ بیٹھتے اور اونکے ساتھہ بیٹھہ کے کھانا کھاتے اور تبرید

ساتھ نیکی اور احسان کرتے اور عذر اہل معذرت کا قبول فرماتے اور کبھی کبھی یارون سے دل لگی بھی
سخنان شیرین سے کر لیا کرتے مگر سوا حق کے نہ بولتے اور اکثر اوقات مسکراتے اور ہنس بھی رہتے
اور جو کھیل مباح ہوتا اوسے دیکھتے اور اوسے منع نفرماتے اور آپ اپنے لیے لونڈی غلامون سے
کھانے کپڑے مین کبھی خرچ زیادہ نفرماتے جو آپ کھاتے لونڈی غلام کو کھلاتے جو آپ پہنتے لونڈی
غلام کو پہناتے اور کسی وقت بیکار نرہتے یا تو حق تعالی کی طاعت مین مشغول رہتے یا اصلاح مین
امور اہل بیت و اصحاب کے مشغول رہتے اور ہرگز کسی فقیر کے باعث اوسکی فقر کے تحقیر و استخفاف
نکرتے اور ہرگز کسی تونگر کی بسبب اوسکی تونگری کے تعظیم نفرماتے بلکہ سبھون کو برابر ایک طور دعوت
بحق فرماتے اور کبھی آپنے کسیکو گالی نہ دی اور کسی چیز پر لعنت نکی اور کسی فرد آدمی پر مومن ہو یا کافر
دعاء بد نفرمائی اور اکثر آپ قبلہ رو بیٹھتے حال او کا پوچھی گئین عائشہ صدیقہ رضہ کیونکر تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے تھے گھر مین فرمایا تھے نرم ترین سب لوگ سے اور تھے مسکراتے اور ہنستے
چنانچہ جریر بن عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے آپکو کبھی نہین دیکھا مگر یہ کہ آپ مجھکو دیکھکر مسکراتے اور صحابہ کے
درمیان آپ کبھی پانون نپھیلاتے تھے اور اگر پکارتے آپکو کوئی صحابہ یا اہل بیت تو آپ فرماتے لبیک یعنی
حاضر ہون اور آپسمین اہل بیت کی تالیف کرتے اور مجلسون مین آپ یارون کے ساتھ ہمہ احوال
اور قول حال بات چیت مین موافق رہتے اگر صحابہ ذکر دنیا کرتے آپ بھی ذکر دنیا کرتے اونکی باتین خاطر کرتے
اور اگر وہ ذکر آخرت کرتے آپ بھی ذکر آخرت نکالتے اور اگر وہ کھانے پینے کا کچھ ذکر کرتے تو آپ بھی اونکے
ساتھ موافقت فرماتے اور سامنے آپکے لوگ جاہلیت کی حکایتین بولتے تھے اور ہنستے تھے آپ بھی سنکے
مسکراتے اور کریم ہر قوم کی توقیر کرتے اور سب صحابہ اور ہمنشینون کے ساتھ تفقد اور التفات اسقدر کرتے
اور ایسا چاہتے کہ سب ہمنشین یہی گمان کرتے کہ سب سے مجھی کو آپ زیادہ چاہتے ہین پیار کرتے ہین اور جو کوئی
آپکے پاس آتا پھر وہ جبتک نجاتا آپ نہ اوٹھتے اور جو کوئی آپکے کان مین کچھ باتین کرنی چاہتا آپ اوسکی
جانب سر مبارک کو جھکا دیتے پھر سر مبارک اپنا اوس سے نہ پھیرتے جبتک وہ خود نہ پھیرتا اور جو کوئی آپکا
ہاتھ پکڑ لیتا آپ ہاتھ اپنا اوس سے نہین کھینچتے جبتک وہ اپنا ہاتھ نہ کھینچتا اور پدر مشفق کی طرح
سب پر شفقت برابر کرتے اور ہمیشہ خندہ رو خوش خلق اور نرم رہتے اور درشت خو سخت گو بلند آواز
فحاش عیب کو عیب جو نتھے اور جو کوئی آتا اوسکی آپ توقیر کرتے اور اکثر تکیہ وغیرہ اپنا اوسکو بخشتے

بازجستن

غیاث اللغات

آپسمین تقسیم کر لیا اون کافرون مین ایک شخص بڑا موٹا شکم دراز تھا اوسے کسی نے قبول نکیا آخر
حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسے قبول فرمایا اور آپکے گلہ گوسپند مین سات بکریان
دودھار تھین کہ کھانے کے وقت دودھ دوہا جاتا تھا غرض روٹی شوربا اور دودھ ساتون بکریون کا
جو کھانا حضرؐ اپ گھرون مین پکا تھا وہ شخص اکیلے دم بھر مین کھا گیا سارے اہلبیت غصے سے بھر گئے کیونکہ
اس دودھ مین سب کا جی لگا تھا پھر سونے کے وقت وہ کافر حجرۂ نبوی مین گیا لونڈی نے بارے غصے کے
باہر سے اوس حجرے کے در کی زنجیر لگا دی کافر کو آدھی رات سے صبح تک برابر بشدت درد شکم ہوا تقاضا
قضاء حاجت رہا ادھر تقاضا پر تقاضا اور خانہ تنگ تھا ادھر در کے پاس آتا تو بند پاتا حیران تھا
دنگ تھا آخر جب کسی حیلہ سے در کھلا نہین تو مضطر ہو کر سو رہا خواب مین اپنے کو تنہا ایک میدان مین
دیکھا بحاجت پائخانہ کی تو تھی ہی وہین پر رفع حاجت کر لی پھر نیند سے جو کھلی تو دیکھا کیا اللہ شانہ آلودہ پایا
بہت مضطر ہو گھبرایا دل سے آہ سرد کھینچا اور کہتا کیسی رسوائی ہے جو خاک ڈالے چھپے مین تفکر تھا
کہ کسی طرح یہ رات بسر ہو جاتی زنجیر حجرہ کھل جاتی تا مین اندھیرے ہی مین بہانے سے نکل بھاگتا لوگون کے سامنے
ذلیل و رسوا ہونے سے بچتا آپکو اوسکی شب کا سب حال معلوم تھا تڑکے آہستہ سے زنجیر حجرہ کھولکر باہر آگئے
منتہا حکمت الٰہی آپ چھپ رہے تا وہ کافر چلا جاوے شرماوے نہین پھر کافر مثل تیر کے کمان سے حجرے سے
نکل بھاگا پھر اوس جامۂ حدث آلودہ کو ایک نادان نے آپکے پاس لا کر ڈال دیا کہ آپ دیکھین اوس بدبخت
کافر نے آپکے یہ کیا کیا آپ تبسم فرمائے اور فرمایا آفتابہ لاؤ مین اس جامۂ حدث آلودہ کو اپنے ہی ہاتھ سے
دھوؤنگا سب صحابہ کہتے تھے میری جان آپ پر قربان یہ کام ہاتھ کا ہے دل و جان کا نہین کہ ایسا کام آپ
سلطان کا نہین جب آپ یہ کام کرینگے تو ہم خدام آپکے جی کر کیا کرینگے یہ کپڑا آپ ہمین دیجیئے کہ ہم ا
دھولیوین فرمایا باتین تمہاری سچ ہین مگر اسوقت ہمارے ہی ہاتھ سے دھونے مین مصلحت ہے
پھر آپ اوس کپڑے کو بلا تکلف اپنے دست مبارک سے بحکم حق دھوتے تھے صحابہ ہجوم کیے حیران ہو رہے
کو دیکھتے تھے آپ اوس پلید کو دھو رہے تھے دیکھیے غیب سے کیا اسرار الٰہی نمود ہوتے ہین وہان کافر نے تھوڑی دور
جا کر حمائل اپنی کو نہ پایا مضطر ہو گھبرایا کہا وہین حجرہ مین میرا حمائل چھوٹ گیا گو مارے شرم کے
مرا جاتا تھا مگر حرص نے کھینچا انہین حمائل کے لیے حرم سرای نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ پر آیا
دیکھا کہ وہ [illegible] پادشاہ [illegible] اوس پلیدی کو دھو رہے ہین [illegible]

بھول گیا دل ہاتھ سے گیا آہ کے نعرے عرش تک پہونچا ے گریبان پھاڑ ڈالے اوسکے ایک شور اوٹھا
دونون ہاتھون کو مُنھ اور سر و سینہ پر مارتا تھا در و دیوار پر سر کو کوٹتا تھا تا آنکہ اوسکی سر اور ناک سے
خون جاری ہوا ہوش و حواس بجا نہو ے خلق کا گرد اوسکے ازدحام ہوا جب آہ و زاری و بیقراری اوسکی
حد سے گذر گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسے اپنی آغوش مبارک مین بہت پیار سے لے لیا
تسکین و تشفی دی چپ کیا پھر جب اوسکے مُنھ پر پانی کی چھینٹین مارین تب ہوش مین آیا اور آپ سے
باتین کین کہا آپ کلمۂ توحید مجھے پڑھائیے دین اسلام مین مجھے لائیے آپنے اوسے کلمہ پڑھاکر فرمایا
آج کی رات اور تو میرا مہمان ہو کہا واللہ ہمیشہ مین حضور کا مہمان ہون جہان جاؤن جہان رہون آخر
یہ رات بھی عرب آپکا مہمان ہوا ایک بکری کا آدھا دودھ پیکر خوب سیر ہوگیا آپنے فرمایا کچھ اور دودھ چاہیے
کہا عرض کی واللہ مین تکلف نہین کرتا کل کی رات سے زیادہ آج آسودہ ہوگیا ہون سارے اہلبیت
اور سب مرد و عورت باہم کہنے لگے کہ یہ پیٹ بقدر تجھے کے کہاتا ہے اللہ اپنی قدرت دکھاتا ہے اَلْكَافِرُ
يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ فِي مِعَاءٍ وَاحِدٍ قول نبی ہے کل کافر تھا اوسقدر کھا گیا آج
مسلمان ہوا اسیقدر پر اکتفا کی یہ کیا ہوا اچھی ہے مثنوی کافران مہمان پیغمبر شدند وقت شام ایشان
بمسجد آمدند آمدیم ای شاہ ما اینجا قنق ای تو مہماندار سکّان افق بینوائیم و رسیدہ ما ز دور
هین بیفشان بر سر ما فضل و نور رو بیاران کرد آن سلطان ود دستگیر جملہ یاران او بُود گفت ای
یاران من قسمت کنید کہ شما پر از من و خوی منید هر یکی یاران یکی مہمان گزید در میان یک
تُنگ زفت و بی ندید جسم ضخمی داشت کس او را نبرد ماند در مسجد چو اندر جام دُرد مصطفی بردش
چو واماند از همہ هفت بز بُد شیرده اندر رمہ کہ مقیم خانہ بودندی بزان بہر دوشیدن برای
وقت خوان نان و آش و شیر آن هر هفت بز خورد آن بوقحط عجّ ابن غز جملہ اہل بیت خشم آلودہ شدند
کہ ہمہ در شیر بز طامع بُدند معدۂ طبلی خوار همچون طبل کرد قسم ہژدہ آدمی را او بخورد وقت خفتن
رفت و در حجرہ نشست پس کنیزک از غضب در را ببست از برون زنجیر در را در فگند کہ ازو بُد
خشمگین و دردمند گبر را از نیم شب تا صبحدم پس تقاضا آمد و درد شکم از فراش خویش سوی در
شتافت دست بر در چون نہاد او بستہ یافت در گشادن حیلہ کرد آن حیلہ ساز نوع نوع و نی نشد
در هیچ باز شد تقاضا بر تقاضا خانہ تنگ ماند او حیران و بیدرمان و دنگ حیلہ کرد و بخواب اندر خزید

ترکھاتا ہے سات آنتون مین اور مومن کھاتا ہے ایک آنت مین ۱۲ منہ
بفتحتین مہمان
بفتح نون نیز آمدہ و این لفظ ترکی ست ۱۲ لطائف
سخی و بہادر ۱۲ رشیدیہ
بالفتح درشت و سخت و فربہ و عظیم و سطبر و پر و بانعم
بخیل و بد خو ۱۲ غیاث
بزرگ جثہ و سطبر ۱۲
[illegible]

خویش را در خواب در ویرانه دید ٭ خویش در ویرانهٔ خالی چو دید ٭ او چنان محتاج هم در دم برید ٭
گشت بیدار و بدید آن جامه خواب ٭ پر حدث دیوانه شد از اضطراب ٭ ز اندرون او بر آمد صد خروش ٭
از چنین رسوائی بی خاک پوش ٭ بانگ میزد واثبورا واثبور ٭ همچو جان کافران در قعر گور ٭
منتظر که کی شود این شب بسر ٭ تا در آید از گشادن بانگ در ٭ تا گریزد او چو تیری از کمان ٭
تا نه بیند هیچکس او را چنان ٭ مصطفی صبح آمد و در را گشاد ٭ صبح آن گمراه را او راه داد ٭
در گشاد و گشت پنهان مصطفی ٭ تا نگردد شرمسار آن مبتلا ٭ تا برون آید رود گستاخ او ٭ تا نه بیند در گشا را
پشت و رو ٭ مصطفی میدید احوال شبش ٭ لیک مانع بود فرمان ربش ٭ تا که پیش از خبط بگشاید
رهی ٭ تا نیفتد زان فضیحت در چهی ٭ چونکه کافر باب را بگشاده دید ٭ نرم نرمک از کمین بیرون جهید ٭
جامه خواب پر حدث را یک فضول ٭ قاصداً آورد در پیش رسول ٭ کاینچنین کرده ست مهمانت ببین ٭
خنده زد رحمة للعالمین ٭ که بیاور مطهره اینجا به پیش ٭ تا بشویم جمله را با دست خویش ٭ هر کسی میجست
کز برای خدا ٭ جان ما و جسم ما قربان ترا ٭ تا بشوییم این حدث را تو بهل ٭ کار دست است این نه کار جان و دل ٭
ما برای خدمت تو میزییم ٭ چون تو خدمت میکنی پس ما کییم ٭ گفت میدانم ولیک این ساعتی ست ٭
که اندرین شستن بخویشم حکمتی ست ٭ منتظر بودند کاین قول نبی ست ٭ تا پدید آید که این اسرار چیست ٭
او بجد می شست آن احداث را ٭ خاص از حق نه تقلید و ریا ٭ کافرک را هیکلی بد یادگار ٭ یاوه دید آن را
وگشت او بیقرار ٭ گفت آن حجره که شب جا داشتم ٭ هیکل آنجا بیخبر بگذاشتم ٭ گرچه شرمین بود شرمش حرص
شرم برد ٭ حرص اژدرهاست نی چیزیست خرد ٭ از پی هیکل شتاب اندر دوید ٭ در وثاق مصطفی
و آنحال دید ٭ کان ید الله آن حدث را هم بخود ٭ خوش همی شوید که دورش چشم بد ٭ هیکلش از یاد رفت و شد
پدید ٭ اندرو شوری گریبان را درید ٭ میزد او دو دست را بر رو و سر ٭ کله را میکوفت بر دیوار و در ٭
آنچنانکه خون ز بینی و سرش ٭ شد روان و رحم کرد آن مهترش ٭ نعره ها زد خلق گرد آمد بر او ٭
گبر گویان ایها الناس احذروا ٭ چون ز حد بیرون بلرزید و طپید ٭ مصطفی اش در کنار خود کشید ٭
ساکنش کرد و بسی بنواختش ٭ دیده اش وا کرد و داد اشناختش ٭ آب بر رو زد در آمد در سخن ٭
کی شهید حق شهادت عرضه کن ٭ تا گواهی بدهم و بیرون شوم ٭ سیرم از هستی در آن هامون شوم ٭
گشت مومن گفت او را مصطفی ٭ کامشب دیگر تو شو مهمان ما ٭ گفت والله تا ابد مهمان توام ٭

هر کجا باشم بهر جا که روم ٭ گشت مهمان رسول آن شب عرب ٭ شیر یک بز نیمه خورد و بست لب ٭
کرد ابرا حتش بخورد شیر و رفاق ٭ گفت گشتم سیر والله بی نفاق ٭ این تکلف نیست بی ناموس و فن ٭
سیر گشتم زانکه دوش من ٭ در عجب ماندند جمله اہل بیت ٭ پر شد این قندیل زان یکقطرہ زیت ٭
فیجیء آفت داند هر و زن ٭ قدر پشه میخورد این پیلتن ٭ حال عائشہ صدیقہ رض اور صحابہ کبار سے
مروی ہے کہ اپنے گھر مین آپ سب گھر والون کی خدمت مین رہتے اور اپنے گھر کا کام کرتے جیسا تم لوگ
اپنے گھر کا کام کرتے ہو اور تھی آپ ایک آدمی آدمیون مین سے اور جامہ مبارک سے جون ڈھونڈھتے
حدیث مین وکان یفلی ثوبہ آیا ہے اور فلی کے معنی کپڑے سے جون وغیرہ ڈھونڈھنے کے ہین مگر
امام فخر الدین رازی سے منقول ہے کہ آپکے جسم اطہر پر مکھی کبھی نہ بیٹھتی تھی اور مچھر وغیرہ نے آپکو کبھی ایذا
نہ دیا سے حلوای پیش انبیائی ٭ وین طرفہ کہ نزدیک مگس نیست ٭ اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ آپکے
جسم و جامہ شریف مین جون کبھی نہ پڑتی اسواسطے کہ پیدایش اسکی عفونت اور بدبو پسینے سے ہوتی ہے
اور پسینہ اور بدن آپکا اعطر و اطیب تھا پس معنی و یفلی ثوبہ کے یہ ہین کہ آپ بطور اظہار تواضع
و بجہت کے کسی اور کے کپڑے مین جون تلاش کرتے اپنے جامہ کو دیکھتے تھے تا گرد و غبار از قسم خاک
وغیرہ جو اوسمین کہین سے لپٹ گیا ہو اور بھی احتمال اسکا ہے کہ اور کپڑے کی جون آپکے کپڑے مین
آ گئی ہو اسواسطے کہ آپ فقرا اور مساکین اور غربا کے ساتھ بہت بیٹھا کرتے تھے اور بسبب غربت کے
کپڑے اونکے [illegible] اور جب اونمین پڑی رہتی اور آپ بکری کو اپنے ہاتھ سے دودھ لیتے اور اپنے
[illegible] آپ اپنے ہاتھ سے پیوند لگا لیتے اور کپڑے سی لیتے اور اپنے گھر کے ڈول مین اپنے ہاتھ سے
آپ پیوند لگاتے اور اپنی جوتی مین آپ اپنے دست مبارک سے پیوند لگا لیتے اور کبھی گھر کو بہار لیتے اور
اونٹ کو باندھ دیتے اور اوسکو چارہ لگا دیتے پانی دیتے اور اکثر آپ اپنی خدمت آپھی کر لیا کرتے باوجود
کثرت خدام اور [illegible] اور اشتیاق رغبت لوگون کے آپکی خدمت کو واسطے اور خادمون کے ساتھ بیٹھکر
کھانا کھاتے اور کبھی اونکے ساتھ ہو کر آٹا گوندھ دیتے اور اونکے کامون مین بھی کبھی خادمون کو یاری دیتے
پھر جب بازار کا وقت ہوتا بازار کو پا بہ جاتے اور مسجد کے بنانے مین مزدورون کے ساتھ ملکر کام کرتے اور اینٹین
جنھین آپنے خود با دولت صحابی کے ساتھ ایک مقام معین مین مدینہ منورہ کی مسجد شریف کے بنانے کے واسطے
بنائین تھین اوٹھا اوٹھا لاتے اور آپ بازار سے کوئی چیز خرید کرکے اوٹھا لاتے باوجودیکہ خادم آپکے ہمراہ ہوتے

۵۱ بفتح اول نان تنکبا ۱۲ منتخب
۵۲ بفتح ہردو قاسمی کہ ورا فواہ افتد بطریق اخفا و سخن باہم آہستہ گفتن ۱۲ لطائف
۵۳ بمعنی خوشبو تر ۱۲
۵۴ بفتح [illegible]

اور اونکو لانے مذ بیتے اور طبرانی نے اوسط مین بسند ضعیف روایت کی ہے کہ کہا ابو ہریرہ رضؓ نے
کہ ایک دن مین آپکے ساتھ بازار گیا آپنے چار درم کو ایک پائجامہ خرید فرمایا اور اہل بازار نے
ایک وزّان یعنی صراف دراہم و دنانیر کے تولنے کو مقرر کر رکھا تھا کہ قیمت وزن کر لیا کرتا تھا پس
آپنے اوسے قیمت دی اور فرمایا اِتَّزِنْ وَاَرْجِحْ یہ قیمت اس بزاز کو تول دے اور ذرا پلڑا ترازو کا جسمین
درہم ہے جھکا کر تول تا چار درم سے کچھ زیادہ ہی ہو پس وہ وزّان تولنے لگا اور کہا مینے کبھی کسی سے
نہ سنا کہ قیمت کو دینے مین یہ کلمہ کہے ابو ہریرہ رضؓ نے کہا اوی برتو تیری دین مین سستی اس سے معلوم ہوتی ہے
تو اپنے نبی کو نہین پہچانتا پھر اوس مرد نے ترازو ہاتھ سے ڈال دی اور جلد اوٹھ کھڑا ہوا کہ تا آپکے
دست مبارک کو بوسہ دے آپنے دست مبارک اپنا اوس سے کھینچ لیا اور تواضعا فرمایا هٰذَا
تَفْعَلُهُ الْاَعَاجِمُ بِمُلُوْكِهَا وَلَسْتُ بِمَلِكٍ اَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ یہ عادت عجمیونکی ہے کہ
اپنے بادشاہون کے ہاتھ کا بوسہ لیتے ہین اور مین بادشاہ نہین ہون ایک آدمی ہون جنس تمہاری سے
پھر آپنے پائجامہ اوٹھایا اور گھر کو چلے ابو ہریرہ کہتے ہین مینے چاہا کہ پائجامہ آپسے لیلون اور مین ہی لیچلون
آپنے تواضعا فرمایا صاحب اسباب بہتر اوسکا حقدار ہے کہ اپنا اسباب اوٹھا لیوے ہان مگر جب ضعیف ہو کہ نہ اوٹھا سکے
تو یاری دے اوسکا بھائی مسلمان پھر کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پہنتے ہین پائجامہ فرمایا
ہان مین اسے پہنتا ہون سفر اور حضر اور دن رات مین اسواسطے کہ مجھے حکم ہے ستر کا اور مین کوئی کپڑا ستر کا
ڈھانپنے والا زیادہ اس سے نہین پاتا ہون حال اور دعوت کرتے تھے آپ لوگون کی اور جو کوئی آزاد یا غلام
آپکی دعوت کرتا آپ اوسکو قبول فرماتے چنانچہ دعوت کرتے تھے لوگ آپکی جو کی روٹی اور پگھلائی ہوئی
چربی بدبو سے پس آپ اوس دعوت کو قبول فرماتے رواہ الترمذی فی شمائلہ اور حدیث مین ہے کہ فرمایا آپنے
لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ اگر کوئی شخص میری دعوت کرے
بکری وغیرہ کی پایہ کے ساتھ تو مین اوسے بھی قبول کرلون اور اگر بھیجے کوئی میرے پاس ایک ہاتھ بکری کا
تو اوسے لیلون اور رحم یعنی بہت برے پھنسی والون کے ساتھ آپ ایک برتن مین کھانا کھاتے روایت
کیا ہی سعادت مین ہے کہ ایکمرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے
کہ ایک فقیر کہ اوسکے بدن مین آبلے نکلے ہوے تھے اور بدن مین اوسکے زخم تھا آپکی درجہ پر آکر سوال کیا
آپنے بلایا پس جسکے پاس وہ فقیر بیٹھتا تھا وہ شخص اوسکے پاس سے اوٹھ کھڑا ہوتا پھر آپنے اوسکو اپنی ران پر

بٹھایا اور فرمایا کھا ایک قریش نے اوس فقیر کی طرف کراہت سے نظر کی پھر نہ مرا وہ قریشی جبتک اوس علت
مین مبتلا نہ ہوا اور سبحان اللہ ثم سبحان اللہ ایکبار آپنے کوڑھی کے ساتھ کھانا کھایا اور ہاتھ اوسکا پکڑ کے
اپنے کھانے کی رکابی مین ڈالا اور فرمایا کُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ کھا خدا کے نام پر
اعتماد کرکے ساتھ اللہ تعالی کے اور توکل کرکے اوسپر حال اور سب کھانون مین محبوب ترین کھانا آپکو
وہ ہوتا جسمین ہاتھ بہت پڑے ہوے ہوتے اور کھانے کے وقت آپ دونو زانو بیٹھتے جسطرح نماز مین بیٹھتے ہین
پر زانو کو زانو پر اور قدم کو قدم پر رکھتے اور فرماتے مین بندہ ہون کھاتا ہون جسطرح بندے کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون
جسطرح بندے بیٹھتے ہین اور کھانا جو بہت گرم ہوتا ٹھنڈھاتے اور تین اونگلیون سے اپنے آگے سے کھاتے
اور کبھی چوتھی اونگلی سے مدد دیتے اور دو اونگلی سے نکھاتے اور فرماتے یہ کھانا شیطان کا ہے اور بعد کھانے کے
ایک ایک اونگلی کو اسقدر چاٹتے کہ اونگلیان سرخ ہوجاتین اور پیالے رکابی کو بھی اسیطرح صاف کرتے
پھر اسکے بعد دست مبارک کو دھوتے اور پانی پیتے تو تسکین سے تین دم مین گھونٹ گھونٹ پیتے اور ہربار
اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ فرماتے اور اکثر کھانا آپکا خرما پانی ہوتا اور طعامون مین آپ گوشت کے
اور ترشیون مین سرکے کو اور چھوہارون مین عجوہ کو اور ترکاریون مین کدو اور ککڑی اور خرفہ کو دوست رکھتے
اور فرماتے کہ وہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کے درخت کا پھل ہے جب کھانا پکاؤ تو اوسمین کدو بہت ڈالو
کہ دل غمگین کو قوت دیتا ہے اور عائشہ رضہ نے فرمایا کہ کبھی پھر انہین شکم پاک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اور بھیاس ہی کہتے ہین کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو دنیا مین پھر پیٹ کھایا کرینگے آخرت
مین بھوکے رہینگے اور آپ اپنے اہل وعیال مین بیٹھے اور ان لوگون سے کچھ کھانا نہ مانگتے اگر یہ لوگ کچھ کھلا دیتے
تو کھا لیتے اور جو کچھ پلا دیتے پی لیتے اور جب آپ باہر سے گھر مین تشریف لاتے کبھی فرماتے کچھ تمھارے پاس کھانا ہے
اگر کھانا آتا پھر اگر موافق طبیعت مبارک کی پاتے کھا لیتے اور نہین تو چھوڑ دیتے اور اگر اہل بیت کہتے کہ اسوقت
کچھ کھانا موجود نہین ہے آپ فرماتے اچھا مین روزہ دار ہون اور نیت روزہ کی کر لیتے اور کسی کھانے مین کبھی
کچھ عیب نہ لگاتے اگر جی چاہتا کھا لیتے اور نہین تو چھوڑ دیتے اور کبھی نہ فرمایا یہ کھانا گرم ہے یا سرد ہے یا شیرین ہے یا
نمکین بہت کھٹا ہے یا کچا یا پکا ہے اور کبھی کبھی کھانے کی تعریف بھی کر دیتے نہ بطور حریص لوگون کے بلکہ اوسکی
نعمت ظاہر کرنے اور فضیلت کو بیان فرماتے مانند نعم الادام الخل واطیب الطعام اللحم واطیب اللحم الظہر کے
اور روایت کی ہے ابوہریرہ رضہ نے کہ آسودہ نہوے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کھانے سے تین دن

عجوہ بہتر در مدینہ منورہ ہر کہ ہفت خرمای عجوہ صبح بخورد از گزند زہر ایمن باشد ۱۲ غیاث

برابر یہانتک کہ دنیا ہے عالم بالا کو سدھارے رواہ الشیخان اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی
کہ اوقات گذاری فرماتے تھے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل وعیال آپکی راتونکو
پیاپی کہ نپاتے تھے کھانا شب کا اور نہ تھا کھانا انکا مگر روٹی جو کی رواہ الترمذی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
روایت کی کہ تشریف لیگئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے اور پھر انہیں شکم مبارک آپکا
کوئی ایکدن دو کھانے سے اگر سیر ہوتے چھوہارون سے تو جو کی روٹی سے سیر نہوتے اور اگر سیر ہوتے
جو کی روٹی سے تو چھوہارون سے سیر نہوتے اور حسن بصری رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ خطبہ پڑھا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور فرمایا واللہ کہ شام نکیا آل مین محمد کی ایک صاع بھر کھانا اور تھی آپکو محل
یہ بات آپنے واسطے کم سمجھنی رزق الٰہی کے نفرمائی بلکہ اسواسطے تاکہ اقتدا کرے ساتھ آپکے امت آپکی
اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خوش آتی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی تین چیزین خوشبو
اور عورتین اور کھانا سو دو چیزین یعنی خوشبو اور عورتین آپکو ملین اور کھانا آپکو نملا اور ترمذی نے
اپنی شمائل مین نعمان بن بشیر سے روایت کی ہی کہ کہا دیکھا مینے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
کہ نپاتے تھے آپ دقل اسقدر کہ بھر جاوے اوس سے شکم مبارک اور دقل بہت ہی بری اور ردی چھوہارو
کہتے ہین کہ ملا ہوا ہوتا ہی ساتھ اقسام مختلفہ کے جو خوراک فقرا اور مساکین کی ہو اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے
تھے ہم لوگ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رہجاتے تھے برابر ایک ایک مہینے کہ نہ سلگاتے تھے گھرون مین
آگ اور نہ ہوتا کھانا ہمارا مگر چھوہارا اور پانی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اسیطرح دو دو مہینے ہم لوگون
گذر جاتے تھے اور بھیج دیا کرتے تھے بعض ہمسایہ انصار کے دودھ کہ ہم لوگ وسکو پیا کرتے تھے روایت
اور بالتحقیق فرمایا آپنے کہ پہونچائی گئین ہمارے ساتھ خدا کی راہ مین ایسی ایسی بلائین اور محنتین کہ نہ
پہونچائی گئین کسی کو اور ایذا دیا گیا مین خدا کے دین مین اسقدر کہ نہ ایذا دیا گیا کوئی اور بالتحقیق یون ہین
گذر جاتی تھے ہمپر دن رات اور نہوتا تھا ہمارے اور بلال کے واسطے اسقدر کوئی کھانا کہ کھاتا اوسکو
کوئی جگر دار مگر اتنا کہ چھپا لیتی اوسکو بغل بلال کی یعنی بہت ہی کم کھانا کچھ ملجاتا کہ بسبب کمی کے بلال کی
بغل تلے چھپ جاتا رواہ الترمذی اور کبھی نہ کھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چپاتی روٹی اور نان
میدہ کی اور نہ تھی آپکے زمان سعادت اقتران مین چھلنی اور آپنے باوجود دولت اور تونگری اپنی اور
ساتھ ممکن ہونے حصول توسع اور تبسط کے فقر ہی کو اختیار فرمایا چنانچہ روایت ہی حدیث مامہ سے

۵۳ تنفس ... ماخوذ از بسط بالفتح بمعنی کشادگی غیاث اللغات

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا ہمکو پروردگار نے میرے کہ بنا دیوے واسطے میرے بطحا مکہ کو سونا کہا مینے نہین ای رب آسودہ ہونگا تو تیرا شکر کرونگا اور بھوکا رہونگا تو تیری ثنا کرونگا

اور ابن عباس رضی سے روایت ہی کہ تھے ایکدن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جبریل علیہ السلام کوہ صفا پر پس سنی آپنے ایک آواز ہولناک کہ ڈرے آپ اوس سے فرمایا ای جبریل یہ آواز ہولناک کیسی ہے کہین قیامت تو نہین قائم ہوئی جبریل نے کہا ابھی قیامت تو قائم نہین ہوئی ہی مگر حکم کیا ہی آپکے پروردگار نے اسرافیل کو کہ آوے آپکے پاس اور لاوی کنجیان زمین کے خزانون کی پھر اسرافیل حاضر ہوے اور عرض کی کہ حق تعالی نے مجھے حکم فرمایا ہی کہ سامنے لاون آپکے تہامہ کے پہاڑ کو اور بنا دون ہمارے اوس پہاڑ کو زمرد اور یاقوت اور سونا اور روپا اور کہا جبریل علیہ السلام نے کہ پروردگار آپکا فرماتا ہی کہ باوجود اسکے کہ یہ پہاڑ سونے روپے زمرد یاقوت کا بنکر آپکے خرچ کو واسطے حاضر رہے مگر قدر و منزلت اور ثواب آپکا وہی رہیگا جو آپکو ہی اسمین کچھ کمی نہ آئیگی پھر اگر آپ چاہین پیغمبر بادشاہ رہین اور اگر چاہین پیغمبر بندہ رہین ایک غلام نے آپکے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ اوسکو اختیار فرمائین کہ جسمین ہم لوگ آپکی دولت سے آسودہ ہووین پس جبریل علیہ السلام نے اشارہ کیا آپکی طرف کہ آپ تواضع فرمائین اور پیغمبر بندہ رہین

روایت ہی کہ ایکبار جبریل علیہ السلام نے آپکے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی حق تعالی آپکو بعد سلام کے کہتا ہی کہ آپ دوست رکھتے ہین کہ ان سب پہاڑون کو کرے آپکے واسطے سونے چاندی کے پہاڑ بنا دون کہ آپکے ساتھ ساتھ رہین جہان آپ جائین فرمایا ای جبریل اَلدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ قَدْ جَمَعَهَا مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ جبریل علیہ السلام نے فرمایا ثَبَّتَكَ اللّٰهُ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ حال مدارج النبوۃ مین ہی کہ علما راضی نہین ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فقیر اور محتاج کہین اور زہد بی اختیاری اور ضروری کے ساتھ متصف کرین اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ منجملہ تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہی کہ وصف نکی جائین آپ اوس چیز کے ساتھ جو لوگون کے سامنے صفات ضعفا اور مساکین سے ہو اور کہا نہ جاوے کہ آپ فقیر اور مفلس تھے اور شفا مین قاضی عیاض رح نے لکھا ہی کہ فقہا نے فتوے دیے ہین واسطے قتل اور سولی دینے اوس شخص کے کہ استخفاف کرے شان مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور کہے آپکو یتیم اور کہے کہ زہد آپکا بی اختیاری تھا کچھ قصد اور اختیار سے آپکے نتھا اگر آپ طیبات اور اچھی چیزون

قدرت پاتے تو کہاتے حال مسلم نے روایت کی انس رضؓ سے وہ کہتے ہین کہ نہ دیکہا مینے کسیکو مہربان زیادہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنے اہل وعیال پر رہتے تھے حضرت ابراہیم آپکے نورِ چشم ایک دایہ کی پاس
دودہ پینے کو جانب بالای مدینہ مین آپ اونکو دیکھنے کو وہان تشریف لیجاتے اور ہملوگ بھی آپکے ساتھہ
ساتھہ جاتے اور حضرت ابراہیم کی دودہ پلانے والی اُہارن تھی پھر آپ اوسکے گھر مین جاتے اور اوسکا گھر
دہوین سے بہرا رہتا پھر آپ اونکو گود مین لیتے اور بوسہ دیتے پھر گھر تشریف لاتے کہا راوی نے کہ جب
حضرت ابراہیم مرگئے آپنے فرمایا کہ ابراہیم میرا بیٹا دودہ پینے کی مدت مین مرگیا اور اوسکی دودائیان
ہین کہ بہشت مین اوسکو دودہ پلاتی ہین اور اوسکی مدت شیرخوارگی کی پوری کرتی ہین روایت ہے
اُسامہ رضؓ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے پکڑ لیتے تھے پھر بٹھاتے تھے ہمین اپنی ایک ران پر
اور حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دوسری ران پر پھر ہم دونون کو بغل مین سٹاتے تھے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ
ارْحَمْھُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا رواہ البخاری روایت انس رضؓ کہتے ہین کہ جب کوئی آپکے پاس
کچھہ ہدیہ لیکر آتا آپ فرماتے لیجاؤ اسکو فلانہ عورت کی پاس کہ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست تھین
اور اگر بکری کبھی ذبح ہوتی تو آپ اوسمین کچھہ بھیجدیا کرتے اون عورتون کے گھر جو خدیجہ کی دوست ہوتین
روایت ہالہ خدیجہ کبریٰ کی بہن نے آپکے پاس آنے کو اذن چاہا آپکو اونکے آتے ہوے ایک راحت
حاصل ہوئی اور ہشاش بشاش ہوگئے اور مُسکرا کر پوچھا تمہارا کیا حال ہے کیسی ہو کہا اچھی ہون بخیر ہون
پھر جب وہ چلی گئین آپنے فرمایا کہ یہ خدیجہ کی حیات مین ہمارے گھر آیا کرتی تھین اور تحقیق رعایت عہود
قدیمہ کی کمال ایمان سے ہے روایت اُمامہ حضرت زینب کی بیٹی یعنی آپکی نواسی آپسے بہت مالوف تھین
جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز پڑہنے مین مصروف ہوتے امامہ کو اپنے کاندہے پر اوٹھا لیتے پھر سجدہ کے
وقت اونکو زمین پر رکھہ دیتے اور جب کھڑے ہوتے اپنے کاندہے پر اوٹھا لیتے روایت شفا مین ہے
کہ جب صحابہ حلیمہ سعدیہ کی بیٹی شیما کو جو آپکی رضاعی بہن ہوئین ہوازن کے قیدیون کے ساتھہ قید کرکے
آپکی پاس لائے شیما نے آپکو آگاہ کیا کہ مین حلیمہ کی بیٹی آپکی رضاعی بہن ہون آپنے اونکو پہچانا اور اپنی
چادر بچھا کر اونھین بٹھایا اور قطرات اشک کی رخسارہ انور پر بہائے اور حال حلیمہ سعدیہ اور اونکی شوہر کا
پوچھا شیما نے کہا کہ مدتین گذرین کہ وہی دونون عالم بقا کو روانہ ہوے پھر آپنے اونکو فرمایا اگر تم چاہو
یہان میرے پاس اچھی طرح اکرام ومحبت کی ساتھہ رہو اور اگر اپنے گھر اور دیس جانی چاہو جاؤ انھون نے

کہا مین اپنے گھر کو جاؤنگی آپنے لونڈی غلام اونٹ بکری اور بہت کچھ اونکو دیکر روانہ کیا **روایت** نسیم الریاض مین عمرو بن سائب سے مروی ہے کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ حارث شوہر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے آپکے رضاعی باپ آئے پس آپنے اونکی تعظیم کے واسطے اپنی داہنی طرف اپنا کپڑا زمین پر بچھا کر اونکو بٹھلایا پھر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپکی رضاعی مان آئین آپنے ایک جانب اوس کپڑیکا اونکی تعظیم کے لیے اپنی بائین جانب بچھایا اور اونکو اوس پر بٹھلایا پھر عبد اللہ بن حارث آپکے رضاعی بھائی آئے پس کوئی جانب اوس کپڑیکا باقی نتھا کہ آپ اونکے واسطے بچھائین پھر آپ اونکی تعظیم کو اوٹھہ کھڑے ہوئے اور انکو اپنے آگے بٹھلایا **روایت** شرح شفا مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ اور کپڑا بھیجا کرتے تھے ثویبہ ابولہب کی لونڈی کے پاس جنھون نے آپ کو پہلے پہل دودھ پلایا تھا اور ابولہب نے اوسے آزاد کر دیا تھا آپکی ولادت کی بشارت اوس سے سنکر پھر دیکھا گیا ابولہب خواب مین اور وہ کہتا تھا کہ میرے عذاب مین تخفیف ہوئی بسبب آزاد کرنے ہماری کے ثویبہ کو جب اوسنے بشارت دی تھی ولادت کی **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر جب ثویبہ آپکی ہجرت کے بعد مکہ مین مر گئین آپنے لوگون سے پوچھا کہ اب کوئی ثویبہ کا کنبہ باقی ہے کہ مین اونکے ساتھ صلۂ رحم کرون لوگون نے کہا کوئی نہین باقی ہے **روایت** ہے کہ جنگ بدر کے اسیران یعنی قید والون کو اہل اسلام نے خوب اچھی طرح سے محکم رسیون مین جکڑ کر باندھا تھا اور عباس رض آپکے چچا رسی کے باندھنے کی درد سے رات کو نعرہ پر نعرہ کرتے تھے دل مین آپکا حضرت عباس رض کے نعرہ سے دکھتا تھا نیند نہ آتی تھی ایک صحابی اسکو تاڑ گئے اور چپ چاپ جاکر حضرت عباس رض کی رسی انھون نے ڈھیلی کر دی عباس رض کو نیند آگئی آپنے فرمایا کیون اب عباس رض کا نعرہ سننے مین نہین آتا اون صحابی نے عرض کی مینے رسی اونکی ڈھیلی کر دی ہے فرمایا اسی طرح سے سب کفار و منافقین اسیران کی رسیان ڈھیلی کر دو

فصل سوم بیان حسن معاشرت خیر البریات باازواج مطہرات

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن معاشرت کا حال ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ کیا بیان کیجیے کہ اندازۂ بشری سے باہر ہے دختران انصار کو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کھیلنے دیتے اور جب عائشہ رض کسی برتن سے پانی پیتین آپ اوسی برتن مین عائشہ رض کے منہ کی جگہ منہ لگا کر پیتے اور عائشہ رض کے ہاتھ سے ہڈی لے لیتے اور جس جگہ سے عائشہ صدیقہ اوسے چوستی ہوتین چوستے

بکسر اول و سکون لام و فتح
۵۷
[illegible]

اور عائشہ رض کو آپ مسواک دیتے کہ دھو دین عائشہ رض اوسے اپنے مُنہ مین رکھکر چوسنے لگتین آپ مسواک اونکے مُنہ سے لے لیتے اور اپنے مُنہ مین رکھ لیتے روایت ابو داود مین ہے کہ ایکبار ایک سفر مین آپنے عائشہ صدیقہ رض کے ساتھ مسابقت کی یعنی ملاعبت فرمائی اور آپ اور عائشہ دونون آدمی دوڑے عائشہ فرماتی ہین کہ مین آپسے بڑھ گئی پھر جب دوسری بار مین فربہ ہو گئی تھی باہم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوڑی اس بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھسے بڑھ گئے پھر آپنے میری دلجوئی کیلیے حسن معاشرت کی راہ سے فرمایا ھٰذہٖ بتلک السبقۃ یعنی اس بار ہمارا بڑھ جانا تمسے بعوض اوس بار تمھارے بڑھ جانے کے ہے مجھسے روایت ایکدن آپ عائشہ صدیقہ رض کے گھر مین تھے ام سلمہ رض نے کچھ کھانا ایک پیالہ مین آپکے پاس بھیجا عائشہ صدیقہ رض نے ایک ہاتھ اوس پیالہ مین مارا کھانا زمین پر گر گیا اور پیالہ ٹوٹ گیا پس آپنے عائشہ رض سے اس بات مین کچھ مواخذہ نکیا اور دوسرا پیالہ عائشہ رض کے گھر سے لیکر اوسمین کھانا رکھکر خادم کو دیا اور فرمایا پیالہ عوض پیالہ کے اور کھانا عوض کھانے کے روایت ایکبار سودہ رضی اللہ عنہا آپکے پاس شوربا لے آئین عائشہ رض نے سودہ کو کہا کہ تم اس شوربے مین سے کچھ کھاؤ انھون نے نہ کھایا عائشہ رض نے کہا کھاؤ اور نہین تو شوربا تمھارے مُنہ مین لتھیڑ دونگی پھر سودہ نے نکھایا پس عائشہ رض نے وہ شوربا سودہ رض کے مُنہ مین لتھیڑ دیا آپ ہنسے اور سودہ کو فرمایا تم بھی عائشہ رض کے مُنہ مین لتھیڑ دو پس سودہ رض نے بھی عائشہ رض کے مُنہ مین شوربا لتھیڑ دیا اور آپ ہنستے تھے روایت ہے مسلم اور بخاری مین عائشہ صدیقہ رض سے وہ فرماتی تھین کہ واللہ دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھڑے ہوتے تھے میرے حجرے کے در پر اور حبشی سب عید کے روز مسجد مین چھوٹے چھوٹے نیزون کے ساتھ بازی کر رہے تھے اور مین اوسوقت صغیر سن تھی آپ مجھے اپنے ہاتھ پر اوٹھاکر اپنی چادر سے چھپا لیتے تھے تا مین حبشیون کا لعب آپکے کان اور کاندھے کے درمیان سے دیکھا کرتی تھی پھر آپ میری خاطر سے وہان کھڑے رہتے تھے یہان تک کہ جبتک مین آپ سے بس نکرتی اور نہ پھرتی تو آپ نہ پھرتے تھے پس خیال کرو تم لوگ کہ لڑکی خوردسال کتنی حریص ہوتی ہے بازی پر یعنی مین اوسیقدر کھڑی ہوتی اور آپ بھی میری خاطر سے کھڑے رہتے تھے روایت ایکدن حضرت عمر رض کی بیوی نے غصہ مین عمر رض کو جواب دیا حضرت عمر رض نے کہا یا لکاع جواب دیتی ہو کہا ہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمسے بہتر ہین اونکی بیبیان اونکو جواب دیتی ہین عمر رض نے کہا اگر یہ حال ہے تو افسوس ہے

حفصہ رضہ پر کہ خاکسار نہو جاوے پھر عمر رضہ نے حفصہ اپنی دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی کو دیکھا
فرمایا ہان ای حفصہ خبردار رہنا ہرگز ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب ندینا اور ابوبکر کی بیٹی کا
حال دیکھکر غرہ[۵۱] نہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اونکو دوست رکھتے ہین اور اونکی باتین برداشت
کرتے ہین روایت ایک دن ایک بیوی نے غصہ مین آپکے سینہ مہر گنجینہ پر ہاتھ مارا اوسکی مان نے
اوسکے ساتھ درشتی کی کہ تو نے ایسا کیون کیا آپنے فرمایا جانے دو چھوڑ دو یہ سب اس سے بھی زیادہ
کچھ ہمارے ساتھ کیا کرتی ہین اور ہم درگذر کرتا ہون روایت کی مسلم اور بخاری نے کہ
حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہین کہ مین لڑکیون کے ساتھ گڑیا کے کھیل کھیلتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس اور میری چند لڑکیان ہمساے تھین کہ میرے ساتھ کھیلتی تھین پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب داخل ہوتے تو وہ سب لڑکیان آپسے چھپ جاتین پس آپ اون سب کو
ہمارے پاس بھیجتے تھے پھر کھیلتی تھین وہ ہمارے ساتھ روایت حضرت امام زین العابدین رضہ
فرماتے ہین کہ خبر دی اونھین جناب حضرت صفیہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہ جناب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اعتکاف[۵۲] مین تھے اور وہ زیارت شریف کو مسجد مین گئی تھین اور ایک ساعت بیٹھ کر مسجد
مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بات چیت کی پھر گھر آئین تو وہان سے اوٹھین آپ بھی
اونکے ساتھ کھڑے ہوے اور اونکو اونکے گھر پہونچادیا جب در مسجد پر قریب باب ام سلمہ کے پہونچے دو مرد
انصاری اودھر سے چلے جاتے تھے جب آپکو صفیہ کے ساتھ کھڑے ہوے دیکھا جلدی چلے گئے آپنے
اون دونون کو فرمایا یہ صفیہ میری بیوی ہین تمھارے دل مین وسوسہ نگذرے کہ یہ کسکی عورت ہے جو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہی انھون نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یہ کیا بات ہی اور کسے مجال ہی کہ اس بات کی آپکی طرف نسبت کرے فرمایا شیطان پھرتا ہے
بنی آدم کے بدنون مین جسطرح خون رگون مین پھرتا ہی مین ڈرا ایسا نہو کہ دل مین تمھارے بدی آوے
یعنی بسبب اسکی تمھارا دل ورطہ[۵۳] کفر مین نہ پڑجاوی اور تم ہلاک نہوجاو روایت کہا عائشہ رضہ نے
کہ تشریف لاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک یا حنین سے اور تھا اپنے گھر مین ایک چھوٹا
گھر بنایا تھا اوسمین ایک پردہ لٹکا ہوا تھا ہوا جو ڈولی تو اوس پردہ کا کنارہ اوٹھ گیا اوسکے اندر مجھے
گڑیے کی لڑکیان جو ہمارے کھیلنے کی تھین نظر آئین پس آپنے فرمایا یہ کیا ہی اے عائشہ مینے کہا یہ میری

[۵۱] بالفتح و تشدید فریفتہ شدن و بکسر اول و تشدید فریفتگی و عاشقی ۱۲ غیاث اللغات
[۵۲] گوشہ نشینی در مسجد ۱۲ منتخب
[۵۳] بالفتح [illegible] ۱۲ غیاث اللغات

لڑکیاں ہین اور دیکھا آپنے اون گڑیون کے درمیان ایک گھوڑا کہ اوسکے دو بازو بنے ہوے تھے پُرانے کپڑے کے پس آپنے فرمایا یہ کیا ہی جو مین ان گڑیون کے بیچمین دیکھتا ہون مینے کہا یہ گھوڑا ہے پھر آپنے فرمایا یہ چیز اوسکے اوپر کیا ہی کہا مینے دو بازو ہین آپنے تعجب فرمایا کہ گھوڑے کے دو بازو ہین کہا مینے کیا آپنے نہ سنا ہی کہ سلیمان عم کے گھوڑے تھے اونکے بازو تھے کہ ہوا پر اوڑتے تھے پس ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی کہ دندان درونی اونکے مینے دیکھے لیے رواہ ابوداود روایت بخاری شریف مین ہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کُنْتُ اَمدُّ رِجلَیّ فی قِبلَۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فاذا سجد غمزنی فرفعتُھا فاذا قام مددتُھا یعنی مین پھیلاتی تھی اپنے دونون پاؤن کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبلہ کی جانب اوس حالت مین کہ آپ نماز پڑھتے ہوتے پس جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے دباتے یعنی بغیر چھونے کے کپڑے وغیرہ کو حائل کرکے پس مین ہٹا لیتی اپنے پاؤن کو پھر جب آپ کھڑے ہوتے تو اوسی طرح پھیلاتی مین پاؤن کو اپنے روایت کی مسلم نے جابر رض سے کہ آئے ابوبکر رض صدیق در حجرۂ نبوی پر اور طلب اذن کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کو پس پایا ابوبکر رض نے لوگون کو کہ بیٹھے ہوے تھے دروازہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ دی تھی پھر اذن ملا ابوبکر رض کو وہ اندر گئے اسکے بعد عمر رض نے آکر طلب اذن کیا پس اذن دیا گیا اونکو پھر پایا عمر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ چپچاپ اندوہگین سر جھکائے ہوے بیٹھے ہین اور آس پاس آپکے بیبیان آپکی بیٹھی ہین عمر رض نے اپنے جی مین سوچا کہ کچھ ایسی بات کہنی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنسا دے پس کہا عمر رض نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میری بیوی مجھسے نفقہ مانگتی تو مین اوٹھکر اوسکی گردن پر ایک گھونسا مارتا کہ پھر وہ نہ مانگتی پس ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا ان عورتون کو جو میرے گرد بیٹھے دیکھتے ہو یہ سب مجھسے نفقہ میرے مقدور سے زیادہ ہی طلب کررہی ہین پس ابوبکر صدیق رض اوٹھکر عائشہ کی گردن پر مارنے لگے اور عمر رض اوٹھکر حفصہ رض کی گردن پر مارنے لگے اور دونون اپنی اپنی بیٹی کو کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپکے پاس نہین ہی پھر کہا عائشہ رض اور حفصہ رض نے خدا کی قسم ہم نہین مانگتے ہین کچھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو آپکے پاس نہو پھر گوشہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایک مہینا پھر حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یَاَیُّھَا النَّبِیُّ قُل لِّاَزوَاجِکَ سے لِلمُحسِنَاتِ مِنکُنَّ

اجرًا عظیمًا تک کہا جابر رضؓ نے کہ پہلے پہل آپنے عائشہ رضؓ سے یہ بات کہی کہ ای عائشہ مین چاہتا ہون
کہ تجھسے ایک بات کہون مگر دوست رکھتا ہون کہ تو اوسکے جواب مین جلدی نکرے حتّٰی کہ اپنے ماں باپ سے
اسمین مشورہ کرلے کہا عائشہ رضؓ نے وہ کونسی بات ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پڑھکر سنا دی
آپنے عائشہ رضؓ کو یہ آیت کہا عائشہ رضؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا آپکے حق مین مین ماں باپ سے
مشورہ لون بلکہ اختیار کرتی ہون خدا اور رسول کو اور آخرت کی گھر کو مگر آپ یہ بات ہماری کسی اپنی
بیبیون سے نکہنا آپنے فرمایا خبر اپنے سے تو نہ کہونگا مگر جب کوئی بیوی ان بیویون مین سے مجھسے پوچھیگی
کہ عائشہ رضؓ نے کیا کہا تو مین کہہ دونگا جو بات تو نے کہی ہے کیونکہ اللہ جل شانہ نے مجھے اسواسطے نہین بھیجا ہے
کہ کسیکو گناہ اور ہلاک اور مشقت مین ڈالون بلکہ مجھے اللہ نے احکام دین کی تعلیم کو اور لوگون پر آسانی
کرنے کو بھیجا ہے حال اور فرمایا آپنے خیرکم خیرکم لاهله وانا خیرکم لاهلی بہترین
تمہارا اللہ اور خلق کے نزدیک وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہتر ہو اور مین تم سب سے بہتر ہون اپنے
اہل و عیال کے ساتھ اور فرمایا ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا والطفهم
باهله کاملترین مسلمانون مین ایمانًا وہ ہے جو نیکوترین مسلمانون مین ہو از روی خلق کے اور جو بڑا
نرمی کرنے والا ہو مسلمانون مین اپنے اہل و عیال کے ساتھ اور فرمایا قبول وصیت کرو تم عورتون کی بابت
نیکی کو سو وی سب بندی ہین تمہارے پاس کچھ مالک نہین ہین اپنی جانون کے اور فرمایا بہترین
مردون مین ہماری امت سے وہ ہے جو بہترین اونکا ہو اپنی بیوی کے واسطے اور بہترین عورتون مین
ہماری امت سے وہ عورت ہے جو بہترین اونکی ہو اپنے شوہر کے واسطے اور فرمایا بہترین مردون مین ہماری
امت سے وہ ہے جو پیار و محبت کرے اپنی بیوی کے ساتھ مثل پیار و محبت کرنے ان کے اپنے بیٹی کی ساتھ
لکھا جاتا ہے واسطے ہر مرد کے اوس سے ہر دن رات مین ثواب سو شہید کا جو مارے گئے ہون فی سبیل اللہ
صابرین محتسبین اور فرمایا ہان ڈرو اللہ تعالی سے دو کمزورون کے حق مین یعنی یتیم اور عورت
سو اللہ پوچھیگا تمکو اون دونون کے احوال سے سو جسنے احسان کیا انپر وہ پہنچ گیا خدا کو حق تعالی کی
اور جسنے برائی کی انکے ساتھ پس واجب ہو گیا اوسپر اللہ تعالی کا غصہ اور فرمایا لازم پکڑو اپنے اوپر
خیال عورتون کا ایسا نہو رونده ڈالین فراش کو تمہاری اون لوگون سے کہ ناخوش ہو تم اونسے
یعنی مرد بیگانہ اپنے کنبہ وغیرہ کو اپنے پاس جگہ نہ دین اور اگر ایسا کرین تو مارو ان عورتون کو مگر کچھ ایسا

ای طالبین للثواب ۱۲
مرقاة ۵۵
طفل بے پدر و گاہے بمعنی بی مادر باشد و طفلیکہ مادر و پدر ہر دو ندارد

سخت مارنا نہیں جو اثر کر جاوے انمین اور مشقت مین ڈالے اونکو اور فرمایا لازم ہی تمپر کہانا اور کپڑا
عورتونکا ساتھ معروف کی اور انصاف روایت کی ابوداوٗد نے نعمان بن بشیر سے وہ کہتی ہین
کہ اذن چاہا ابوبکر صدیق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنیکو پس سنی اونھون نے آواز
عائشہ رضہ کی بلند پھر جب ابوبکر رضہ گھر مین گئے تو عائشہ کو پکڑا تا اونکو طمانچہ مارین اور کہا ہر آینہ نہین دیکھتا ہون
تجہے کہ تو اپنی آواز بلند کرتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ ابوبکر رضہ کو عائشہ صدیقہ رضہ کے
مارنے سے روکتے تھے پھر ابوبکر صدیق رضہ عائشہ رضہ پر غصہ ہوکر آپکے پاس سے چلے آئے پھر جب ابوبکر رضہ
چلے آئے تو آپنے بطور مزاح کے فرمایا ای عائشہ دیکھا تمنے کسطرح چھوڑا لیا ہمنے تمکو اس مرد سے کہا
راوی نے پھر چند روز نہ آئے ابوبکر رضہ آپکے پاس بباعث غصہ کے عائشہ سے پھر اندر آنیکو اذن چاہا
پس پایا دونون آدمی کو کہ باہم صلح کر چکے ہین کہا ابوبکر رضہ نے کہ تملوگ ہمین بھی اپنی صلح مین داخل کرو جیسا اپنی لڑائی
مین ہمین داخل کیا تھا آپنے فرمایا قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا یعنے کی جو بات تو نے کہی ای ابوبکر رضہ

فصل چہارم بیان مزاح رحمۃ للعالمین باعامہ مومنین

مزاح اور خوش طبعی کرنی بغیر ایذا اور افراط اور مداومت کی واسطے تالیف قلوب کی سنت مستحبہ ہے
جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کبھی کبھی واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب اور
تالیف قلوب اور موانست کے لوگون سے خوش طبعی کر لیا کرتے مگر سوای امر حق کے نہ کہتے اور اگر آپ
اسقدر تواضع اور موانست اور مباسطت اور خلق اور مخاطبات ظرافت آمیز اونکے ساتھ نفرماتے تو
بھلا کسکی مجال تھی کہ آپکے ساتھ بیٹھ سکتا اور آپسے بول سکتا اور کھڑا ہو سکتا آپکے سامنے بسبب کمال
جلالت اور مہابت اور عظمت اور سطوت آپکے روایت کی ترمذی نے انس رضہ سے کہ ایک شخص نے
آپسے سواری مانگی آپنے فرمایا کہ تیری سواری کے واسطے اونٹنی کا بچہ مین دونگا اوسنے کہا اونٹنی کا بچہ
لیکے مین کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین ہوتے تو کسکے ہوتے ہین روایت کی
ابوداوٗد نے انس رضہ سے کہ فرمایا آپنے اونکو بطور مزاح کے یاذا الاذنین ای دو کان والے روایت انس
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بباعث زیادت عنایت کی ہمارے گھر والون سے اختلاط کرتے تھے
اور میرا ایک چھوٹا بھائی ابا عمیر نامے تھا اوسکا ایک چھوٹا سا طائر تھا جسکو نغیر کہتے ہین کہ اوسکے
ساتھ وہ بازی کیا کرتا تھا پھر اوسکو اپنے ہاتھ پر رکھے ہوئے آپکے پاس آتا تھا جب وہ طائر مر گیا

پھر جب وہ آپکے پاس آتا آپ اوسکو بطور مزاح کے فرماتے یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یا ابا عمیر تمہارا
نغیر کیا ہوا متفق علیہ روایت ہی مصابیح مین انس رضی سے کہ آئی ایک بوڑھیا عورت آپکے پاس
اور عرض کی آپسے کہ آپ دعا فرمائین کہ مین بہشت مین داخل ہوؤن آپنے اوسکو بطریق مزاح کے فرمایا
کہ بوڑھی عورتین بہشت مین نہ جائینگی پس وہ عورت آپکے پاس سے روتی ہوئی پھری آپنے فرمایا اوس سے
کہدو کہ بوڑھی عورتین بصفت پیرزنی بہشت مین نہ جائینگی بلکہ اونکو بصفت باکرہ کرکے بہشت مین
داخل کرینگے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا اور
مشکوۃ شریف مین عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مین آیا آپکے پاس غزوہ
تبوک مین اور آپ ایک چھوٹے سے چمڑے کے خیمہ مین تھے پس مینے آپکو سلام کیا آپنے جواب دیا اور فرمایا خیمہ مین آؤ
مینے بطور مزاح کے کہا کہ آیا سارے بدن سے آؤن آپنے فرمایا ہان سارے بدن سے اوپھر مین خیمہ مین گیا
کہا عثمان بن ابی عاتکہ راوی نے کہ آیا سارے بدن سے داخل ہوؤن اسواسطے کہا کہ خیمہ چھوٹا تھا روایت
ہی انس رضی سے کہ ایک شخص زاہر نام کسی گانون مین رہتا تھا کہ گانون کی چیزین ساگ وغیرہ کی قسم سے جو
آپکو خوش آتین کبھی کبھی بطور ہدیہ کے آپکی حضور مین لایا کرتا تھا اور آپ بھی رخصت کے وقت اوسے
شہر کی چیزین کپڑے وغیرہ کی قسم سے خرید کرکے دیتے تھے اور اوسکو آپ دوست رکھتے تھے اور
فرماتے تھے زَاهِرٌ بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ زاہر ہمارا گماشتہ ہی گانون کا اور ہم گماشتہ ہین اوسکے
شہر کے یعنی وہ گانون کی چیزین ترکاری وغیرہ لے آتے ہین اور ہم اونکو شہر کی چیزین خرید دیتے ہین
اور زاہر ظاہر مین بدشکل تھے ایکدن آپ بازار کی جانب تشریف لیگئے زاہر کو بازار مین کوئی چیز بیچتے
دیکھا پس آپنے پس پشت سے اونکے دست مبارک اپنا اونکی آنکھون پر رکھکے اونکو اپنی طرف کھینچا اور
گود مین لیکر بیٹھ گئے اونکی اپنے سینہ مہر گنجینہ سے لپٹا لیا انھون نے آپکو دیکھا نہ تھا کہنے لگے یہ کون ہے
تضمین شعر سے ؏ آمدی از پس بیازی چشم پوشیدی مرا ✽ ای نگار دست رنگین دست بکشا کیستی ✽
پھر جب معلوم ہوا اونکو کہ آپ ہین تب پیٹھ اپنی سینہ مبارک سے خوب چپکا دی اور نہ چاہتے تھے کہ جدا ہون
پس آپنے بطور مزاح کے فرمایا کوئی ہے کہ اس غلام کو مول لے زاہر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
واللہ قیمت تو میری بہت ہی کم ہیگی رنگ اونکا کالا تھا اور صورت اچھی نہ تھی اسواسطے اونھون نے
یہ بات کہی آپنے فرمایا ولیکن خدا کے نزدیک تم کم قیمت نہین ہو بلکہ بیش قیمت ہو یعنی مقبول ہو اور کسطرح

مقبول اور بیش قیمت ہوتے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اور محب اور مقبول تھے

روایت لطائف عجیبہ مین ہی کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجمع اصحاب مین بیان فرمایا کہ عورت کو جننے کے وقت دو فرشتے جناب باری عز اسمہ کی طرف سے آتے ہین ایک تو عضو مخصوص عورت کا کشادہ کر دیتا ہی تا لڑکا آسانی سے نکل پڑتا ہی اسکے بعد دوسرا فرشتہ خدا کے حکم سے اپنا ہاتھ اوس عضو پر پھیر دیتا ہی پھر وہ عضو بدستور ہو جاتا ہی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر مین لڑکا پیدا ہوا ہی پہلا فرشتہ تو آیا مگر دوسرا نہ آیا آپنے تبسم فرمایا اور اوسکے حق مین دعاء خیر کی روایت ہی کہ ایکبار زینب بنت ام سلمہ کہ ربیبہ آپکی تھین آپکے پاس آئین اور آپ غسل فرما رہے تھے بطریق مزاح کے آپنے اونکے منہ پر پانی چھڑکا برکت سے اسکے اثر حسن وجمال جوانی کا بڑھاپے تک اونکے چہرہ سے زائل نہوا

فصل پنجم بیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جود و سخاوت کا کرم و عطا و سماحت کا

جود و سخا مین بھی کوئی مخلوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر نہ تھا اور بعد حق تعالی کے اجود الاجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور بعد آپکے علماء است آپکے کہ نشر علم دین کا کرین جیسے حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللّٰہ اجود جواد ثم انا اجود بنی ادم واجودہم من بعد رجل علم علما فنشرہ اور وقت بذل و ایثار اور جود و سخا کی قدر دینار و درم کی آپکے سامنے کچھ بھی نہ تھی اور سخاوت آپکی اس حد کو پہونچی تھی کہ غایت سخاوت سے آپ اوسپر معاتب ہوے جیسا فرمایا حق تعالی نے ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا اور نہ کھول دے ہاتھ اپنا نرا کھولنا پھر بیٹھ رہے الزام کھایا ہارا یعنی سبب الزام دین کہ اتنا فی سبیل اللہ کیون دیا اور خیرات کیا کہ آپ محتاج رہ گئے اور تو محتاج غریب کو دیکھکر اتنا بیتاب ہو جا اپنی جان اونکے پیچھے گھونٹ نہ ڈال اوسکی حاجت تیرے ذمے پر نہین ہی اللہ ہی کے ذمے پر ہی مگر یہ باتین حکیم مطلق نے جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمائین جو بجاد و عدمی تھے ہر شخص کو نہین اور جسکے جی سے مال نہ نکل سکے اوسکو تاکید ہی دینے پر حکیم گرمی والے کو سرد دوا دیتا ہی اور سردی والے کو گرم اور تمامی دنیا کی قدر آپکے سامنے پشہ کے برابر بھی نہ تھی چنانچہ کفار قریش آپسے دست بستہ عرض کرتے تھے کہ آپ ہمارے دین کو برا نہ کہین اور ہمارے معبودونکو سب و شتم نکرین اگر آپکو مال و اسباب کی ضرورت ہو تو ہم لوگ آپکو اسقدر مال و متاع جمع کر دین کہ ...

بندرھوین پارہ مین سورہ بنی اسرائیل کے تیسرے رکوع مین ہے ۱۲ صادق محمد عفی عنہ

بالفتح و تشدید موحدہ یعنی پشہ ۱۲ غیاث

وسلطنت چاہتے ہین تو ہم سب لوگ ملکے آپکو بادشاہ بنائین آپنے قبول نفرمایا اور اونکی طرف کبھی
التفات نکی اور حق تعالی نے دنیا و آخرت اور کنجیان خزائن زمین کی آپکے پیش نظر کین آپنے اونکی طرف
گوشہ چشم سے ندیکھا ما زاغ البصر وما طغی اور بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہا انھون نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احسن الناس واشجع الناس واجود الناس یعنی سب
لوگون سے بڑے حسین اور بڑے شجاع اور بڑے جواد اور وجہ اسکی یہ تھی کہ نفس آپکا اشرف النفوس
اور مزاج شریف آپکا اعدل امزجہ تھا اور جو کوئی ایسا ہوگا فعل اوسکا احسن افعال ہوگا اور شکل اوسکی
املح اشکال اور خلق اوسکا احسن اخلاق اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع تھے جمیع کمالات جسمانی اور
روحانی کے اور مجمع تھے خوبی سیرت اور حسن صورت کے ع خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات چہ اچھہ
خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ اور جود و سخا آپکا بیرون حد حصر اور زائد از بیان ہے تھا اور جو کچھ محدثین نے لکھا
سو وہ بحر زخار ناپیدا کنار جود و سخا سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کا ایک قطرہ ہے اگر کرور در کرور اوسکے نام
اور ہوتا تو اوسکا بھی وہی حکم تھا اور کبھی فی عمرہ ایک درم و دینار ملک مین آپکی رات بھر نرہا جو آیا سو خیرات کیا
اور اگر کوئی درم بچ رہتا اور کوئی لینے والا نملتا تو جبتک اوسکا مصرف تجویز نفرماتے گھر کے اندر تشریف نلیجاتے
جابر کہتے ہین کہ ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا یعنی کبھی نہ مانگی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے کوئی چیز پس کہا ہو آپنے جواب مین اوسکے لا یعنی نہین اور
اسکی معنی مین ہے قول حسان کا ع ما قال لا قط الا فی تشہدہ ۔ لولا التشہد لم یسمع لہ لا ۔ اور قول
فرزدق کا آپکی نعت مین ع ما قال لا قط الا فی تشہدہ ۔ لولا التشہد کانت لاءہ نعم ۔ ع نرفت لا
بزبان مبارکش ہرگز ۔ مگر باشہدان لا الہ الا اللہ ۔ غرض اس حدیث سے نفی کرنی بخل اور خست کی ہے مطلقا
آپکی ذات بابرکات سے یعنی آپکی جود و سخا کا یہ حال تھا کہ جب کوئی مستحق یا سائل آپسے کچھ طلب کرتا تو ہرگز
آپ اوسے حتی الوسع محروم نپھیرتے اور اوس سائل کے جواب مین کبھی لا نفرماتے اور اگر اوسوقت کوئی
چیز موجود نہوتی تو قرض لیکر دیتے اور اگر قرض لیکر دینے سے کوئی مانع ہوتا تو آپ رنجیدہ خاطر ہوتے
اور اگر اوسوقت قرض بھی نملتا تو چپ رہجاتے اور نرمی اور خوش اخلاقی اور اچھی بھلی بات سے
دلجوئی سائل کی کرتے اور عذر کرتے مگر کھل کر نکہتے کہ مین نہین دونگا اور کبھی کہتے دوسرے وقت
پاس آنا غرض آپ ایسے اجود الناس تھے کہ تھوڑا بہت جو ہاتھہ آتا دیتے اور اسقدر دیتے کہ فقر اور

ناداری سے نہ ڈرتے اور نہ کچھ اندیشہ فرماتے ہے ہرچہ آمد بدست بدادی تو بیش از آن۞ این جود
آنکس ست کش از فقر ہا نیست۞ اور جب کسی محتاج بھوکے پیاسے کو دیکھتے اپنا کھانا پانی باوجود اپنی ضرورت
حاجت کی اوسپر ایثار فرماتے اور خود بھوکے پیاسے رہجاتے اور جود و عطا آپکا چند قسم پر تھا کبھی ہبہ
کر دیتے اور جو اپنا حق اور دین کسی پر ہوتا اوسکو چھوڑ دیتے اور کبھی صدقہ کر دیتے اور کبھی ہدیہ و تحفہ بھیجتے
اور کبھی کوئی چیز کسی سے خرید فرماتے اور اوسکی قیمت ادا کرکے پھر وہ چیز اوسی شخص کو دیدیتے اور کبھی
قرض لیتے پھر جب ادا کرتے جسقدر لیا تھا اوس سے زیادہ دیتے اور کبھی کچھ چیز خرید فرماتے اور قیمت جسقدر
قرار پائی ہوتی اوس سے زیادہ دیتے اور کبھی ہدیہ قبول فرماتے اور بعوض اوسکے دو چند سہ چند انعام فرماتے
غرض جسطرح ممکن ہوتا خیرات و مبرات کرتے مگر خود وہ سلطان گدا خو باوجود اپنی ایسی دولت اور سخاوت
اپنی ذات سے زندگانی فقیرانہ کرتے دو دو مہینے ہوجاتے کہ آپکے گھر مین آگ روشن نہوتی اور کبھی آپ ایسے
بھوکے ہوتے کہ بسبب بھوک کے اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے کیونکہ آنتون کے باندھنے اور محکم ہونے
ایک قوت ہوتی ہے کہ پھرنے چلنے مین کچھ ایسی دشواری نہین ہوتی ہے کن فکان از غرض او خوشہ چین
او فقیر [illegible] ہر دو عالم شادہ بر خوان کرم [illegible] سنگ بستہ بر شکم۞ اور فقر آپکا
اختیاری تھا نہ اضطراری یعنی بسبب تنگی اور ناداری اور افلاس اور نایافت کی نہ تھا جیسا کہ گمان جاتا اور
جو شخص کبھی ایسا ہوتا تھا بلکہ بسبب اوسکے زہد اور سخاوت اور جود اور ایثار تھا اور کبھی بباعث مکروہ جاننے
ایک قسم [illegible] اور کبھی واسطے اختیار ریاضت کے تھا اور قبل ہجرت کے تھا جیسا کہ ثابت ہوا ہے کہ اپنے
اہل و عیال کو واسطے اپنے کھانا سال بھر کا اور تمام رکھتے تھے اور [illegible] آپکے [illegible] قربانی
کیجاتی اور [illegible] بحرین [illegible] درہم جو بحرین سے آئے تھے تقسیم کر دیے اور ویسے ہی [illegible]
اونٹ اور بکریان اور نقود جو اعطا [illegible] قیاس بشری سے باہر ہے غرض آپ جسطرح جمیع اوصاف و اخلاق
کمالات ظاہریہ و باطنیہ مین افضل اور اعلم و اشجع و اکمل العالمین تھے اسیطرح جود و سخا مین بھی [illegible]
اجود العالمین تھے اور کہا ابو علی دقاق صوفی رحمۃ اللہ نے کہ جود اور ایثار حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
کسی فرد بشر سے ممکن نہین ہے یہ ہے کہ قیامت مین سب انبیا اور رسل نفسی نفسی کہینگے اور ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم امتی امتی فرماینگے سبحان اللہ ثم سبحان اللہ روایت مدارج النبوۃ اور شفا مین ہے
کہ ایکبار ایک سائل نے آپسے کچھ طلب کیا آپکے پاس اوسوقت کچھ نہ تھا آپنے عذر کی راہ سے فرمایا

بہت دوست رکھتے تھے پس لایا مین اوسے آپکی حضور مین اور آپکے پاس حلیہ یعنی زیور جو پہنتے
لای تھے رکھا تھا آپنے اوسے اوٹھا کر مجھے دیدیا روایت ہی کہ ایام مرض مین آپکے پاس کئی
کچھ اشرفیان آگئی تھین آپنے فرمایا انھین فقرا پر تقسیم کردو مگر چھ یا سات یا آٹھ یا نو اشرفیان علی اختلاف
الروایات آپنے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ فرمائین اسکے بعد آپکو کچھ غشی سی طاری ہوئی اور سر مبارک
سینہ پر عائشہ رضی کے رکھے ہوئے تھے جب ہوش مین آئے فرمایا ای عائشہ وہ اشرفیان تمنے کیا کین کہا ہمارے
پاس مین فرمایا فقرا پر تصدق کردو پھر آپکو غشی طاری ہوگئی جب پھر ہوش مین آئے فرمایا تمنے اشرفیان
خیرات کین کہا ابتک نہین فرمایا میرے پاس لاؤ آخر آپنے اشرفیون کو اونسے لیکے اپنی ہتھیلی پر رکھا
اور گنا پھر فرمایا کیا گمان تھا محمد کو اپنے پروردگار کے ساتھ اگر اوسکے دربار مین جاتا اور یہ اشرفیان
اوسکے پاس ہوتین پھر آپنے وہ اشرفیان علی رضی اللہ عنہ کو دین کہ فقرا پر خیرات کردو اور فرمایا
اب مجھے راحت ملی ہی روایت ہی کہ غزوۂ طائف کی فتح کے بعد پھرتے وقت اونٹ کسی لشکری کا غزوۂ
طائف کا آپکے اونٹ سے اتنا قریب ہوگیا کہ اوسکے نعل سے ساق مبارک مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کچھ صدمہ پہونچا وہ شخص کہتا ہی کہ آپنے ایک کوڑا میرے پانون پر مارا اور فرمایا اور دور ہٹا کر اونٹ کو [illegible]
پنڈلی تونے دردمند کی دوسرے دن آپنے کسی آدمی کو میرے بلانے کو بھیجا مینے سمجھا کہ کل جو آپکی ساق مبارک کو
ہمارے اونٹ کی نعل سے صدمہ پہونچا ہی اوسکے بدلے کیلیے مجھے آپ بلاتے ہین آخر میں حضور والا مین
حاضر ہوا آپنے کمال شفقت و محبت سے فرمایا کل پیر اگر اوسیرے پانون پر پہونچا [illegible]
کہ لو اوسکا عوض مجھسے [illegible] معذرت کی آپنے اسّی اونٹنیان مجھے عنایت فرمائین روایت
کہ ایک صحابی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منزل [illegible]
مین ناقہ [illegible] آپنے ناقہ کو [illegible] اتفاقات [illegible]
کمال خلق و محبت سے فرمایا کہ [illegible] یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ
آپ پر فدا ہوں [illegible] بکریان [illegible] عنایت فرمائین
اونھین بکریون کے باعث صاحب دولت و ثروت ہوگیا حال اونکے جود و سخا و کرم کا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے فتح حنین کے روز بیرون حد اندیشہ اور قیاس سے تھا ہر ایک کو سو اونٹ اور ہزار ہزار
گوسفند دیے اور بیشتر دینا آپکا اونسے ان مولفۃ القلوب کو تھا کہ ضعیف الایمان تھے اور ہنوز صدق ایمان

بانفع جنگ حنین باکفار بعد اسلام بشر بلیک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دران جنگ ہمراہ بایشت و آنگ جنگ حنین باکفار بسر کردگی امام وقت

انکے دل مین غم آیا تھا آپ چاہتے تھے کہ مال دنیا کی مدد سے انکے دین کو ثابت رکھین اور کہا صاحب مواہب لدنیہ نے
کہ حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ایام حنین مین آپنے پانچ لاکھ درہم دیے روایت صفوان بن امیہ بھی
اسی قبیلہ کا ایک مرد تھا حالانکہ آپسے اوس سے قرابت تھی مگر پھر بھی آپسے بڑی عداوت رکھتا تھا اور
آپکو بڑی بڑی اذیتین دیتا تھا اور حنین اور طائف مین آپسے خوب لڑا ہی اپنی حالت کفر مین اور آپ اوسکی
عداوت اور بدی کے عوض صلہ رحم کے واسطے اوسپر بڑا احسان کیے جاتے تھے پھر جب حنین کی لڑائی سے
آپنے فراغت پائی غنیمت کے مالون کو دیکھ رہے تھے اور صفوان آپکے ساتھ تھا پہاڑ کی گھاٹی مین چار پایہ غنیمت
بھرے ہوے چر رہے تھے صفوان برابر اوسی گھاٹی کی طرف دیکھ رہا تھا اور آپ صفوان کو دیکھ رہے تھے
فرمایا اے صفوان کیا یہ گھاٹی تجھے اچھی معلوم ہوتی ہے کہا ہان فرمایا یہ گھاٹی اور جسقدر اسمین چار پایہ
سب تیرے ہین صفوان نے سبکو اپنے احاطۂ تصرف مین لاکر کہا ما طابت نفس احد بمثل ہذا
الا نفس نبی لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور کہا ابن شہاب نے کہ دیے اوسکو
آپنے حنین کے دن سو غنم پھر دیے سو غنم پھر سو غنم روایت ابو سفیان بن حرب اور بیٹے سب اوسکے بھی
مؤلفۃ القلوب تھے پس ابو سفیان نے جو بحالت مین مشہور تھا آکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اب قریش مین سب سے زیادہ مالدار تمھین ہو ان مالون مین سے مجھے بھی دو آپ مسکرانے لگے اور بلال رض کو
فرمایا کہ چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ ابو سفیان کو دے ابو سفیان نے کہا میرے بیٹے یزید کا بھی حصہ
دیجیے آپنے اوسکا حصہ بھی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی اور دی پھر ابو سفیان نے کہا میرے دوسرے بیٹے
معاویہ کا بھی حصہ دیجیے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی اور آپنے دلوا دی ابو سفیان نے کہا میرے
ان باپ آپ پر فدا ہون قسم خدا کی آپ زمانۂ جنگ مین بھی بڑے کریم ہین اور زمانۂ صلح مین بھی خدا تعالی
آپکو جزاء خیر دے روایت اور اسی طرح آپنے ہر ایک رؤساء عرب کو جسطرح سہیل بن عمرو اور حویطب
بن عبد العزی اور اسید اور حارث اور قیس اور اقرع اور عیینہ کو سو سو اونٹ انعام فرمائے اور اسیطرح
ہر ایک علاء اور مخرمہ اور سعید اور عثمان بن نوفل اور ہشام کو پچاس پچاس اونٹ انعام کیے روایت ہے
کہ عباس بن مرداس اسلمی کو آپنے چار اونٹ دیے عباس نے اس سے ملول اور غصہ ہو کر چند بیت کہے آپنے
سنکر فرمایا اے علی رض اوٹھو زبان اسکی میری طرف سے کاٹ ڈالو علی رض اوٹھکر عباس کا ہاتھ پکڑ کر لیچلے عباس نے
کہا کیا میری زبان کاٹ لوگے علی رض نے کہا جو آپنے فرمایا اوسے ضرور عمل مین لاؤنگا جب دونو نکے پاس پہونچے

بفتحتین گوسفند ۱۲ منتخب اللغات

بضم اول و واو معروف و کسر قاف و تشدید یاء تحتانی چہل درم وزن اواقی جمع آن ۱۲ منتخب اللغات

علی رضی اللہ عنہ نے عباس کو فرمایا لیجیے ان اونٹون مین سے چار سے سو کہ عباس نے کہا مان باپ میرے تجھپر
فدا ہون تم سب کیسے کریم اور حلیم ہو روایت نسیم الریاض مین ہے کہ جب غزوہ ہوازن مین آپنے
فتح پائی اور غنیمتین لوٹین چودہ آدمی ہوازن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اون
سبھون مین ابو برقان رضاعی چچا آپکے بھی تھے پھر کہا اون لوگون نے کہ ہمارے آپکے درمیان رابطہ
رضاعت کا ہے سو آپ ہمپر احسان کرین جو کچھ اس لڑائی کی لوٹ مین آپکو ہاتھ آیا ہے ہمکو دیدیوین ۵
گرچہ افتادہ بخاک رہیم از صد خواری ۰ چشم داریم کہ از بستر کرم برداری ۰ آپنے فرمایا مینے تو تمہاری بڑی
انتظاری کھینچی تھی اور تم اس بار مین بہت دیر کرکے آئے ہو سو تمھین اپنی عورتین اور بیٹے محبوب ہین یا اپنے
مال اون لوگون نے کہا ہم لوگ اپنی عورتون اور بیٹون کو چاہتے ہین پس فرمایا ان سب مین سے جسقدر ہمارا اور
بنو عبد المطلب کا حق ہے وہ تمہارا ہے اور جو اور لوگون کا حق ہے سو اون لوگون سے پوچھا جائیگا پس کہا اور
مہاجرین اور انصار ہمارا حق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور ایک جماعت جو مؤلفۃ القلوب کی تھی
انھون نے کہا اگر ہمارا حق ہو سو نہیں دینگے آپنے اون جماعت سے بھی قرض لیکر وعدہ اسکا کیا کہ پہلے جو مال
آئیگا اوس مین سے ایک ایک کے عوض چھ چھ اونٹ دیوینگے سارے لوگ خوشی خاطر سے راضی ہو گئے پھر آپنے
بالکل غنیمت کے مال اون قیدیون کو پھیر دیا کہ جو اس لڑائی مین ہاتھ آئے تھے اور وہ سب چھ ہزار آدمی تھے اور چوبیس ہزار اونٹ
اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریان اور چار ہزار اوقیہ چاندی کا ہر اوقیہ چالیس درہم کا روایت ہے ابن فارس سے کہ حساب
کرنے سے معلوم ہوا کہ جو کچھ آپنے ہوازن کو دیا سو پانچ کروڑ تھا اور بعضون نے کہا کہ پچاس کروڑ ۵ ہر چہ آید بدست بگذارد
برادری تو بیشوا از ان کہ چو ابر جود آنکس ہو تا شود ایشان بیست روایت ہے ابن فارس نے اپنی کتاب
اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکھا ہے کہ وہ حلیمہ سعدیہ کی بیٹی آپکے حضور مین حاضر ہوئی اور ایک شعر
اوسنے پڑھا کہ ایام رضاعت کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو ہوازن مین تھے یاد دلایا آپنے جو کچھ ان
لوگون سے لیا تھا سب پھیر دیا اور بعضون نے لکھا ہے کہ ان قیدیون کی جب قیمت کی گئی تو پانچ لاکھ
ہوئے ابن وحیہ نے کہا کہ یہ عجب تقسیم کی بخشش اور نہایت جود و سخاوت ہے کہ دنیا مین کبھی مثل اسکے وجود مین
روایت شفا مین ہے کہ آپکے پاس نوے ہزار درہم آئے اور آپنے اونکو ایک بوریے پر رکھا اور پھر تقسیم کردیے
آپنے سب درم کو اور کسی سائل کو پھیر نہین دیا یہانتک کہ فارغ ہوئے اون سے روایت ہے صحیح بخاری مین
انس رضی اللہ عنہ سے کہ بحرین سے آپکے پاس غنیمت کا بہت مال آیا تھا آپنے فرمایا پھیلا دو اسے مسجد مین پھر تشریف

[illegible] وضاد و جود مین ۹۰ [illegible]

لاے آپ مسجد کے اندر اور نہ دیکھا اوس مال کی طرف جب نماز سے فارغ ہوے اوس مال کے پاس بیٹھے اور
پریشان کردیا اوس مال کو لوگون پر اور جسکو دیکھا دیا پھر عباس رض بن عبدالمطلب چچا آپکے آئے اور
کہا ہمین بھی اس مال سے دیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلیے کہ مین نے فدیہ دیا ہے اپنے نفس کا
اور عقیل کا بس بھر دیا آپنے اونکے کپڑے مین اسقدر کہ وہ نہ اوٹھا سکے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کسی کو آپ فرماوین کہ اسے اوٹھا کر میرے ساتھ رکھدے آپنے اونکی طمع کے کم کرنیکو فرمایا
براہ تہذیب و تادیب کے نہین اے چچا جسقدر تم اوٹھا سکو لیلو پھر اونھنے جسقدر ہو سکا اپنے کاندھے پر
اوٹھا کر چلے اور آپ اونکی طرف براہ تعجب دیکھ رہے تھے اور متعجب تھے اونکی حرص پر پھر جب تقسیم کر چکے
ایک درم بھی باقی نرہا تب آپ اوس جگہ سے اوٹھے اور ملا جلال الدین سیوطی نے شرح صحیح بخاری مین ابن
ابی شیبہ سے نقل کیا ہے کہ وہ مال جو بحرین سے آے تھے اور آپنے اوسکو تقسیم کیے تھے لاکھ درم تھے اور وہ
پہلے پہل خراج آیا تھا وقت اسلام مین **روایت** ہے شفا مین ابو ہریرہ رض سے کہ آپکے پاس ایک سائل
آیا آپنے ایک شخص سے نصف وسق قرض لیکر اوسکو دیا پھر وہ شخص نے آپسے اپنے قرض کا تقاضا کیا آپنے
پورا ایک وسق اوسکو دیا اور فرمایا آدھا وسق اپنا قرض لو اور آدھا یہ ہدیہ ہے **روایت** ہے کہ شب معراج مین
جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مورد اختصاص فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی کے ہوے جناب باری
سے ارشاد ہوا اے حبیب من کیا چاہتے ہو فرمایا امت مرحومہ کو اسیطرح ستر بار و بروایتے سات سو بار
و بروایتے سات لاکھ بار جناب باری عز اسمہ سے یہی خطاب ہوا اگر ہر بار حضرت رحمۃ للعالمین محب الفقرا
والمساکین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت ہی کی درخواست کی اور حق تعالی ہر بار جواب اسکا حسب خواہ
آپکے ارشاد فرماتا تھا اور ہر بار ستر ستر ہزار امت کو بخشتا تھا پھر ارشاد ہوا اے حبیب من کسقدر امت تمھے
پیاری ہے فرمایا خداوندا ؎ مین عاجز طلب سے ہون تو دینے سے عاری نہین ۞ آخر سید آدم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شب معراج سے پھر آے ایکدن امیر المومنین عثمان غنی رض آپکے واسطے کچھا چھوہارے کا ہدیہ لاے
آپنے چاہا اوسے تناول فرماوین کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا آپنے دست مبارک اپنا روک لیا اور بمقتضاے
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے وہ کچھا اوسے عنایت فرمایا راہ مین امیر المومنین
ابو بکر صدیق رض نے اوس سائل سے وہ کچھا خرید کر کے حضور مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہدیہ لاے
جب آپنے چاہا کہ اوسے کھاوین پھر وہی سائل نے حاضر ہوکر حضور سے سوال کیا آپنے وہ کچھا اوسے پھر حوالہ کیا

وہ لیجاتا راہ مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اوس سائل سے وہ کچھا خرید فرما کے حضور مین ہدیہ لاے آپنے
جو ہین چاہا کہ اسمین سے چھوہارے کھائین کہ پھر اوسی درویش نے حاضر ہوکر درخواست کی سلطان گداخو
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر وہ خوشہ اوسے عنایت فرمایا اس بار راہ مین امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس سائل سے
وہ خوشہ خرید کر کے حضور مین ہدیہ گذرانا آپنے چاہا کہ اوسمین سے کچھ کھائین کہ پھر اوسی سائل نے آکر سوال
کیا آپنے جب اوسکا اصرار دیکھا تیسری بار ازراہ محبت فرمایا اسائل انت ام تاجر تو سائل ہے یا سوداگر
فوراً جبرئیل امین آے اور آیت وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ آپکو پڑھ سنائی اور بطور دوستانہ
عرض کی خداوند کریم فرماتا ہے کہ اے حبیب من شب معراج مین ستر ہزار بار مینے تمسے پوچھا تھا کہ تم کیا چاہتے ہو
تم ہر بار کہتے تھے کہ خداوندا اپنی امت چاہتا ہون اور مین ہر بار تمھاری درخواست حسب دلخواہ تمھارے قبول
کرتا تھا اور ہرگز جواب درشت نہیں کہتا تھا میرے اس بندے نے آج چار مرتبہ تمسے سوال کیا جواب اوسکا
تمنے درشتی سے دیا کہ اسائل انت ام تاجر ۔ ای کریمی کہ در سرای وجود * دست جودت و کرم بگشود *
ما گدا و تو پادشاہ ہمہ * جرم بخشای و عذر خواہ ہمہ * رحم فرمای کز تو گیرند نیز * کہ خدا را بغیر این نسزد *
بر ضعیفان قوی ستم نکند * بر گدا شاہ جز کرم نکند * از تقاضای سبقت رحمت * شدہ مرحوم نام این امت *
بر معینی و کرم بخشای * دستگیر قدم بخشای * حال اور صدقہ دینے کو آپ بہت دوست رکھتے اور
اپنے صدقہ و خیرات کرنے سے اسقدر خوش ہوتے کہ بخیل لوگ لینے مین اوسکے خوش ہوتے ہین اور جسقدر
کہ خدا کی راہ مین دیتے اوسکو بہت نہ جانتے بلکہ اوسکو بمقابلہ عظمت اور کبریائی حق اور اپنی ہمت اور قوت
سخاوت کے کچھ گنتی مین نہ لاتے محض بے اعتبار سمجھتے اور اگر کوئی شخص آپسے کچھ ایسی چیز طلب کرتا کہ اوسکے
دینے مین صلاح وقت نہوتی یا مصلحت اوس شخص کی نہوتی تو سائل کو بہت اچھی طرح سے سمجھا دیتے چنانچہ
ایک روز حکیم بن حزام نے کہ بھتیجے ہین ام المومنین خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے آپسے کوئی چیز ایسی طلب کی تھی
آپنے فرمایا اے حکیم مین وہ چیز تجھے دیتا ہون مگر یہ ایک چیز مکروہ ہے اوسکے ساتھ تجھے الحاق ہوگی اور نصیحت کی
کہ جبتک تجھسے ہوسکے کسی سے سوال نکر چنانچہ کہتے ہین کہ حکیم نے اوسکے بعد سوال ہر چیز کا اسقدر ترک کر دیا کہ اگر وہ
گھوڑے پر ہوتے اور کوڑا اونکے ہاتھ سے گر جاتا تو کسی سے نہ مانگتے اور نہ کہتے کہ ذرا اوٹھا کر مجھے دے
دو اور لوگون کو آپ صدقہ خیرات دینے پر رغبت دلاتے اور فرماتے کہ برابر احد کے پہاڑ کے ہمین زر ہو تو بھی
ہم خوش نہیں رکھتے کہ تین شب اوسپر گذرے اور ہمارے پاس اوس زر سے کچھ باقی رہے مگر جو اوس سے

اور جو مانگتا ہو اوسکو جھڑک مت [illegible]

ادا ہو دین کے لیئے ہم رکھ چھوڑتے ہین واہ اللہ اور فرماتے تھے ہر روز دو فرشتے آسمان سے اترتے ہین
ایک یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ جو تیری راہ مین صرف کرے تو اوسکا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ جو
تیری راہ مین بخل کرے اوسکا مال نقصان کر [illegible] اور روایت ہے کہ آپ نے اسما بنت
ابی بکر کو فرمایا خدا کی راہ مین دے اور اوسکو بہت شمار کر خدا بھی تجھے گنکے دیگا اور نہ شمار کریگا اور نہ باندھ
تاکہ خدا بھی تجھسے نہ باندھے اور دے جو تجھسے ہوسکے حال اور جود و سخا کا آپکے یہ حال تھا کہ جو کوئی
حال مبارک آپکا دیکھتا صفت داد و دہش کی اوسمین اثر کرجاتی اور کرم و احسان و جود و سخاوت کو تہ
خواہی نخواہی متخلق ہو جاتا اور جو کوئی بڑے بخیل کنجوس ہے آپکو دیکھتا ہوتا حال اوسکا آپکے خلق عظیم اور
صحبت شریف کو دیکھنے اور پانے سے اس حد کو پہونچتا کہ جو کوئی اوس بخیل کے ساتھ صحبت اور اختلاط
رکھتا تاثیر صحبت سے اوسکی جواد و سخی ہو جاتا اور جود و سخا اور ساری بھلی صفتون مین بے اختیار ہو جاتا اور آزاد
نفس کا مالک ہوتا جب کہ احسان و کرم اوسپر غلبہ کرتا اور آپ ہمیشہ مشغول رہتے [illegible] خلق کے تھے
مگر رمضان شریف کی مہینے مین سخاوت اور بخشش آپکی لوگون پر اور ایثار اور تقدیم اونکی حاجتون کی اپنی ذات پر
اور تمام [illegible] زیادہ ہوتی اور صدقات اور خیرات آپکی سب راتون اور دنون مین رمضان شریف کے سب
راتون اور دنون سے زیادہ ہو جاتی

فصل ششم بیان حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عقل کامل کا اور علم شامل کا

سبحان اللہ عقل مین آپ کیسے کامل تھے اور علم آپکا کس مرتبہ کا تھا کہ کوئی مخلوق اوس مرتبہ کو نہ پہونچ سکا
اور کوئی مخلوق ازل سے تا ابد آپکی اصابت رائے اور جودت و فطنت اور حسن سیاست اور تدبیر اور اکتساب فضائل
اور اجتناب رذائل مین ہمسر نہوا اور نہوگا اور آپ [illegible] اوس پہلے ہوئے ہین اوس [illegible] کی حد کو پہونچے تھے کہ ہرگز
نہ پہونچا اور نہ پہونچیگا اوس حد کو کوئی [illegible] اور کمال عقل اور علم اور معرفت آپکا اوس مرتبہ کو تھا کہ
طاقت بشری سے خارج ہے باوجودیکہ آپ امی تھے اور کبھی کسی سے کچھ بھی نہ پڑھا تھا اعمال اور احوال اور سیرت
اور شمائل آپکی [illegible] کہ عرش سے فرش تک سارے عقلا از جنات و بشر تا ملاء اعلی [illegible]
دنگ ہین اونکے وہم و خیال کے پانون بادیہ پیمائی سے اس حرم سرا لا انتہا کے لنگ ہین اور جو جو باتین توریت
انجیل زبور اور سائر کتب و صحف منزلہ مین واقع ہین اون سب کی آپ کما حقہ اطلاع رکھتے تھے بغیر اسکے کہ
کسی معلم سے تعلیم پائین یا مطالعہ کتب فرمائین یا علما اہل کتاب کی ساتھ مجالست کرین [illegible]

بکتب نرفت و خط ننوشت بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد اور اسی طرح حکمتین حکمای ما تقدم اور سیر تین
اور سبب امم کی اور معرفت ذات و صفات و افعال و اسماء اور ضرب الامثال اور حسن افعال اور طریقہ سیاست
انام اور تقریر شرائع اور احکام اور سوا انکی اور اوصاف حمیدہ و صفات جمیلہ آپکے اسطرح چنانکہ تفصیل ذکر ہو
آیا مقتضای کمال عقل اور وفور علم کا تھا اس مرتبہ کو کہ قوت بشری سے خارج معلوم ہوتا ہے جب عاقل
اطوار اور اوضاع میں جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدۂ عقل سے بنظر انصاف دیکھے
تو اوسپر روشن ہوجاوے کہ وجود شریف آپکا کہ نور علی نور تھا مثل ایک چراغ کی تھا ظلمت آباد جہالت
اور طوفان ارباب ضلالت میں روشن کیا ہوا اور بلاد میں اصحاب شرک و کفر و خذلان کے اونکے
عین طوفان بے تمیزی میں مثل ماہی بے آب کی نشو و نما پایا ہوا پر ماشاء اللہ چشم بد دور کس درجے کے
آپ عاقل تھے کہ اہل عرب کہ مثل وحش و طیر کے صاحب طباع متنافرہ تھے اور باہم تباغض اور تخالف
اوضاع و اطوار میں رکھتے تھے باوجود شدت جہل و جفا و نادانی و شقاوت اونکے کے اپنے بزور عقل و
تدبیر کے اونکی جہل و ایذا پر کسقدر صبر و تحمل کیا اور رؤساء قریش بعضے نرمی سے اور اکثر گرمی سے ہر چند
آپکو تبلیغ احکام سے مانع ہوے مگر آپ ہرگز اوس سے قولاً یا فعلاً باز نہ آے اول سے آخر تک ایک حال پر
تن تنہا مثل ایک ناصح بیمار کے لاکھون کروڑون دشمنون کے بیچ میں اپنی زور عقل سے رہے کسی طرح
ابلاغ رسالت میں قصور نکیا اور قتل و حرب اور طعن و ضرب سے خوف نکیا اور علم و عمل اور حسن اخلاق
و اعمال اور احراز سعادات مبدا و معاد میں اونکی تعلیم کردی حتیٰ کہ اونھون نے اپنی اپنی جانون پر آپکو اختیار کیا
اور آپکی طلب رضا میں جان و مال تصدق کیا اور خاندان اور وطن چھوڑکر ہجرت اختیار کی اور آپنے اپنے
اہل و عیال اور باپ بیٹون کو جو آپسے وے عداوت رکھتے جان سے مار ڈالے بغیر اسکے کہ سابق سے کچھ معرفت
باعلاقہ وہ لوگ آپسے رکھتے ہون اور آپکو اور کسی شہرون میں اصحاب علم و دانش اور ارباب فضل و بینش کے
ساتھ کبھی اتفاق سفر کا نہ پڑا کہ کچھ علم و عقل و فضل کی باتیں کسی سے سیکھیں اور دو ایک بار جو شام کی طرف
جانے کا اتفاق ہوا تو اور اور اغیار کے ساتھ اتفاق ہوا تھا وہان بھی اوس تھوڑی مدت میں ایک حرف
بھی کسی سے نہین پڑھا الغرض فضائل و کمالات معین کیا اور کبھی آپنے کسی علماء و فضلاء زمانہ کے
ساتھ مصاحبت اور مجالست نکی اور کسی حکیم سے تعلق کسی علم و حکمت کا نکیا اور کسی استاد کی شاگردی
نکی باوجود اسکے تمامی عقلا اور علما اور حکماء روے زمین کے کمال علم و حکمت اور وفور عقل و فطنت کو آپکی

تسلیم کرکے اتباع آپکی کی اور علماء اہل کتاب نے اور جنکو فنون تواریخ اور حساب مین تبحر تھے کیسے کیسے
مشکل سوالات اور مغلق اعتراضات آپسے کرات مرات امتحاناً کیے ہین مگر آنحضرت صلعم نے بہت ہی اچھی طرح آپنے
اس شیرینی وبلاغت کیساتھ سبھونکے جواب دیے ہین کہ سبھون کے منہ گھٹے گیے ہین جو کچھ فرمایا ہے
اوسکو سبھون نے آمنا صدقنا کیے ہین جس چیز سے آپنے خبر دی ہے اوسے سبھون نے موافق عقل ونقل کے
پائی ہے میزان خرد مین تول لیے ہین جو بات آپ نے دہان درفشان سے بولے ہین تیرہ سو کے قریب زمانہ ہوا
کہ آج تک فضلای عرب وعلمای عجم نے آپکے کلام پاک پر ازروی معارضہ کے منہ نہ کھولے ہین بلکہ نقد گرانمایہ
لوامع حکم اور گوہر بے بہای جواہر کلم آپکے جسقدر محک امتحان پر کسے ہین اپنی اپنی میزان خرد مین
تولے ہین سوای کھرے کے کھوٹا اور سچے کے جھوٹا نہ پاوینگے کہ نقطے پیچھے دریا دریا در فصاحت وبلاغت
رولے ہین اور از مشرق تا مغرب واز شمال تا جنوب تابع امر واجب الاذعان ہر جن وبشر ہو گیا اور دین
آپکا اطراف عالم مین منتشر ہو گیا اطباق سموات وارضین مین نیر شریعت غرا کا گر گیا مارے ازدحام
متبعان ملت آپکی ربع مسکون مین آپکا رعب بیٹھ گیا تاکہ کیا کیسے کس حوصلہ کے بشر تھے کہ باوجود اپنی
عز وکرامت ودولت اور علم وعقل وحکمت کی مقام اول سے ذرہ بھر بھی قدم نہ بڑھایا بلکہ تواضع اور مسکنت اپنی
زیادہ کردی تہیں جسے معلم کل نے عقل سلیم وذہن مستقیم دیا ہے وہ شخص بملاحظہ ان احوال کے بالیقین جان لیگا
کہ یہ علوم وحکم امی کو ہرگز ممکن نہین کہ حاصل ہون مگر یہ کہ خود حضرت حق نے آپکی تعلیم کی ہے ادبستان أَدَّبَنِي
رَبِّي فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي مین آپ تعلیم پاے ہین مائدہ روح افزا عَلَّمَنِي رَبِّي فَأَحْسَنَ تَعْلِيمِي کا
آپ مزہ اوٹھاے ہین ؎ ای عربی نسب وامی لقب * بندۂ تو ہم عجم وہم عرب * تیغ عرب زن کہ فصاحت
تراست * صید عجم کن کہ ملاحت تراست * گر بقلم غالیہ سا نیستی * پای تو انگشت نما نیستی * چون تو
خوانندہ ونویسندہ ہم * گر تو نخوانی ننویسی چہ غم * از تو سپید است سپیدی ... * کہ سیاہی ننہی بر سپید *
خوانندت ابن ایس کہ سخن پرانده * دور روان ابجد اخوانده روایت تفسیر فتح البیان مین ہے کہ وہب
بن منبہ نے کہا مینے اکہتر کتابین قدما اور انبیاء پیشین کی پڑھین اور پایا مینے اون سب کتابون مین کہ حق تعالی
نے نہ دیا تمامی آدمیون کو آغاز دنیا سے اوسکے انجام تک متاع گرانمایہ عقل مقابلہ عقل جناب حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مگر بقدر ایک دانہ ریگ کی نسبت ساری ریگستان دنیا کی اور محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم راجح ترین مردم کے ہین عقل مین اور فاضل ترین سب سے ہین روایت کیا اسکو ابو نعیم نے فی الحلیۃ

روایت عوارف المعارف میں ایک بزرگ سے روایت ہے کہ عقل کے سو حصے ہیں ننانوے ۹۹ حصے
اوسمیں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے دیے ہیں اور ایک حصہ کو تمامی مخلوقات میں
تقسیم کیا ہے اور کہا بعضے علماء نے کہ عقل کے ہزار جز ہیں نو سے ننانوے ۹۹۹ جزو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میں ہیں اور ایک جزو اوس سے تمامی مردم میں ہے ؎ ہر مرتبہ کہ بود در امکان بروے ختم *
ہر نعمتی کہ داشت خدا شد بروے تمام * اور اگر کوئی چاہے کہ حکایتیں آپکی کمال عقل اور فطانت رای اور دانائی
فکر و دانش کی معلوم کرے چاہیے کہ کتب سیر کو جیسے مدارج النبوۃ معارج النبوۃ روضۃ الاحباب اور
مرآت المدنا فی صفات المصطفی اور مواہب لدنیہ اور نسیم الریاض شرح شفا وغیرہ کتب احادیث و سیر کو
بنظر انصاف بغور ملاحظہ کرے کہ یکجا کرنا اونکا خصوصا اس رسالہ میں جسمیں اختصار ہے بعید ہے یہاں پر چند
مشتی نمونہ از خروارے کے دو چار حکایتیں لوگوں کی تیزی عقل کے واقف شیخ العزیز [illegible] سے لکھی جاتی ہیں

حکایت اول ایک شخص نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ میں چار عیب ہیں [illegible] ایک تو زنا کرتا ہوں دوسری چوری
کرتا ہوں تیسری شراب پیتا ہوں چوتھے دروغ کہتا ہوں ان چاروں کو ایکبار تو مجھ سے نہیں چھوٹ سکتا
آپ انمیں سے جس ایک چیز کو فرمائیں آپکی خاطر سے اوسے میں چھوڑ دوں آپنے بکمال عقل و فطانت
فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دے آخر وہ شخص اپنے گھر میں گیا اور رات ہوئی ارادہ شراب پینے اور زنا
کرنے کا کیا پھر دل میں سوچا کہ کل صبح جب حضور میں جناب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاونگا
اور آپ مجھ سے پوچھینگے کہ آجکی رات تو نے زنا کی یا نہیں شراب پی یا نہیں کیا کہونگا اگر سچ کہدونگا
تو علی رؤس الاشہاد ذلیل و خوار ہونگا اور [illegible] حد زنا اور شراب کی مجھ پر جاری کرینگے اور
نہیں تو جھوٹ ہوگا اور اسکے ترک کا آپسے وعدہ کر آیا ہوں آخر ارادہ زنا اور شراب پینے کا موقوف کیا
جب کچھ اور رات گذری اور لوگ سو گئے چاہا کہ چوری کو جاے پھر اسی طرح خیال اوسے چوری کا
مانع ہوا کہ اگر مجھ سے کل چوری کی بابت [illegible] کرینگے اور مجھ سے پوچھینگے تو کیا کہونگا اگر چوری کا اقرار کرونگا
تو ہاتھ میرا کاٹا جائیگا اور سب لوگوں میں فضیحت ہونگا اور نہیں تو جھوٹ کہنا پڑیگا ناچار اس ارادہ سے
بھی موقوف کیا علی الصباح حضور میں جناب سرور انبیا اعقل عقلا اعلم العلما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
دوڑا ہوا آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جھوٹ کے چھوڑنے سے آپنے مجھسے

چاروں صفتیں بری کہ تجھمیں تھیں چھوڑا دیں اب ہیں آپکے باعث ذلت دارین سے محفوظ رہا سو انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسبات کو سنکر بہت خوش ہوے اور پھر اوس سے ہمیشہ خوش رہا **حکایت دوم**
ایک آدمی حضور میں جناب سرور انبیا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے ایک شخص کو پکڑے ہوے لایا با ین
دعوی کہ اسنے میرے بھائی کو جان سے مارڈالا ہی آپنے اوسے فرمایا کہ اس سے دیت لیکر چھوڑ دے
کہا یہ مجھے منظور نہیں پھر فرمایا معاف کردے تا تجھے آخرت میں ثواب عظیم حاصل ہوگا عرض کی مجھے
یہ بھی منظور نہیں فرمایا اچھا اسے لیجا مارڈال جب وہ آدمی اوس شخص کے مارنے کو گیا تو آپنے
یاروں کو فرمایا کہ اگر یہ آدمی اوسے جان سے مارڈالیگا تو اوسی کا ایسا ہوگا لوگ دوڑے اور اوسے
خبر کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہی فی الفور اوسنے معاف کردیا اور اوس مرد کو
چھوڑ دیا جب وے سب یار لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوے معلوم کیا
کہ غرض آپکی یہ تھی کہ اگر یہ اوسے مارڈالیگا تو یہ بھی اوسی کے مانند ایک نفس کے مارڈالنے میں ہوگا کہ
گناہ میں **حکایت سوم** ایک شخص نے جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے حضور میں
حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہمارا ایک ہمسایہ ہی کہ مجھے بہت ایذا دیا کرتا ہی آپنے
اپنی کمال عقل و حذاقت سے فرمایا جا اور اپنے گھر کے سب اسباب کو نکال نکال سر راہ پر ڈالدے اور لوگ تجھسے
پوچھیں کہ یہ تو کیا کرتا ہی کہنا کہ ہمارا ایک ہمسایہ موذی تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے اوسکی
شکایت کی آپنے مجھے اسطرح ارشاد فرمایا ہی آخر وہ شخص گیا اور اپنے گھر کے سب اسباب کو نکال کے بر سر راہ
چھوڑ دیا سارے لوگوں نے وہاں پر ہجوم کیا اور اوس سے اسکا سبب پوچھنے لگے اوسنے وہی بات سبھوں سے کہی
لوگوں نے لعنت و نفرین اوس ہمسایہ کی شروع کی اور ہر کوچہ و بازار میں یہ خبر مشہور ہوگئی پھر وہ ہمسایہ موذی
اوس مرد کے پاس آیا اور کہا بخدا اب مجھے اسقدر فضیحت و رسوا نکر سب اسباب اپنا اپنے گھر لیجا اب میں عہد
کرتا ہوں کہ پھر کبھی تجھے اذیت ندونگا **حکایت چہارم** قبل بعثت جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کے ایکبار سیلاب عظیم مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً میں آیا اور بنیاد میں کعبہ معظمہ کی رخنے
ڈالے اور حجر اسود کو اوکھاڑ ڈالا بعد دفع ہوجانے اوس سیل عظیم کے سب سرداران قریش نے جمع ہوکے
اپنے اپنے ہاتھوں سے مرمت خانہ کعبہ کی شروع کی جب نوبت حجر اسود کے اوٹھانے کی پہنچی سردار ہر فرقہ
اور قبیلہ نے چاہا کہ میں ہی اس سنگ کو اپنے ہاتھ سے اوٹھا کر اوسکی پہلی جگہہ پر رکھدوں اور اور لوگ

مزاحمت کرتی تھے پھر آپس مین جنگ و جدال کرنے لگے آخر سبھون نے باہم متفق الرای ہوا رسے حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ اوس وقت مین آپ پچیس برس کے تھے اس نزاع کے فیصلے
اور رفع کے لیے حکم بنایا اور کہا کہ ابتک کوئی شخص عاقل اس جوان کا ایسا قبیلۂ قریش مین نہین ہوا
جو کچھ وہ کہینگے ہم لوگ جی جان سے اوسے مانینگے غرض حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ازراہ اپنے
حکم ہونے کے بحکم وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ اسکے یہ حکم دیا کہ حجر اسود کو
ایک بڑی چادر مین لپیٹ کے ہر گوشہ اوسکا ایک ایک سردار ہر قبیلے کا ہاتھ مین لے اور اور سب لوگ اوسکے
اوٹھانے مین شریک ہو جائین پھر جب وہ پتھر اپنے مقام کے قریب پہونچے تو جتنے سردار تھے سب اپنی اپنی طرف سے
وکیل مقرر کرین کہ مین اوسے اپنے ہاتھ سے وکالۃً اوٹھا کے اوسکی جگہہ پر رکھدون کہ میرا ہاتھ سبکی
وکالت کی ہاتھ سب لوگون کا ہوگا آخر سب سردارون نے اس بات پر راضی ہو کے ایسا ہی کیا اور
آپکی ذہانت اور کمال عقل پر مرحبا و شاباش کہا حکایت پنجم غزوۂ حدیبیہ کی جنگ مین جب کافرون کے
ساتھ صلح مغلوبانہ قرار پائی کافرون نے یہ شرط کی کہ جو کوئی مسلمانون مین سے بھاگ کر کے ہمارے پاس
آئیگا اوسے پھیر نہین دینگے اور جو کوئی ہم لوگون مین سے بھاگ کے مسلمانون کے پاس جاویگا
اوسے ہم پھیر لیوینگے آپنے اس شرط کو قبول فرمایا سارے صحابی اور سب مسلمان اس شرط کو سنکر کے
بہت ہی ناخوش ہوئے اور سب کے سب حضور مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر ہو
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم لوگ ہرگز اس شرط کو قبول نکرینگے کیونکہ ان دونون صورتون مین
ہمین لوگون پر ذلت عائد ہوگی اگر یہ کفار ہمارے کسی آدمی کو ہمسے پھیر لیوینگے تو ہم بھی اپنے گریختہ لوگ کو
پھیر لیوینگے آپنے کمال شفقت و نرمی سے فرمایا یارو ذرا غور تو کرو بھلا جو آدمی کہ ہمسے بھاگ کر کے
کافرون کے پاس جاویگا وہ ہوگا مگر منافق کہ دل مین اوسکے محبت کفر اور رفاقت کافرون کی سمائی
ہوگی وہ تو اسی قابل ہے کہ ہم لوگون مین نرہے اور اونکے ساتھ رہے ہمین اچھو چاہیے کہ ایسے آدمی کو
اپنے فرقے سے نکالدیوین جب وہ خود بخود چلا جاوے تو پھر ہم اوسے کس واسطے پھیر لیوین سب یار
اس نکتے کو سمجھے اور کمال عقل اور رای پر آپکے آفرین کہا حکایت ششم غزوۂ احزاب مین جب سب کفار
ملاعین نے بعد محاصرہ دراز کے چاہا کہ جمیع حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر یکبارگی حملہ اور یورش کر کے
جنگ کرین اور قریب بارہ ہزار کے تھے اور آپکے ساتھ ابتدا مین تین ہزار لوگ تھے آخر کہ یہ سبب طول

محاصرہ او ٹھا لیے آپ روانہ کے بہت ہی کم لوگ رہگئی تھے اور طاقت مقابلہ کی ان کفار کے ساتھ بباعث
جمعیت کثیر ہونے او نکی کے نہ رکھتے تھے آپنے اپنی کمال عقل و حذاقت سے حذیفہ بن الیمان کو رات کو وقت
جاسوس کے طور پر کفار کے لشکر مین بھیجا اور فرمایا کہ سرداران قریش کو تلاش کر کے ہر ایک کی ساتھ در خور
ہونا اور کہنا کہ کل صبحی یورش اور حملہ کا روز ہی سو سب لوگ لشکر والے مقابلہ کے وقت تمھین کو سامنے
کر دینگے اور آپ تمھارے پیچھے پیچھے رہینگے اور اوس طرف تمھارے اوپر جو زد و ضرب اور مار کاٹ کہ
ممکن ہوگی پڑیگی یعنی دونون طرف سے اہل قریش ہی زخمی ہونگے یا مارے جائینگے اور اور قبیلے والے لوگ
ہر طرح سے بچ جائینگے دونون صورت فتح و شکست مین تمھین کو ضعف اور سستی لاحق ہوگی پھر اسکی بعد
اور سب قبیلے کے لوگ تمپر غالب اور چیرہ دست ہو جائینگے اسے خوب سمجھ بوجھ کے کرنا چاہیے وہ لوگ اس
بات کی سننے سے اپنے ارادہ مین یورش کے متزلزل ہوگئے اور یورش موقوف کی تا آنکہ نفاق صریح اوس
لشکر مین پڑگیا اور بلا سبب ظاہر کے سب کوچ کر گئے **حکایت ہفتم** ایک جوان نے حضور مین جناب
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر ہو کر عرض کی کہ کسی صورت سے آپ زنا کرنے کو ہمین رخصت
دین جتنا ... اوسکو جھڑکیان دین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے کمال عقل سے فرمایا کہ تو میرے پاس آ
وہ آپکے پاس آیا اور بیٹھا آپنے فرمایا ای جوان تو دوست رکھتا ہے کہ تیری ماں سے کوئی زنا کرے کہا نہین فرمایا
اسی طرح سب لوگ ہین کوئی اپنی ماں کے ساتھ اسکو گوارا نہین کرتا پھر فرمایا اپنی بیٹی کے ساتھ دوست
رکھتا ہی کہا نہین فرمایا اسی طرح سب لوگ اپنی بیٹی کے ساتھ روا نہین رکھتے پھر فرمایا اپنی بہن کے
ساتھ جائز رکھتا ہی کہا نہین فرمایا سب خلق ایسی ہی ہے اسی طریقہ پہ پھوپھی اور خالہ اور اور کنبون کو
یاد فرمایا بعد اوسکے دست مبارک اپنا اوس جوان کے سینہ پہ پھیرا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَہٗ
وَطَھِّرْ قَلْبَہٗ وَحَصِّنْ فَرْجَہٗ پھر اسکے بعد اوس شخص نے تا زندگی اپنی کسی عورت کیجانب التفات نکیا

فصل ہفتم بیان جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قوت و توانائی کا شجاعت اور بہادری اور جوانمردی کا

شجاعت اور زور بازوی شریف کا حال ایسا مشتہر ہی کہ کسی پہ چھپا نہین آپکا ایسا کوئی آدمی جری
اور شجاع اور بہادر دل والا ہوا نہین بڑی بڑی سخت لڑائیون مین شجاعان دلاور اور پہلوانان نامور سے
کوئی ایسا باقی نرہا مگر بھاگا اور آپ مثل پہاڑ کے اپنی جگہہ پر ثابت رہتے ہر گز کسی لڑائی مین پھر کے اپنے
اپنی جگہہ سے ٹلے نہین بلکہ اور آگے بڑھتے پیچھے کو ہٹتے نہین نہ قبل نبوت کے نہ بعد اوسکے حتی کہ جنگ احد

۹۹ ... محمد حبیب الرحمن ابن مولوی ...

اور حنین کی لڑائی مین باوجود افتراق اصحاب کے آپ ثابت قدم رہے تا آنکہ حق تعالی نے تصدیق
اپنے وعدہ کی فرمائی اور یہ بات دلیل ہے اوپر کمال قوت یقین اور قرار پانے دل کے مقام ثبات اور
تمکین مین اور اوپر اعتماد کرنے کے وعدہ پر حضرت رب العالمین کے جیسا فرمایا اللہ جل ذکرہ نے
وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور فرمایا حَسْبُكَ اللّٰهُ اور فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ
نَصَرَهُ اللّٰهُ روایت مدارج النبوۃ اور شفا مین ہے کہ حنین کی لڑائی مین صحابہ مین بباعث
تیر بارانی کفار کے ایک نوع کا فرار اور تزلزل آگیا تھا سوای آپکے کہ اپنی جگہہ سے ٹلے نہین اور آپ
ایک بغلہ شہبا یعنی خچری پر سوار تھے اُسے آگے بڑھایا تا کفار پر حملہ کرین اور آپ یہ رجز پڑھتے تھے
انا النبی لا کذب * انا ابن عبد المطلب * مین نبی ہون جھوٹھ نہین مین بیٹا عبد المطلب کا ہون
ابوسفیان بن حارث آپکے چچازاد بھائی ایک جانب سے اور حضرت عباس آپکے چچا دوسری جانب سے
لگام آپکی خچری کی تھامے ہوے تھے یعنی اگرچہ جانتے تھے کہ اللہ ہر حال مین آپکی حمایت اور نصرت کریگا
مگر پھر بھی کفار کے ازدحام اور آپکی جلدی اور پیش قدمی کو دیکھکر بمقتضای محبت و شفقت اسلامیہ کے
آپکو آگے بڑھنے سے مانع ہوے پھر آپ خچری سے اوترے اور حق تعالی سے نصرت چاہی اور ایک مٹھی
خاک زمین سے لیکر دشمنون کی طرف پھینک ماری اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ پھر کوئی کافر ایسا نہ تھا
کہ اوسکی آنکھ اوس مٹی سے بھر نہ گئی ہو پس ذرا دیر نہ گذری تھی کہ وہ تیزی کافرون کی کُند ہو گئی اور
وہ بھاگ گئے اور ستر کافر بڑے بڑے سردار داخل فی النار ہوے اور ستر کافر گرفتار ہوے اور کوئی
آدمی اس لڑائی مین آپسے اشد اور اقوی اور اشجع دیکھا نہ گیا اور ایک روایت مین ہے عباس سے
وہ کہتے ہین کہ جب مسلمان اور کفار باہم غٹ پٹ ہو گئے مسلمانون نے کفار سے مُنہ پھیر لیے پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچری کو کفار کی طرف متوجہ کرکے پانونسے جلدی جلدی سے ایڑ لگانے لگے
اور مین لگام اوسکی پکڑے اوسکو روکے تھا کہ جلدی کفار کی طرف دوڑے نہین اور ابوسفیان
بن حارث آپکی رکاب پکڑے آپکو کفار کی طرف تاخت لانے سے روکتے تھے پھر آپنے ما جازت
آپکی ندا دی کہ ہان انصاریو کہان جاتے ہو پس سب مسلمان ایکبار کفار پر ٹوٹ پڑے اور خوب لڑے
حتی کہ کفار نے شکست پائی اور کہتے ہین کہ آپکو غصہ نہین آتا تھا اور جب کبھی غصہ آتا تو للہ آتا
پھر اوس وقت کسی کو مجال نہوتی کہ آپکے سامنے کھڑا ہو سکے مارے خوف آپکی جال کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

اور اللہ تجھکو بچا لیگا لوگون سے یہ آیت چھٹے پارہ مین سورہ مائدہ کے دسوین رکوع مین ہے ۱۲ حافظ محمد مصطفی
بس ہے اللہ تجھکو یہ آیت دسوین پارہ مین سورہ انفال کے آٹھوین رکوع مین ہے ۱۲ حافظ عبد الرحمن آروی

کہ نہ دیکھا مینے کسی کو مردانہ اور شجاع تر اور دلیر تر اور راضی تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
اور کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ جب آگ لڑائی کی خوب گرم اور سرخ ہوتی اور آنکھین لڑنے
والے سرخ ہو جاتین یعنی جب لڑائی سخت اور شدید ہو جاتی اور فتح سے محض یاس ہو جاتی تو ہم لوگ
پناہ لیتے آپکے ساتھ پھر آپ آگے ہوتے اور ہم لوگ پیچھے پیچھے رہتے پس کوئی آدمی نزدیکتر دشمنون سے
سوای آپکے نہوتا اور دیکھا ہمنے بدر کی لڑائی کے دن کہ ہم لوگ پناہ لیگئے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے اور آپ ہم سب لوگون سے نزدیکتر تھے دشمنون سے اور اوسدن آپ سخت ترین لوگون
کے تھے دشمنون کے ساتھ سختی مین اور براء بن عازب کہتے ہین کہ شجاع اوسکو کہتے تھے جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس رہتا از جہت نزدیک ہونے آپکے دشمنون سے اور کہا عمران بن حصین نے
کہ نہ آئی آپ کسی لشکر بزرگ مین مگر یہ کہ پہلے پہل آپہی نے اوس لشکر پر حملہ کیا اور آپ زور بازو اور
قوت مین ایسے تھے کہ کشتی گیران جہان کے آپسے مقابلہ نہین کر سکتے روایت بخاری اور مسلم نے
انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نیکو ترین مردمان کے
اور سخی ترین مردم اور مردانہ ترین مردم کے تحقیق ایک رات اہل مدینہ ڈرے اور فریاد و شور و غوغا کرنے لگے
کہ دشمن یا چور آئے پس چلے لوگ آواز کی طرف اور آپ جھپٹ کر سب لوگون سے پہلے اوٹھکر ایک تلوار
گردن مبارک مین لٹکا کر ابو طلحہ کے گھوڑے پر کہ بطی السیر اور سست قدم تھا بغیر زین کے اوسپر سوار
ہوکر کے اوس آواز کی طرف گئے پھرتے وقت اہل مدینہ کو آپنے دیکھا کہ چلے آتے ہین فرمایا لم تراعوا
لم تراعوا یعنی کچھ مت ڈرو کچھ مت ڈرو اور وہ گھوڑا ابو طلحہ کا کہ نہایت بودا اور سست قدم تھا
آپکی سواری سے ہین اور اسکے بعد ہمیشہ ایسا تیز گام رہا کہ کوئی گھوڑا اوسکی برابری نہین کر سکا اور آپ
فرماتے لقد وجدناہ بحرا یعنی ہمنے اسے دریا کے ایسا تیز رو پایا اور یہ آپکے معجزات سے تھا کیونکہ
جسکے آپ مددگار ہون اگر وہ محض لاشی ہو تو شی ہو جاوے ضعیف ہو تو قوی ہو جاوے کھوٹا ہو تو کھرا
ہو جاوے جھوٹا ہو تو سچا ہو جاوے نیچا ہو تو اونچا ہو جاوے مغلوب ہو تو غالب ہو جاوے ؎
تو مراد دل دہ و دلیری بین ٭ روبہ خویش خوان شیری بین روایت ہے کہ ایک پہلوان نے پہلوانان
عرب سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا آؤ ہم تم دونون آدمی کشتی لڑتے ہین اگر تم ہمین پٹکو
تو جان سے نہین مارڈالو اور اگر ہم تمھین پٹکین تو تمھین قتل کر ڈالین اور لوگون کو آپکے فتنہ سے بچائین

آخر اسی قرار پر آپنے دو بار اوسے پچھاڑا اور ہر بار وہ آپسے پناہ مانگتا تھا آپ اوسکے قتل سے درگذر فرماتے تھے پھر اسکے بعد اوس پہلوان نے چاہا کہ دھوکے سے پای مبارک حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکڑکے آپکو گرا دے جبرئیل علیہ السلام نے آکر آپکو آگاہ کر دیا کہ دیکھو وہ غدار کس اندیشہ مین ہے آپنے فرمایا تو میرے گرانے کے داؤ مین ہے کہا تمنے کیونکر جانا فرمایا میرے خدا نے مجھے آگاہ کر دیا وہ پہلوان فورا مسلمان ہوگیا۔ روایت ہے کہ غزوۃ الاحزاب مین درمیان اسکے کہ صحابہ کرام خندق کھودتے تھے کہ ایک بڑا عظیم الشان پتھر نکلا ہر چند صحابہ نے چاہا پر اوسے کاٹ نہ سکے ہر قسم کے آلات آہنی زمین کھودنے کے ٹوٹ گئے آخر آپکو اطلاع کی گئی آپ وہان تشریف لای اور مارے بھوک کے آپکی شکم مبارک پر پتھر بندھا تھا آخر سلمان کے ہاتھ سے آپنے کدال لی اور اوس پتھر پر ایکبار کدال چلائی وہ پکنا چور ہوگیا۔ روایت مواہب لدنیہ مین ہے کہ ابو الاسد جمحی ایک شخص بڑا زور آور و توانا تھا چنانچہ گای کے چمڑے پر کھڑا ہوتا اور دس آدمی قوی ایک طرف سے اوس چمڑے کو کھینچتے تاکہ اوسکے پانوٴن سے نکل جاوے وہ چمڑا اوسکے پانوٴن کے چارون طرف سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا اور وہ اپنی جگہ سے نہ ٹلتا اور پانوٴن اوسکا نہین ہلتا ایکدن اوسنے آپکو کشتی کرنے کو بلایا اور کہا اگر تمنے مجھے پچھاڑا تو مین تمپر ایمان لاؤنگا پس آپنے اوسے اوٹھا کر زمین پر دے مارا مگر وہ ایمان نہ لایا۔ روایت شفاء قاضی عیاض مین ہے کہا عمران بن حصین نے کہ نہین آتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مجمع لشکر مین مگر یہ کہ سب سے پہلے آپ ہی قتال شروع کرتے اور اُحد کی لڑائی کے دن اُبی بن خلف کافر نے جب آپکو دیکھا کہا اب تم کہان جاتے ہین مین نہ بچونگا اگر یہ آج بچ گئے اور پہلے اسکے جب بدر کی لڑائی مین بیٹا ابی بن خلف کا اسیر ہوکر مدینہ مین آیا تھا ابی بن خلف نے اپنے بیٹے کو فدیہ دیکر چھوڑایا تو آپکو کہا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑی ہے اچھی اوسے ہر روز سولہ رطل جوار کا دانہ کھلا کھلا پالتا ہون اوسی پر سوار ہوکر تمھین قتل کرونگا آپنے اوسے فرمایا تھا انا اقتلك ان شاء الله تعالى اگر خدا نے چاہا تو مین ہی تجھے قتل کرونگا غرض جب اُحد کی لڑائی مین اُبی بن خلف نے آپکو دیکھا جھپٹ اوسی گھوڑی پر سوار ہوکر آپ پر جھپٹا اور اوسے کوداتا ہوا آپکے قصد پر آتا تھا اور اوسکے پیچھے سب کفار بھی ہجوم کرکے پس ٹوٹ پڑے اوسپر سارے صحابہ اور اوسکے اور آپکے بیچ مین حائل ہوگئے اور چاہا کہ آپ تک پہونچنے سے پہلے ہی اوسے صاف کر ڈالین آپنے فرمایا تم سب ہٹ جاؤ اوسے اسی طرح آنے دو پھر آپنے حارث بن صمہ کا

نیزہ اپنے ہاتھہ مین لیکر ہلایا تو وہ سب کفار جو اُبی بن خلف کی ساتھہ ہجوم کیے تھے اوسی چھوڑ کر ایکبار
سب کو سب بھاگ گئے اولٹے پانون پھرے جسطرح شعرا و کے ایک قسم کی مکھیان ہوتی ہین سرخ سرخ چھوٹی
چھوٹی نیش دار اوڑجاتی ہین پیٹھہ سے اونٹ کی جب وہ اپنے کو ہلاتا ہی پھر آپ اُبی بن خلف کی آگے گئے
اور وہ نیزہ اوسکے گلے مین آہستہ سے لگایا ایک زخم خفیف تا پوست خراش لگا اسطرح پر کہ کچھہ خون نہ بہا
پھر وہ گھوڑی سے زمین پر گرا ایک پسلی اوسکی ٹوٹ گئی آخر وہان سے چلاتا ہوا او قتلنی محمد
کہتا ہوا اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور گای بیل کی طرح چلاتا تھا اوسکے لشکر کے لوگون نے کہا کہ تیرے تعجب
ایسا زخم تو نہین لگا ہی کیون ایسا چلاتا ہی اوسنے کہا تم نہین جانتے کسکے ہاتھہ کا زخم ہی محمد کے
ہاتھہ کا زخم ہی جسقدر مجھے درد والم ہی اگر سب لوگون کو ہوتا تو وہ سب کی سب مر جاتے کیا محمد نے
نہین کہا تھا کہ مین ہی تجھے مارونگا اور واللہ اگر وہ مجھپر تھوک بھی مارتے تو مین بیشک مرجاتا پھر وہ ملعون
راہ مین سرف کی مقام مین آکر مرگیا **روایت** مدارج النبوۃ او شرح سفر السعادت مین ہی کہ محمد بن اسحق نے
اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ مکہ مین ایک مرد بڑا شجاع اور زور آور تھا رکانہ نام کہ صنعت کشتی مین اثانی او طاق تھا
شہرون سے لوگ اوسکے ساتھہ کشتی کرنے کو آتے وہ سب کو زمین پر دے پٹکتا اوسکو کسیے نے زمین پر گرایا نتھا
ناگاہ وہ ایکدن مکہ مین کسی جگہہ آپکے سامنے آگیا آپنے اوسے فرمایا ای رکانہ تو خدا سے کیون نہین ڈرتا میری
دعوت کیون نہین قبول کرتا رکانہ نے کہا ای محمد کوئی ایسی چیز لاؤ جو تمھاری نبوت پر گواہی دے آپنے
فرمایا اگر مین تیرے ساتھہ کشتی لڑون اور تجھے پچھاڑ ڈالون تو تو ایمان خدا اور رسول کے ساتھہ لائیگا
کہا ہان فرمایا اچھا کشتی کے واسطے آمادہ ہو جا پس رکانہ کشتی کے واسطے مستعد ہو گیا اور آپ چادر
دراز پہنے ہوے تھے اسی کپڑی کے ساتھہ اوس سے لپٹے اور رکانہ کو اوٹھا کر زمین پر دے مارا
پس رکانہ حیران او متعجب رہا اور کہا ایکبار اور آپنے پھر اوسے اوٹھا کر زمین پر دے مارا اسی طرح
تین مرتبہ تب رکانہ نے کہا ای محمد واللہ شان تمھاری عجیب ہی باقی رکانہ کے اسلام لانے نہ لانے کا
حال لوگون نے نہین لکھا ہی واللہ اعلم اور معارج النبوۃ مین ہی کہ رکانہ صحرا مین بکریون کو چراتا تھا
ایکدن جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدان مین اوس سے ملاقات کی رکانہ نے کہا تمھین
لات وعزیٰ کو گالیان دیتے ہو اور لوگون کو دوسرے خدا کی دعوت کرتے ہو فرمایا ہان مین ہی ہون
رکانہ نے کہا آؤ ہم تم باہم کشتی کرین تم اپنے خدا کو مدد کو بلاؤ اور ہم اپنے لات وعزیٰ کو اگر تمھین ... پچھاڑا

تو دس اس بکریان تمھین ہم دیوینگے آپنے اس عہد کو قبول فرماکے دست مبارک اوسکی کمر مین دیکر کے
بلا دھڑک اوسے زمین پر دے پٹکا آخر جب رکانہ کے کہنے سے تین مرتبہ اوسے زمین پر دے مارا تب وہ
بہت ہی شرمندہ ہوا اور بہانہ کی راہ سے کہا ہمارے لات وعزی نے ہماری مدد نہ کی تمھارے خدا نے تمھاری اعانت کی اب تم
تیس اس بکریان تین بار پٹکنے کے عوض لیلو آپنے فرمایا مین بکریان نہ لونگا اوسنے کہا تم کیا چاہتے ہو
فرمایا چاہتا ہون کہ تو مسلمان ہو جا رکانہ نے کہا کوئی اور معجزہ دکھلاؤ کہ مین مسلمان ہوؤن اوس جگہہ ایک درخت تھا
آپنے اوسکی طرف اشارہ کیا وہ درخت آپکے پاس آیا اور آپکو سجدہ کیا رکانہ نے کہا تمنے بڑا معجزہ دکھلایا
اب اوسسے کہو اپنی جگہہ چلا جاوے آپنے پھر اشارہ کیا وہ اپنی جگہہ جا کھڑا ہوا آپنے فرمایا ای رکانہ اب
ایمان لا رکانہ نے کہا زنان عرب کی طعن سے مین ڈرتا ہون وہی مجھے کہینگی کہ محمد صلعم نے جب رکانہ کو پٹکا
تو وہ اوسنے ڈر کے مسلمان ہوگیا آپ وہان سے پھرے اور ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما سے جو آپکی تلاش کو
چلے تھے ملاقات ہوئی بعد استفسار کے یہ قصہ آپنے اونسے بیان فرمایا ان لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ زور و قوت مین مشہور ان عرب سے ہے آپنے اوسے کیونکر پٹکا فرمایا حق تعالی نے میری
اعانت کی کہ تین بار اوسے زمین پر دے مارا اور شواہد النبوۃ مین ہے کہ رکانہ نے کہا یا محمد صلعم قریش کے پاس جا کر کے
کیا کہوگے فرمایا کہونگا رکانہ کو تین بار زمین پر دے مارا ہے رکانہ نے کہا اس بات سے تو میرا دل بہت
چھوٹا ہوتا ہے تم اس واقعہ کو کسیطرح پر بیان کرنا آپنے فرمایا مین جھوٹھ کسطرح کہونگا رکانہ نے کہا تم
کبھی جھوٹھ نہین بولتے ہو فرمایا نہین رکانہ نے ہاتھ اپنا آپکے ہاتھ مین دیا اور مسلمان ہوگیا روایت
ہے جامع القران مین ہے کہ فتح مکہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا کہ مکے اور طائف کے بیچ کافر
جمع ہوئے ہین لڑائی کو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر چلے دس ہزار مسلمان ساتھ تھے اول سے اور
دو ہزار اہل مکے سے پہاڑون کے بیچ گذر افوج کا تنگی سے تھا کم کم گذرنے لگے قوم ہوازن گردین
چھپی تھی جب یکو پلے گذرنے لگے وہ انپر آگرے یہ اولٹے بہاگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ تھوڑے ہی ٹھیر گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادے ہوکر جنگ کو مستعد ہوئے حضرت عباس نے
بلند آواز سے پکارا انصار کو اوس آواز پر مہاجر و انصار پہونچے تب لڑائی ہوئی اور اللہ نے فتح دی
اول کسی مسلمان نے دیکھا تھا کہ ہم تھوڑے تھے ان کو بہت جگہہ فتح ملی ہے ابتو ہم دس ہزار ہین حق تعالی نے
ادب دیا کہ اسبات پر نظر نہ رکھین پھر اون کافرون مین بھی اکثر مسلمان ہوگئے

فصل آٹھوین بیان جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرم وحیا کا چشم پوشی اور اغماض بے ریا کا

حیا اور چشم پوشی کرنے مین مکروہات شرع اور منکرات سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگون سے اقوی اور اتم اور اکمل تھے روایت کی بخاری نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہین کہ کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا فاذا رای شیئا یکرہہ عرفناہ فی وجہہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ حیا مین کنواری عورت پردہ نشین سے پھر جب کسی چیز کو آپ دیکھتے کہ وہ آپکو ناخوش آتی تو ہم لوگ اوسکا اثر آپکے چہرہ سے پہچان لیتے اگرچہ آپ مارے شرم وحیا کے زبان سے کچھ نہین کہتے اور شفا مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لطیف البشرہ رقیق الظاہر تھے بسبب اپنی حیا اور کریم النفس ہونے کے کسی سے بالمشافہہ ایسی بات نہین کرتے جو اوسے مکروہ معلوم ہوتی اور روایت کی ابو داود نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسیکی ایسی بات سنتے جو آپکو ناخوش آتی تو از روی حیا کے نام اوسکا بالتصریح لیکر ہرگز نفرماتے کہ کیا حال ہے فلانے کا کہ ایسی ویسی باتین کہتا اور کرتا ہے بلکہ اشارہ یون فرماتے کہ کیا حال ہے اون لوگونکا کہ ایسا ویسا کرتے یا کہتے ہین یعنی اوس کام سے منع کرتے اور کہنے والے اور کرنے والے کا نام نہ لیتے اور روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہین کہ کبھی نہین دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہنستے ہوے کہ تمام منہ کھل جاوے یہان تک کہ دیکھون مین کوا آپکا یعنی بہت منہ پھاڑ کر نہ ہنستے تھے کہ تالو دکھائی دے اور نہین تھے آپ مگر مسکراتے رواہ البخاری اور روایت کی نسائی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد آپکے پاس کہ اوسکے کپڑے پر کچھ اثر زردی کا تھا گویا کہ رنگ زعفرانی تھا کہ کسی عورت وغیرہ سے اسپر لگ گیا تھا پس آپنے اوسکو کچھ نفرمایا کیونکہ آپ کسی کے روبرو مارے حیا کے ایسی بات نفرماتے جو اوسکو مکروہ معلوم ہوتی پھر جب وہ آپکے پاس سے چلا گیا آپنے لوگون سے فرمایا اگر تم لوگ اسے کہدیتے کہ اوسے دھو ڈالتا یا اوتار ڈالتا روایت شفا مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسقدر حیا تھی کہ نظر آپکی مارے حیا کے کسیکے منہ پر ٹھہر نہین سکتی تھی اور جس چیز کا اظہار عادۃً برا ہوتا اگرچہ شرعاً اوسکے اظہار مین کچھ مضائقہ نہوتا مگر اوس سے بھی آپ بسبب شدت حیا کے اغماض کرتے اور اگر ایسا ہی کسی مسئلہ مین کہنا اوسکا ضرور ہوتا تو صراحۃً نفرماتے بطور کنایہ کے ارشاد فرماتے جیسا عبد الرحمن بن زبیر کی بیوی کو فرمایا حتی تذوقی عسیلتہ

ویذوق عسیلتک یعنی جبتک تو اوسکا شہد نہ چکھ لے اور وہ تیرا شہد نہ چکھ لے اول شوہر سے تو نکاح نہین کرسکتی اور مارے حیاکے یہ نفرمایا کہ جبتک تو اوس سے جماع نہ کرلے روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی سے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دیا اسکے بعد عبد الرحمن بن زبیر نے اوس سے نکاح کیا پھر آئی وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رفاعہ کے پاس تھی سو اوسنے مجھے طلاق دیا پھر مجھسے عبد الرحمن بن زبیر نے نکاح کیا سو قسم ہے خدا کی کہ اوسکے پاس نہین ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر جیسے یہ ریشہ میری چادر کا اور ابوبکر صدیق رضی آپکے پاس بیٹھے تھے اور ابن سعید بن عاص حجرہ کے دروازہ پر بیٹھے تھے آپکے پاس آنے کو پس خالد پکارنے لگے یا ابوبکر یا ابوبکر آیا تم جھڑکی نہین دیتے اس عورت کو کیا بیحیائی کی بات بک رہی ہے آپکے پاس اور آپ بسبب خُلق کے سواے مسکرانے کے کچھ کہتے نہ تھے پھر اوسکو آپنے فرمایا شاید تو چاہتی ہے کہ پھر رفاعہ کی طرف رجوع کرے سو ایسا نہوگا جبتک تو نہ چکھ لے شہد عبد الرحمن کا اور نہ چکھ لے عبد الرحمن شہد تیرا یعنی جبتک تو اوس سے صحبت نکرے رواہ البخاری روایت نسیم الریاض مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب شدت حیا کے ستر عورت[۵۲] ہرگز کسی کے سامنے نکھولتے عائشہ صدیقہ رضی جو آپکی اشد محبوبہ تھین اور برابر دن رات آپکے ساتھ رہتی تھین وہ کہتی ہین کہ مینے کبھی ہرگز آپکا ستر عورت نہ دیکھا جب عائشہ صدیقہ رضی کے ساتھ آپکی حیا کا یہ حال تھا تو دوسرون کے ساتھ کا کیا حال کہیے روایت شرح شفا اور تفسیر حسینی مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ایک بکری اور تھوڑے سے ستو کا ولیمہ کیا اور انس رضی کو حکم دیا کہ طعام ولیمہ کی صحابہ کو دعوت دی پس لوگ آنے لگے چند لوگ آتے اور کھانا کھاکر چلے جاتے پھر اور لوگ آتے اور کھانا کھاکر چلے جاتے چند لوگ کھانے کے بعد بیٹھکر بات چیت کرنے لگے اور زینب رضی اللہ عنہا ایک گوشہ خانہ مین بباعث تنگی مکان کے رو بدیوار بیٹھی ہوئی تھین آپ چاہتے تھے کہ یہ لوگ اب اپنے گھر کو جاتے مگر حیا سے کہہ نہ سکے آخر خود آپ مجلس سے اوٹھ گئے اور اکثر اصحاب بھی چلے گئے مگر تین شخص اوسی طرح اپنی بات چیت مین مشغول رہے آپ پھر خانہ مین آئے اور اونکی دیر تک بیٹھنے سے آپکو اذیت ہوئی مگر چونکہ آپ شدید الحیا تھے مارے حیا کے اونکو کہہ نہ سکے کہ اب جاؤ پس یہ آیت نازل ہوئی فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَانِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ

[۵۱] عنینہ یعنی نامردی ۱۲

[۵۲] یعنی پوشیدن اندام شرم مردم وہرچہ از دیدن ونمودن آن شرم آید ۱۲ منتخب

[۵۳] پھر جسطرح تو آپ آپ کو چلا آ کر اور وہان بیٹھکر باتون مین جی بہلانے لگو

اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیِیْ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ روایت
ترمذی نے روایت کی عائشہ صدیقہ رضہ سے وہ فرماتی ہین کہ آپ فحش بات کبھی نہ بولتے نہ تو بالطبع
اور نہ بتکلف اور نہ تھے شور و غل کرتے بازار مین جیسے عادت عوام الناس کی ہے اور بدی کا بدلا بدی
نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے اور اوس سے درگذر فرماتے

فصل نوین بیان جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عدل و امانت کا راست گوئی و عفت کا

اما عدل و امانت اور عفت اور راست گوئی آپکی سو شفا مین ہے کہ آپ ابتدا ء خلقت سے امین ترین مردم
اور اعدل اور عفیف اور راست ترین مردم تھے معترف تھے اسکے دشمنان اور بیگانگان آپکے اور آپ قبل
نبوت کے محمد الامین کہلاتے تھے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسواسطے کہ جمع کیے تھے حق تعالی نے آپ مین
اخلاق صالحہ روایت نسیم الریاض مین ہے کہ جب اختلاف کیا قریش نے وقت بنا ء کعبہ کے کہ حجر اسود کو
اوٹھا کر کون شخص اوسکی جگہہ پر رکھے سبھون نے اتفاق کیا اس بات پر کہ پہلے جو آوے پھر وہ جو حکم کرے
ہم سب اوس پر راضی ہین کہ ناگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاے اور یہ قبل زمانہ نبوت کے تھا
آپ اوس وقت مین تیس برس کے تھے سبھون نے کہا یہ محمد ہین یہ امین ہین جو کچھ یہ کہین ہم اوس پر راضی ہین
پس آپنے اون لوگون کو فرمایا کہ ایک کپڑا لاؤ اور اوس مین حجر اسود کو رکھکر تم سب کی سب گروہ کچھ ایک ایک
آدمی ملکر اوٹھاؤ لوگون نے ایسا ہی کیا پھر آپنے حجر اسود کو اپنے دست مبارک مین لیکر اوسکی جگہہ پر رکھا
اور یہ واقعہ سال تولد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مین واقع ہوا تھا روایت شفا مین ہے کہ قبل زمانہ اسلام کے
لوگ حکم بناتے تھے آپکو اور فرمایا آپنے واللہ مین امین مشہور ہون اہل آسمان اور زمین کے درمیان روایت
شفا مین مروی ہے امیر المومنین علی رضہ سے کہ ابو جہل نے کہا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ مین آپکو نہین جھٹلاتا ہون
مگر جسکو تم لے آئے ہو اوس سے جھٹلاتا ہون پس نازل فرمائی حق تعالی نے یہ آیت فَاِنَّھُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ
وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ روایت بدر کی لڑائی کے دن اخنس بن شریق
صحابی ملے ابو جہل سے پس کہا اے ابو جہل یہان ہمارے تمہارے سوا کوئی نہین ہے کہ ہماری تمہاری بات
سنیگا بھلا بتاؤ تو سہی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سچے ہین یا جھوٹے ابو جہل نے کہا واللہ محمد
سچے ہین کبھی جھوٹھ نہین کہا روایت پوچھا ہرقل نے ابو سفیان سے اوس حدیث مین کہ سوال کیا ہے
اوسنے آپکے احوال اور اوصاف سے اور سند پکڑی ہے اوسنے آپکی نبوت پر کہ آیا تم لوگ اونکو قبل اسکے کہ

یہ آیت ساتوین پارہ مین سورۂ انعام کی چوتھے رکوع مین ہے ۱۲ مولوی محمد حبیب الرحمن سلمہ

تفصیل نوین

وہ دعوی نبوت کا کرین متہم جھوٹھ کے ساتھ رکھتے تھے ابوسفیان نے کہا واللہ ہرگز اونہون نے جھوٹھ نہین کہا ہی ہرقل نے کہا جب وہ خلق سے جھوٹھ نکہے تو خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور یہ حدیث بالتفصیل صحیح بخاری مین موجود ہی روایت نسیم الریاض شرح شفا مین ہی کہ جب چاہا ابوجہل نے کہ سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا پتھر سے توڑے پس جبریل علیہ السلام اوسکے سامنے آئے ابوجہل ہکّا بکّا ہوکر بھاگا اور ہاتھ اوسکا پتھر لئے ہوئے اوسی طرح خشک ہوکر رہگیا پس سنا اسکو نضر بن حارث نے پس کہا اوسنے یا معشر قریش واللہ کہ نازل ہوا تمھارے اندر ایک امر کہ ابتک تم اوسمین کچھ حیلہ نلا سکے محمد تم لوگون مین جوان کم سن مرضی ترین تم لوگون سے ہین افعال مین اور راست ترین تم لوگون کے ہین اقوال مین اور بزرگترین تمھارے امانت مین یہانتک کہ دیکھی تم لوگون نے کنپٹیون مین اونکے پیری اور لائے تمھارے پاس جو لائے یعنی دین و قران پس تم لوگون نے کہا کہ وہ ساحر ہین سو واللہ وہ ساحر نہین ہین ہمنے بہت سے ساحرون کا پھونکنا اور گرہ باندھنا دیکھا ہے اور تم لوگون نے کہا کہ وہ کاہن ہین سو واللہ وہ کاہن نہین ہین ہمنے بہت سے کاہنون کو دیکھا ہی اور اونکے کلام مسجع اور قافیہ گوئیان سنین ہین اور کہا تم لوگون نے کہ وہ شاعر ہین سو قسم ہی خدا کی کہ وہ شاعر نہین ہمنے بہت سے شعر دیکھے ہین اور اوسکے سب اقسام ہزج اور رجز وغیرہ سنے ہین اور کہا تمنے کہ وہ مجنون ہین سو واللہ کہ وہ مجنون نہین ہین کچھ اونکا سینے کا گھونٹنا نہین اونکو کچھ وسوسہ نہین اونھون نے کسی کام مین فساد ڈالا نہین تم لوگ اپنا حال تو دیکھو سو واللہ کہ تمھارے درمیان ایک امر عظیم نازل ہوا ہی اور یہ نضر بن حارث سب قریش کا شیطان تھا قصہ رستم و اسفندیار کا بہی لے آیا تھا اور مجلس مین بیٹھکر کہتا تھا کہ جو کتاب محمد لے آئے ہین وہ بہتر نہین ہی اس قصے سے جو مین لایا ہون محمد جو لائے ہین سو تو اگلون کے قصے ہین اوسکی شان مین یہ آیت اوتری اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ مگر یہ کہنا اوسکا قریش کو از راہ غایت انصاف کی تھا روایت مدارج النبوۃ مین ہی کہ ولید بن مغیرہ کہ روساء کفار قریش سے تھا بارہا قرآن سنتا اور روتا اور کہتا مین بالیقین جانتا ہون کہ یہ نہ تو آدمی کا کلام ہی اور نہ آدمیون کا بنایا ہوا ہی اس کلام مین ایک عجب شیرینی اور دل نشینی ہی جو اور کوئی کلام مین نہین ہے روایت حارث بن عامر مشرک جھٹلاتا تھا آپکو لوگون کے سامنے مگر جب اپنے گھر مین اکیلا ہوتا تھا تو گھر والون سے کہتا تھا

سخن با قافیہ و نام صنعتی کہ شاعر شعر را چہار حصہ کند و بعد رعایت سہ سجع حصہ چہارم را بر قافیہ کہ بنای شعر بران نہادہ است تمام کند ۱۲ غیاث

واللہ کہ محمدؐ ہرگز جھوٹے نہین روایت ایکدن ابوجہل آپکے پاس آیا اور آپسے مصافحہ کیا
کفار نے کہا تو محمدؐ سے مصافحہ کرتا ہی کہا واللہ مین بالتحقیق جانتا ہون کہ محمدؐ پیغمبر ہین مگر نہتا
بنی عبد مناف کی مین کب کرنے والا ہون اور مشرکان جب آپکو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ واللہ پیغمبر یہین
مشرکون کا تو یہ حال تھا اور اہل کتاب یہود و نصاری تو خود عالم تھے آپکی رسالت کو اور یہ یقین جانتے تھے
آپکو یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اور پشت بہ پشت انتظار مین پیغمبر آخر الزمان کے بیٹھے تھے
اور مرتے وقت اپنے لڑکون کو وصیت نامہ لکھتے تھے کہ جب تم پیغمبر آخر الزمان کو پاؤ تو ہمارا سلام اونکو
پہونچانا اور کہنا کہ ہم سب آپکے اشتیاق مین جان دیکر تڑپ تڑپ کر مر گئے ہمارا سلام قبول فرمایئے
اور ہمکو اپنے غلامون مین شمار کیجیے روایت تمامی عمر مین اپنے آپ کبھی جھوٹ کے ساتھ متہم ہوے
نہ تو امور دینیہ مین نہ امور دنیاویہ مین اور اگر کبھی ایکبار بھی آپسے کوئی جھوٹھہ بات صادر ہوتی
تو دشمنان و مخالفان آپکے اوسکی تشہیر اور اعلان مین باقصی غایت کوشش و اہتمام بلیغ کرتے اور
اوسکو آپکے جھٹلانے کی سند بناتے اسی واسطے آپنے فرمایا انا النبی لا کذب ۔ انا ابن
عبد المطلب ۔ اور مدت العمر آپنے کسی فعل قبیح پر اقدام نکیا نہ نبوت کے قبل نہ بعد حال
او فصاحت و بلاغت آپکی بدرجۂ کمال اور مرتبۂ اعلی تھی اور آپ ساتھ جوامع کلم اور بدائع حکم
مخصوص تھے زبان سب قبائل عرب اور طوائف ارباب حسب و نسب کی خوب اچھی طرح سے جانتے تھے
اور ساتھ ہر آدمی کے اوسکی بولی مین باتین فرماتے چنانچہ اکثر باتین آپکی اوس قسم کی ہوتین کہ صحابہ
اور فصحای عرب اوسکو سمجھتے نہین اور اوسکی شرح آپسے پوچھتے جب آپ اوسکو بیان فرماتے
تعجب کرکے کہتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمنے ہم لوگون کے درمیان مین نشو و نما پایا تمھارے پاس
کوئی کتاب نہین اور کسی سے کچھ پڑھا نہین اکتساب ان سب فضائل کا اور انتساب ان شمائل
کے ساتھ کہان سے آپکو حاصل ہوا آپ فرماتے ادبنی ربی فاحسن تادیبی و علمنی
ربی فاحسن تعلیمی ۔ آداب خدمت درس آنرا مسلم ست ۔ کو از ادیب ادبی گوشمال
یافت ۔ پیر علم و حکمت ادبستان الرحمن علم القرآن مین اوس معلم حقیقی سے پڑھے سیکھے ہین ۔
تا در مکتب حکمت خلیفہ زان ہیچ خوانند ۔ کہ ہر کو بنگر دانند کہ شاگرد چہ اوستادی ۔ حال اور آپکی عفت
و پارسائی کا حال کس زبان سے بیان کیجیے ادنی سے ادنی یہ ہے جو شفا مین لکھا ہے کہ حدیث مین ہے

نہین چھوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ہاتھ کسی عورت کا جسکے آپ مالک نتھے روایت
شفا مین ہے کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نہ مخیر ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی امر مین
کبھی مگر یہ کہ اختیار کیا اوس امر کو جو اون دونون مین آسان ہوتا جبتک اوسمین آپکو اسکا ڈر نہو تاکہ
امت ہماری بسبب اسکے گناہ مین پڑجاویگی پس اگر آپکو اوس امر کے اختیار کرنے مین اس بات کا
ڈر ہوتا کہ اگر مین اس امر کو اختیار کرونگا تو میری امت بھی اسکو اختیار کریگی اور وہ بسبب اسکے
بڑے بڑے گناہ مین مبتلا ہوگی تو آپ اوس امر سے سب لوگون سے بہت دور بھاگتے جیسا جب
اللہ جل شانہ نے آپکو مخیر کیا درمیان اسکے کہ اگر آپ چاہین رزق بقدر کفاف لیوین اور اگر چاہین تو یہ
پہاڑ آپکے واسطے سونا چاندی بنا دیے جائین آپنے رزق بقدر کفاف ہی کو جو آسان تھا اختیار فرمایا
بخوف اسکے کہ امت اسکے باعث سے گناہون مین مبتلا ہوگی

خاتمة الطبع

باہدا وبیان بتائید خدا وند دوجہان ان دنون مین نادر رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع کرامت اخلاق حمیدہ نبوی
حاوی بیان عادات پسندیدہ مصطفوی گنجینۂ آمال جواہر شمائل ستودہ احمدی خزینۂ لآلی متلالی آداب
برگزیدۂ محمدی سود مند مومنین مسمی بہ ناصر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین اردو زبان مین محشی
بحواشی بہ ترجمہ اردو از کتب مستندہ مانند تفسیر حسینی و تفسیر مواہب علیہ و طحطاوی و اشعۃ اللمعات و تفسیر
موضح القرآن و مفتاح الغیب و تفسیر جلالین و تحریر الشہادتین و مظاہر حق و مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ
و تفسیر کبیر و تفسیر فتح العزیز و دلائل النبوۃ و تفسیر فتح الباری و مواہب اللدنیہ و کیمیای سعادت
مولفہ و مرتبہ نہر فائق تحقیق بحر رائق تدقیق نورجبین ارشاد و تلقین قالب روح صدق و یقین پیرو
سنت نبوی متادب باداب مصطفوی مستجمع فضائل صوری و معنوی حاجی حکیم مولوی ناصر علی غیاثپوری
سبحان اللہ کیا عمدہ کتاب ہے جسمین اخلاق و عادات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کا مذکور ہے جسمین شمائل سید ابرار
اور تواضع اور حسن معاشرت سید عالم با عامۂ مومنین و بیان مزاح رحمۃ للمومنین و جود و سخا سرور انبیا اور عقل کامل
و علم شامل حضرت کا بیان اور عدالت و امانت و راست گوئی و غیرہ حضرت کا ذکر ہے بہت فصاحت کے ساتھ زبان اردو
مین بہ مطبع منشی نولکشور بمقام لکھنؤ بماہ جنوری ۱۸۸۱ء مطابق ماہ صفر ۱۲۹۸ھ چھپا

تمام شد